عمران سیریز
پارٹن
مظہر کلیم
ایم اے

ناشران ------ اشرف قریشی
-------- یوسف قریشی
(پرنٹر) ------ محمد بلال قریشی

چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ نیا ناول "پارٹنر" آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اس ناول میں ایک بار پھر عمران اور اس کے ساتھیوں کا اسرائیلی اور ایکریمین ایجنٹوں سے مقابلہ سامنے آیا ہے اور اس بار جو ایجنٹ عمران اور اس کے ساتھیوں کے مقابلے پر آئے ہیں ان کی بے پناہ صلاحیتوں نے عمران کو بھی بے بس کر دیا لیکن کیا واقعی عمران بے بس ہو کر اپنے مشن میں ناکام ہو گیا یا اس نے واقعی کوئی راستہ تلاش کر لیا۔ اس کی تفصیل تو آپ کو ناول کے مطالعہ سے ہی معلوم ہو سکے گی البتہ یہ بات طے شدہ ہے کہ یہ ناول عمران اور اس کے ساتھیوں کی بے پناہ جدوجہد کا ایک ایسا شاہکار ہے کہ جو یقیناً ہر لحاظ سے آپ کے معیار پر پورا اترے گا۔ ناول پڑھنے کے بعد اپنی آراء سے بھی ضرور مطلع کریں کیونکہ آپ کی آراء محاورتاً نہیں بلکہ حقیقتاً میرے لئے مشعل راہ ہوتی ہیں البتہ ناول کے مطالعہ سے پہلے اپنے چند خطوط اور ان کے جواب بھی ملاحظہ کر لیجئے۔ یہ بھی یقیناً دلچسپی کے لحاظ سے کسی طرح کم ثابت نہیں ہوں گے۔

لودھراں سے راؤ تصور علی بابو لکھتے ہیں۔ "بلیک تھنڈر پر آپ کے ناول "ہائی وکٹری" اور "فائنل فائٹ" بے حد پسند آئے ہیں۔ اس قدر شاندار ناول لکھنے پر ہماری طرف سے مبارکباد قبول فرمائیں البتہ

آپ سے ایک گزارش ہے کہ آپ چند باتوں کے آغاز میں سلام مسنون کی بجائے پورا سلام لکھا کریں اور جوزف کے کردار پر بھی کوئی خاص ناول لکھیں یہ ہمارا پسندیدہ کردار ہے"۔

محترم راؤ تصور علی بابو صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ جہاں تک سلام مسنون کے بارے میں آپ نے لکھا ہے تو محترم میرے قارئین میں ہر مذہب کے لوگ شامل ہیں۔ اس لئے میں اس انداز میں سلام لکھتا ہوں اور اس کا مطلب بہرحال وہی ہے جو آپ چاہتے ہیں۔ جہاں تک جوزف کا تعلق ہے تو انشاء اللہ آپ کی فرمائش پوری کرنے کی کوشش کروں گا لیکن حتمی وعدہ نہیں کر سکتا۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

شہر کا نام لکھے بغیر عاصم کریم لکھتے ہیں۔ "آپ کے ناول مجھے بے حد پسند ہیں۔ آپ نے کرداروں پر جو خصوصی ناول لکھے ہیں وہ واقعی شاہکار ناول ہیں لیکن آپ نے ابھی تک صالحہ اور فور سٹارز کے ممبرز پر ایسے خصوصی ناول نہیں لکھے۔ اس کے ساتھ ساتھ ایک درخواست ہے کہ کسی ناول میں عمران کے ساتھ ساتھ کرنل فریدی کو بھی اسرائیل بھجوائیں تاکہ اسرائیل کو بھی معلوم ہو سکے کہ عمران کے ساتھ ساتھ کرنل فریدی بھی ان کے لئے موت ثابت ہو سکتا ہے"۔

محترم عاصم کریم صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ کی دونوں فرمائشیں انشاء اللہ جلد پوری کرنے کی کوشش کروں گا کیونکہ آپ کے ساتھ ساتھ بے شمار قارئین نے بھی ایسی ہی فرمائشیں کی ہیں۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

وادی سون کھبیکی ضلع خوشاب سے ضیاء الدین لکھتے ہیں۔ "آپ کے ناولوں کا کافی عرصہ سے مطالعہ کر رہا ہوں آپ کا انداز تحریر واقعی منفرد ہے۔ یوں محسوس ہوتا ہے جیسے ہماری نظروں کے سامنے فلم چل رہی ہو البتہ ایک شکایت ہے کہ عمران کے علاوہ صالحہ، صفدر اور دیگر کرداروں کو بھی کبھی کبھار ٹیم کا سربراہ بننے کا موقع دے دیا کریں تاکہ ان کی صلاحیتیں بھی کھل کر سامنے آسکیں۔ امید ہے آپ ضرور غور کریں گے"۔

محترم ضیاء الدین صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ نے جو تجویز پیش کی ہے اس پر ان دنوں عمران کے ساتھی بھی کام کر رہے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ وہ اپنی کوشش میں کامیاب ہو جائیں اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس کوشش میں موجودہ پوزیشن سے بھی ہاتھ دھو بیٹھیں۔ اس لئے اب یہی کہا جا سکتا ہے کہ آپ بھی انتظار کریں اور دیکھیں کہ نتیجہ کیا نکلتا ہے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

خانیوال سے فیصل عاشق لکھتے ہیں۔ "آپ کے ناول پڑھ کر مجھے احساس ہوا کہ قلم واقعی اپنے اندر بے حد کشش رکھتا ہے۔ آپ کے بہترین ناولوں میں "زیرو بلاسٹ" اور "حشرات الارض" سب سے منفرد ہیں۔ ان ناولوں کو پڑھ کر میں آپ کی ذہانت اور قابلیت کو خراج تحسین پیش کرنے کے لئے یہ خط لکھ رہا ہوں۔ ویسے مجھے ذاتی

طور پر جوزف کا کردار بے حد پسند ہے۔ البتہ کیا آپ وضاحت کریں گے کہ آخر جوزف، عمران سے اس قدر مرعوب اور وفادار کیوں ہے۔

محترم فیصل عاشق صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ جہاں تک جوزف کی عمران سے وفاداری کا تعلق ہے تو جوزف کا تعلق جس معاشرے سے رہا ہے وہاں آقاؤں سے ایسی ہی وفاداری کی جاتی ہے اور چونکہ جوزف عمران کی صلاحیتوں کے پیش نظر اسے اپنا آقا تسلیم کرتا ہے اس لئے اس کی وفاداری بھی اسی انداز میں سامنے آتی ہے جہاں تک جوزف کا عمران سے مرعوبیت کا سوال ہے تو آپ نے یقیناً پڑھا ہو گا کہ عمران جوزف کو اس کے مخصوص انداز میں ٹریٹ کرتا ہے۔ وہ اسے گولی مارنے یا سزا دینے کی بات نہیں کرتا بلکہ جوزف کی فطرت اور اس کی ذہنی سطح کے مطابق وہ ایسی بات کرتا ہے کہ جوزف کے خوف سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ وہ عمران سے بہر حال مرعوب رہتا ہے۔ امید ہے اتنی وضاحت کافی ہو گی اور آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

ملتان سے ملک شاہد کریم صاحب نے اپنا وزیٹنگ کارڈ بھجوا کر یہ زبانی پیغام دیا ہے کہ وہ میرے فین ہیں تو ان کے زبانی پیغام کا تحریری جواب یہی ہو سکتا ہے کہ موجودہ خوفناک گرمی میں فین سے بڑھ کر اور تحفہ کیا ہو سکتا ہے اور فین چاہے ایگزاسٹ فین ہی کیوں نہ ہو۔ بہر حال فین ہی ہوتا ہے۔ بہر حال میں ملک شاہد کریم صاحب کا مشکور ہوں کہ وہ میرے لئے ایسے پر خلوص جذبات رکھتے ہیں۔

شکر گڑھ سے مزمل حسین لکھتے ہیں۔ آپ کا ناول "تاروت" خیر و شر کے موضوع پر واقعی شاہکار ناول ثابت ہوا ہے۔ آپ سے التماس ہے کہ آپ کرنل فریدی، پرمود، توصیف، فیصل جان اور سیٹھ قاسم پر بھی کوئی نیا ناول ضرور لکھیں۔

محترم مزمل حسین صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ جن کرداروں کا آپ نے تذکرہ کیا ہے یہ کردار اکثر ناولوں میں سامنے آتے رہتے ہیں اور اب آپ کی فرمائش پر میں خصوصی طور پر کوشش کروں گا کہ آپ کو شکایت نہ ہو۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں۔

لاہور سے احسان ابراہیم لکھتے ہیں۔ "آپ کے ناولوں کا طویل عرصے سے قاری ہوں اور آپ کے تمام ناول تقریباً دس بار پڑھ چکا ہوں۔ ایک بات میں عمران کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ ان دنوں سی، ایل، آئی کی سہولت ہر فون میں موجود ہے اور اس سہولت کے تحت فون کرنے والے کا نمبر فون اٹنڈ کرنے سے پہلے سکرین پر ڈسپلے ہو جاتا ہے اور عمران اکثر اپنے فلیٹ کے عام فون سے بطور ایکسٹو ممبرز سے بات کرتا رہتا ہے۔ کیا اس سے ممبرز کو یہ معلوم نہیں ہو سکتا کہ عمران ہی اصل میں ایکسٹو ہے۔ مزید برآں آپ کے ناولوں کی لسٹ نامکمل شائع ہوتی ہے۔ بہت سے ناولوں کے نام لسٹ میں شامل ہی نہیں ہوتے۔ امید ہے آپ توجہ کریں گے"۔

محترم احسان ابراہیم صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے

حد شکریہ۔ آپ نے سی۔ ایل۔ آئی کی سہولت کے بارے میں جو
لکھا ہے وہ عام حالات میں تو واقعی درست ہے۔ لیکن یہ آپ نے کیسے
سمجھ لیا کہ عمران جیسا شخص اتنی معمولی سی بات کا خیال نہ رکھتا ہوگا
اس لئے بے فکر رہیں۔ اگر عمران اب تک ایکسٹو کی شخصیت
چھپانے میں کامیاب رہا ہے تو آئندہ بھی یقیناً وہ کامیاب رہے گا جہا
تک ناولوں کی نامکمل لسٹ کا تعلق ہے تو محترم یہ لسٹ پبلشرز
طرف سے شائع ہوتی ہے اور اس لسٹ میں صرف ان ناولوں کے نا
درج ہوتے ہیں جو ان کے سٹاک میں موجود ہوں اور ناول ختم ہو
رہتے ہیں اور دوبارہ شائع بھی ہوتے رہتے ہیں۔ اس لئے لسٹ میں
ناولوں کے نام بھی اسی تناسب سے بدلتے رہتے ہیں اور چونکہ ناولو
کی تعداد اب اس قدر بڑھ چکی ہے کہ پبلشرز کے لئے یہ ممکن ہی نہیں
ہے۔ کہ بیک وقت تمام ناولز اکٹھے شائع کر سکیں۔ اس لئے بہت
سے ناولوں کے نام آپ کو لسٹ میں نظر نہیں آتے۔ امید ہے اب
وضاحت ہو گئی ہوگی اور آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

عمران نے کار اپنے فلیٹ کے نیچے بنے ہوئے گیراج میں بند کی
اور پھر وہ سیڑھیاں چڑھتا ہوا اپنے فلیٹ کی طرف جانے لگا کہ اچانک
بے اختیار اچھل پڑا۔ اسے اپنے فلیٹ کی طرف سے انتہائی خوفناک
چیخیں سنائی دی تھیں۔ ایسی چیخیں جیسے کسی آدمی کا کند چھری سے گلا
کاٹا جا رہا ہو۔ وہ اچھل کر دو دو سیڑھیاں چڑھتا ہوا اوپر پہنچ گیا۔ فلیٹ
کا دروازہ معمول کے مطابق بند تھا لیکن اندر سے واقعی ایسی آوازیں
سنائی دے رہی تھیں جیسے سینکڑوں بدروحیں مل کر چیخ رہی ہوں۔
کبھی ایسی خوفناک چیخیں سنائی دیتی کہ عمران کے بے اختیار رونگٹے
کھڑے ہو جاتے۔

"یہ۔ یہ کہیں میں غلط جگہ پر تو نہیں آ گیا۔ یہ کس کا فلیٹ ہے۔
کسی سفلی عامل کا ہے جو بدروحوں کو پیٹ رہا ہے"..... عمران نے
انتہائی بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا اور غور سے دروازے کو دیکھنے

لگا۔

" ارے ۔ یہ ہے تو وہی دروازہ ۔ وہی سرکاری انداز کا بنا ہوا۔ سوپر فیاض کا فلیٹ جو ہوا۔ لیکن چیخیں ۔ یہ شور و غل ۔ یہ کیا ہے۔ اوہ ۔ اوہ ۔ کہیں یہ چیخیں سلیمان کی تو نہیں" .... عمران نے بے اختیار اچھلتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کال بیل پر انگلی رکھ دی لیکن اندر سے آنے والا شور اس قدر زیادہ تھا کہ اسے اندر گھنٹی بجنے کی آواز سنائی نہ دی تھی لیکن چند لمحوں بعد دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور دروازہ کھلتے ہی اس قدر زوردار شور باہر آیا کہ عمران بے اختیار لڑکھڑاتے ہوئے انداز میں پیچھے ہٹتا چلا گیا۔ اسے واقعی یوں محسوس ہوا تھا جیسے شور نے اسے دھکا دے دیا ہو لیکن دوسرے لمحے وہ بے اختیار آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر سامنے دروازے میں کھڑی انسان نما مخلوق کو دیکھنے لگا۔

" آجائیں ۔ میرا وقت مت ضائع کریں" .... اچانک اس انسان نما مخلوق کی آواز سنائی دی ۔

" ارے ۔ ارے ۔ یہ آواز تو سلیمان پاشا کی ہے ۔ مم ۔ مگر" ۔ عمران نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا لیکن دوسرے لمحے عمران ایک بار پھر بری طرح اچھل پڑا جب وہ انسان نما مخلوق جس کے منہ سے آغا سلیمان پاشا کی آواز نکلی تھی لہراتے ہوئے انداز میں واپس مڑی اور پھر وہ عجیب و غریب انداز میں ناچتی ہوئی واپس جانے لگی ۔ ایسا انداز کہ شاید افریقہ کے انتہائی وحشی آدم خور قبیلے کے لوگ

بھی اس انداز میں نہ ناچتے ہوں گے ۔

" ارے ۔ ارے ۔ سنو تو سہی ۔ کون ہو تم ۔ کہاں سے آئے ہو ۔ لیا انسان ہو یا کسی اور سیارے کی مخلوق ہو" .... عمران نے اچھل ر آگے بڑھتے ہوئے کہا لیکن وہ مخلوق اپنی ہی مستی میں ناچتی ہوئی ڈرائینگ روم میں داخل ہوئی اور عمران کی نظروں سے غائب ہو گئی ور اب عمران کو معلوم ہوا کہ یہ بے پناہ شور ڈرائینگ روم سے ہی ہر آرہا تھا۔

" یا اللہ تو اپنی پناہ میں رکھنا ۔ نجانے کس طبقے کی مخلوق نے ےرے فلیٹ پر غاصبانہ قبضہ کر لیا ہے" .... عمران نے اونچی آواز ں دعا مانگتے ہوئے کہا اور پھر وہ ڈرے ڈرے اور سہمے سے انداز میں گے بڑھتا چلا گیا۔ شور مسلسل جاری تھا۔ عمران نے ایک طرف ل کر اپنا سر آگے کر کے ڈرائینگ روم میں جھانکا تو وہ بے اختیار بھل پڑا کیونکہ جس انسان نما مخلوق نے دروازہ کھولا تھا وہ ڈرائینگ دم میں انتہائی بے ہنگم انداز میں ناچ رہی تھی ۔ ایسے انداز میں کہ اید ہی دنیا میں کوئی ایسا رقص کر سکتا ہو ۔ عمران کی تیز نظروں نے د لمحوں میں کمرے کا جائزہ لے لیا اور پھر اسے معلوم ہو گیا کہ یہ روحوں کا شور ایک جدید ساخت کے ٹیپ ریکارڈر سے نکل رہا تھا ر وہ انسان نما مخلوق کمرے میں انتہائی عجیب و غریب انداز میں چنے میں مصروف تھی ۔ ٹیپ ریکارڈر کو دیکھ کر عمران کو کچھ حوصلہ اکہ یہ معاملہ غیر انسانی نہیں ہے ورنہ بدروحیں اپنی چیخوں کا ٹیپ

تیار نہیں کرا سکتیں اس لئے عمران آگے بڑھا اور پھر اس نے آگے بڑھ کر بجلی کا بٹن آف کر دیا جس سے اس ٹیپ ریکارڈر کا تعلق تھا اور بٹن آف ہوتے ہی وہ خوفناک شور یکلخت تھم گیا اور عمران کو یوں محسوس ہونے لگا جیسے وہ اچانک انتہائی گنجان آباد علاقے سے کسی خلا میں پہنچ گیا ہو جہاں سرے سے کوئی آواز ہی نہیں ہوتی۔ اس خاموشی سے اس کے کان بھائیں بھائیں کرنے لگے تھے جبکہ وہ مخلوق ٹیپ ریکارڈر بند ہوتے ہی ایک جھٹکے سے رک گئی۔

"یہ کیا کیا ہے آپ نے۔ آپ کو معلوم نہیں ہے کہ میں ون مین شو کی ریہرسل کر رہا ہوں"...... اس مخلوق نے ایک بار پھر آغا سلیمان پاشا کی آواز میں کہا۔ البتہ اس کے لہجے میں غصہ شامل تھا۔

"ون مین شو۔ تو۔ تو کیا تم مین یعنی آدمی۔ مطلب ہے انسان ہو"...... عمران نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تو کیا میں آپ کو بدروح نظر آ رہا ہوں۔ میرا نام آغا سلیمان پاشا ہے اور میں سلیمان گروپ کا مین سنگر ہوں"...... اس انسان نما مخلوق نے اور زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔

"تم۔ تم آغا سلیمان پاشا ہو۔ کیا۔ کیا مطلب۔ تم کیسے ہو سکتے ہو۔ وہ تو انتہائی وجیہہ نوجوان ہے۔ اسے دیکھ کر پورے دارالحکومت کی حسیناؤں میں کھلبلی مچ جاتی ہے اور تم۔ تم یقیناً کسی اور سیارے کی مخلوق ہو یا پھر ہالی وڈ میں بننے والی ہارر فلموں کا کوئی کردار ہو جسے دیکھ کر ہی بہادر سے بہادر آدمی کے منہ سے چیخ نکل

جاتی ہے"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں نے بتایا تو ہے کہ میں اب سلیمان گروپ کا مین سنگر ہو اور ون مین شو کی ریہرسل کر رہا ہوں۔ آپ نے خواہ مخواہ مداخلت بے جا در موسیقی کرنے کی جارحانہ کوشش کی ہے۔ میں تو پھر بھی پرانے تعلقات کا لحاظ کر گیا ہوں ورنہ کوئی اور ہوتا تو آپ کے ٹکڑے ہو سکتے تھے"...... اس مخلوق نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آنکھوں پر چڑھی ہوئی بڑے بڑے سیاہ شیشوں والی عینک اتار دی جس کی وجہ سے اس کا آدھے سے زیادہ چہرہ ڈھکا ہوا تھا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے دوسرے ہاتھ سے سر پر پہنی ہوئی عجیب سی بگلا نما ٹوپی اتار دی تو عمران کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں کیونکہ اس عینک اور ٹوپی کے نیچے سے واقعی سلیمان نکل آیا تھا۔

"ارے۔ ارے۔ کیا۔ کیا مطلب۔ یہ تم۔ تم ہو۔ کیا مطلب۔ یہ لمبا سا عجیب و غریب کوٹ۔ یہ جینز کی چست پینٹ۔ یہ عجیب و غریب مختلف رنگوں کی جھالر دار شرٹ۔ چہرے پر باقاعدہ میک اپ کے نشانات۔ یہ سب کیا ہے۔ میں تو صبح تمہیں اچھا بھلا چھوڑ گیا تھا۔ پھر کیا ہوا تمہارے ساتھ"...... عمران نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں بڑے طویل عرصے سے سوچ رہا تھا کہ آپ کی نوکری چھوڑ کر کوئی ایسا دھندہ کیا جائے جس سے روپے پیسے کی شکل دیکھ سکوں کیونکہ جب سے میں آپ کے پاس آیا ہوں اب تو یہ بھی بھول چکا

ہوں کہ بڑی مالیت کے نوٹوں کی شکل کیسی ہوتی ہے۔ آخر سوچ سوچ کر میں نے جدید گلوکار بننے کا فیصلہ کیا اور سلیمان میوزک گروپ قائم کر کے فی الحال میں اس کا ون مین سنگر بنوں اور چونکہ میں اکیلا سنگر ہوں اس لئے میں ون مین شو پیش کرتا رہوں گا۔ پہلے اپنے ملک میں شو پیش کروں گا اور پھر غیر ملکی دورے پر جاتا رہوں گا۔ پھر دولت ہی دولت ہو گی۔ عیش ہی عیش ہوں گے اس لئے میں ریہرسل کر رہا تھا کہ آپ نے مداخلت بے جا در موسیقی کر ڈالی اور اس کے ساتھ ہی ایسی باتیں بھی کہیں کہ اگر میں غیرت مند نہ ہوتا تو اب تک خودکشی کر چکا ہوتا"۔۔۔۔۔۔ سلیمان نے باقاعدہ تقریر کرتے ہوئے کہا۔

" تو یہ میوزک تھا۔ یہ بدروحوں کا شور۔ چیخیں اور یہ خوفناک آوازیں۔ اسے میوزک کہا جاتا ہے۔ ارے میوزک تو مدھر تانوں اور ساتھ سروں کے بہتے دریا کو کہتے ہیں جو سننے والوں کو اپنے ساتھ بہا کر لے جاتا ہے"۔۔۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ اوہ۔ قدیم دور کے لوگوں جیسی باتیں۔ آپ ابھی تک اٹھارہویں صدی میں زندہ ہیں۔ زمانہ کہاں پہنچ گیا ہے۔ میوزک اس قدر ترقی کر گیا ہے کہ جسے آپ چیخیں، شور اور بدروحوں کی آواز کہہ رہے ہیں یہ ڈیجیٹل آرکسٹرا ہے۔ جدید دور کا آرکسٹرا۔ البتہ آپ کو کیا معلوم کہ میوزک کسے کہتے ہیں۔ آپ اس دور کے لوگ ہیں جس دور میں، ہیروئن فلم میں غزلیں گاتی تھی اور ہیرو درخت سے لپٹ

لپٹ کر روتا تھا لیکن ہیروئن کے سامنے آنے سے گھبراتا تھا۔ آج کے ہیرو کو دیکھو، ہیروئن کے گرد کسی پھرکی کی طرح گھومتا ہے اور ہیروئن کو دیکھو کہ بجائے کسی ستون کی اوٹ میں کھڑی ہو کر گانا گائے بلکہ وہ ہیرو کے کندھوں پر چڑھ کر ناچتی ہے اور گاتی ہے۔ یہ جدید دور ہے۔ تیز طرار لوگوں کا دور۔ آپ جیسی بوڑھی روحوں کا دور نہیں ہے"۔۔۔۔۔۔ سلیمان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جسم کو ایک بار پھر لچکانا شروع کر دیا۔

" ارے۔ ارے۔ رک جاؤ۔ کوئی ہڈی یا ہڈی کا مہرہ کھسک گیا تو سالوں پڑے رہو گے بستر پر ہائے ہائے کرتے"۔۔۔۔۔۔ عمران نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" آپ کبھی جدید نہیں ہو سکتے۔ کبھی نہیں"۔۔۔۔۔۔ سلیمان نے کہا اور پھر پہلے کی طرح لچکتا ہوا ڈرائینگ روم سے باہر نکل گیا تو عمران دھم سے صوفے پر بیٹھا اور اس نے دونوں ہاتھوں سے سر پکڑ لیا۔

" اب کیا کیا جائے۔ یہ سلیمان تو گیا کام سے"۔۔۔۔۔۔ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر چند لمحوں بعد وہ بے اختیار چونک پڑا۔

" ہاں۔ ہاں۔ یہ ٹھیک ہے۔ اماں بی کو اطلاع دینی چاہئے کہ سلیمان عورت بننے کی کوشش کر رہا ہے اور بس پھر اس کا سارا میوزک اور جدید موسیقی اس کی ناک سے نکل جائے گی"۔ عمران نے اونچی آواز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یہ لیجئے چائے"...... اسی لمحے سلیمان اندر داخل ہوا اور اس نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی چائے کی پیالی عمران کے سامنے رکھ دی اور عمران ایک بار پھر آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر سلیمان کو دیکھنے لگا۔ اس کے جسم پر سلیقے کا لباس تھا اور چہرہ بھی نارمل نظر آ رہا تھا۔

"تم۔ تم۔ یہ اتنی جلدی کیسے کایا پلٹ ہو گئی۔ چائے بھی بن گئی۔ کیا مطلب۔ کیا تم نے جادو سیکھ لیا ہے"۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جی نہیں۔ میں نے سوچا کہ آپ کو بھی اپنے میوزک گروپ میں شامل کر لوں۔ چلیں آپ سے کچھ اور نہیں ہو سکتا تو آپ کم از کم منہ سے سیٹی کی آوازیں تو نکال لیں گے لیکن پھر میں نے آئیڈیا مسترد کر دیا کہ آپ نے مجھ سے اپنی تنخواہوں کے بل ڈیمانڈ کرنے شروع کر دینے ہیں اور میں صرف سیٹی بجانے کا معاوضہ تو دینے سے رہا۔ اس لئے میں نے آپ کو سلیمان میوزک گروپ سے آؤٹ کر دیا ہے"۔ سلیمان نے جواب دیا۔

"اور خود بھی آؤٹ ہو گئے ہو کیونکہ اب تم انسان نظر آنے لگے ہو"...... عمران نے چائے کی پیالی اٹھا کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"فی الحال میں نے وہ لباس لپیٹ کر رکھ دیا ہے کیونکہ وہ دن قریب ہے جب میں آزاد ہو جاؤں گا۔ پھر جو چاہے کروں۔ کم از کم آپ کی طرح مداخلت کرنے والا تو کوئی نہیں ہوگا"۔ سلیمان نے جواب دیا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ آزاد ہونے والے ہو۔ کیا مطلب"۔ عمران نے چائے کی چسکی لیتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"دائیں طرف ہمارے فلیٹ سے تیسرے فلیٹ پر نئے لوگ آئے ہیں۔ ایک خاتون آئی تھیں آپ کا پوچھنے اور اس خاتون کو دیکھ کر مجھے اندازہ ہو گیا ہے کہ اب میں آزاد ہونے والا ہوں"۔ سلیمان نے جواب دیا۔

"خاتون کا تمہاری آزادی سے کیا تعلق۔ میں سمجھا نہیں"۔ عمران نے واقعی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بڑا گہرا تعلق ہے صاحب۔ عمر کے لحاظ سے یہ خاتون جوان کہلائی جا سکتی ہے لیکن لباس، انداز، آواز اور گفتگو سے یہ خاتون سینکڑوں سال کی لگتی ہیں اور آپ میں چونکہ خود صدیوں کی بوڑھی روح موجود ہے اس لئے لامحالہ آپ اس خاتون کو پسند کرنے لگیں گے۔ پھر یہ پسند اس نتیجے پر پہنچ جائے گی کہ خاتون مستقل طور پر اس فلیٹ میں آ جائے گی اور میں آزاد ہو جاؤں گا"...... سلیمان نے جواب دیا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ ہنس رہے ہیں لیکن آپ خود دیکھیں گے کہ میں جو کچھ کہہ رہا ہوں درست کہہ رہا ہوں"...... سلیمان نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"اور تم نے یہ میوزک گروپ اور ون مین شو کی ریہرسل یقیناً اس خاتون کو دیکھنے کے بعد شروع کی ہو گی۔ کیوں"...... عمران نے

ہنستے ہوئے کہا۔

" ہاں۔ آپ کی بات درست ہے۔ میں نے سوچا کہ میں اس
خاتون سے یقیناً عمر میں بڑا ہوں۔ اگر اس خاتون کا یہ حال ہے تو میرا
کیا حال ہو گا۔ چنانچہ میں نے ارادہ کیا کہ آئینے میں اپنے آپ کو
دیکھوں اور پھر مجھے فوراً احساس ہو گیا کہ میں آپ کی صحبت میں مزید
کچھ عرصہ رہا تو میں لفظ جدید کے معنی بھی بھول جاؤں گا اس لئے میں
نے فوراً نوجوان بننے کا فیصلہ کر لیا"...... سلیمان نے کہا اور اس کے
ساتھ ہی اس نے جھک کر خالی پیالی اٹھائی اور واپس مڑ گیا۔

" ارے۔ ارے۔ یہ تو بتاؤ کہ وہ بوڑھی نوجوان خاتون کیا کہنے
آئی تھی"...... عمران نے کہا۔

" وہ تو وہی بتائے گی۔ ابھی آنے والی ہو گی"...... سلیمان نے کہا
اور تیزی سے راہداری میں غائب ہو گیا۔

" آدمی کے پاس جب کام نہ ہو تو اسے ایسے ہی بے پر کی سوجھتی
ہے اس لئے بس آج سے باہر سے کھانا بند۔ اب سلیمان کو دوپہر اور
رات کا کھانا پکانا پڑے گا تاکہ مصروف ہو سکے"...... عمران نے اونچی
آواز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا لیکن اسی لمحے کال بیل بجنے کی آواز سنائی
دی اور عمران بے اختیار چونک پڑا کیونکہ تقریباً رات ہونے والی تھی
اور اس وقت کسی کے فلیٹ پر آنے کی اسے توقع نہ تھی۔

" تیار ہو جائیں۔ حملہ ہونے والا ہے"...... سلیمان نے راہداری
سے گزرتے ہوئے کہا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ وہ سمجھ گیا تھا

کہ سلیمان اس خاتون کے بارے میں کہہ رہا ہے۔ ویسے سلیمان نے
اس خاتون کا جو نقشہ کھینچا تھا اسے اب حقیقتاً اس خاتون میں دلچسپی
محسوس ہونے لگ گئی تھی۔

" کیا علی عمران صاحب آ گئے ہیں"...... دروازہ کھلنے کے ساتھ ہی
ایک باریک اور انتہائی مترنم نسوانی آواز سنائی دی۔ لہجے اور آواز سے
بولنے والی نوجوان لڑکی لگتی تھی۔

" جی ہاں۔ تشریف لائیے"...... سلیمان کی آواز سنائی دی اور پھر
جب وہ ڈرائینگ روم کے سامنے سے گزرا تو اس کے چہرے پر
پراسرار سی مسکراہٹ تھی۔ اسی لمحے ایک نوجوان لڑکی اندر داخل
ہوئی تو عمران بے اختیار بوکھلائے ہوئے انداز میں اٹھ کھڑا ہوا
کیونکہ آنے والی نوجوان لڑکی تھی لیکن اس کے جسم پر لباس تقریباً نہ
ہونے کے برابر تھا لیکن لڑکی کے چہرے پر ایسے آثار تھے جیسے اس نے
مکمل لباس پہن رکھا ہو۔ عمران نے بے اختیار نظریں جھکا لیں۔

"آپ ہیں علی عمران۔ میرا نام فیروزہ ہے۔ فیروزہ آکاش۔ آپ نیچے
کیا دیکھ رہے ہیں"...... لڑکی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ایک منٹ۔ ایک منٹ"...... عمران نے بوکھلائے ہوئے
لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مڑ کر صوفے پر موجود سفید
رنگ کی چادر اٹھائی اور اسے لڑکی کی طرف بڑھا دیا۔

" پپ۔ پپ۔ پلیز آپ یہ چادر اوڑھ لیں۔ یہ کنوارے نوجوان کا
فلیٹ ہے اور آپ کا اس انداز میں فلیٹ پر آنا قیامت برپا کر سکتا

ہے۔ پلیز"...... عمران نے آنکھیں جھکائے جھکائے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"چادر اوڑھ لوں۔ کنوارے نوجوان کا فلیٹ۔ کیا مطلب۔ میں نے لباس تو پہنا ہوا ہے اور یہ بھی میں نے اس لئے پہن لیا ہے کہ یہاں کے لوگ بڑے بیک ورڈ ہیں اور جہاں تک کنوارے نوجوان کا تعلق ہے تو یہاں کے نوجوان تو سرے سے نوجوان ہی نہیں ہیں۔ بوڑھے کھوسٹ ہیں۔ آپ بیٹھیں۔ میں آپ سے خصوصی طور پر ملنے آئی ہوں"...... لڑکی نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"آپ چادر اوڑھ لیں۔ ورنہ میں جا رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"کس مصیبت میں پھنس گئی ہوں۔ یہ پاکیشیا تو بوڑھی روحوں کا ملک ہے۔ کیا ہو گیا ہے مجھے کہ میں احمقوں کی طرح چادر اوڑھ لوں۔ کیوں"...... لڑکی نے غصیلے لہجے میں کہا لیکن اس کے ساتھ ہی اس نے چادر اوڑھ لی تو عمران کا ستا ہوا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔ اس نے اس طرح لمبے لمبے سانس لینے شروع کر دیئے جیسے کوئی بہت بڑا طوفان اس کے سر سے گزر گیا ہو۔

"آپ کا نام عمران ہے"...... لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پہلے تو واقعی عمران تھا لیکن اب اولڈ عمران ہے۔ بیک ورڈ عمران"...... عمران نے جواب دیا۔

"اولڈ عمران۔ اولڈ عمران۔ اوہ۔ تو یہاں نام بھی اولڈ رکھے جاتے

ہیں۔ ویری سیڈ۔ کس مصیبت میں پھنس گئی ہوں اس ملک میں آ کر"...... لڑکی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"آپ کس جزیرے سے تشریف لائی ہیں۔ لگتا ہے کہ آپ کسی ایسے جزیرے سے آئی ہیں جہاں اب بھی آدم خور رہتے ہیں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جزیرہ۔ آدم خور۔ یہ کیا اولڈ باتیں شروع کر دیں آپ نے۔ میں شمالی کینیڈا کے مشہور شہر وانکور میں رہتی ہوں۔ میں کل یہاں پہنچی ہوں۔ آپ سے تیسرے فلیٹ پر رہتی ہوں لیکن مجھے یہاں آکر انتہائی بوریت ہوئی ہے۔ یہ فلیٹس ہیں یا ڈربے۔ انتہائی گندے، انتہائی تھرڈ کلاس۔ دنیا میں اب اس قدر لگژری اور بڑے بڑے فلیٹ بن چکے ہیں کہ اب تو شاید ان فلیٹوں میں چھپکلیاں بھی رہنے سے انکار کر دیں"...... لڑکی نے کہا۔ اس نے ایک بار پھر چادر اتارنے کی کوشش کی۔ شاید وہ اس چادر کی وجہ سے شدید الجھن محسوس کر رہی تھی۔

"ارے۔ ارے۔ چادر نہ اتاریں ورنہ مجھے مجبوراً آپ کو وانکور پہنچانا پڑے گا۔ پلیز"...... عمران نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"حیرت ہے۔ آپ نجانے زندہ کیسے رہتے ہیں۔ بہرحال میں آپ سے دوسری بار ملنے اس لئے آئی ہوں کہ مجھے ایک شخص صدیقی سے ملنا ہے اور مجھے وانکور میں بتایا گیا ہے کہ صدیقی اس فلیٹ میں آتا جاتا رہتا ہے"...... لڑکی نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"کس نے بتایا ہے آپ کو"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وانکور میں ایک کلب ہے رچمنڈ کلب۔ اس کا مالک رچمنڈ یہاں بڑا طویل عرصہ گزار کر واپس وانکور گیا ہے کیونکہ اس نے یہاں کی کسی لڑکی سے شادی کر لی تھی اور پھر اس کی بیوی ایک ایکسیڈنٹ میں فوت ہو گئی تو وہ یہاں کا کلب بیچ کر واپس وانکور چلا گیا۔ میری اس سے ہیلو ہیلو ہے۔ اس نے مجھے بتایا ہے کہ صدیقی یہاں آتا جاتا رہتا ہے اور وہ آپ کا دوست ہے۔ چنانچہ میں نے ایک ٹورسٹ کمپنی سے بات کی اور آپ کے فلیٹ کے قریب کوئی رہائش ڈیمانڈ کی تو انہوں نے مجھے اس ڈربے نما گندے فلیٹ میں پہنچا دیا"...... فیروزہ آکاش نے انتہائی نفرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ صدیقی سے ملنے آئی ہیں۔ کیوں۔ کیا غلطی ہو گئی ہے صدیقی سے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"صدیقی میری بہن کا شوہر ہے۔ اس نے وانکور میں میری بہن سے شادی کی اور پھر وہ اسے ساتھ لے کر یہاں آ گیا۔ میری بہن احمق اور پاگل تھی۔ وہ یہاں خوش تھی۔ اس نے وانکور میں ڈیڈی سے ملنے والے تمام شیئرز فروخت کر کے یہاں پاکیشیا میں کوئی جائیداد خرید لی۔ میری بہن کا مجھ سے کبھی کبھار فون پر رابطہ رہتا تھا۔ اس نے مجھے ایک بار بتایا تھا کہ صدیقی غائب ہو گیا ہے۔ میری بہن اسے تلاش کرتی رہی۔ پھر وہ بیمار ہو گئی تو میں نے ایک کمپنی کے ذریعے

اسے وانکور بلوا لیا۔ وہاں ہسپتال میں وہ فوت ہو گئی۔ البتہ اس نے وصیت کی کہ اس کے مرنے کے بعد اس کی تمام جائیداد کی وارث میں ہوں۔ چنانچہ میں نے اس کے کاغذات کے مطابق ایک کمپنی کے ذریعے یہاں اپنی بہن کی جائیداد کے بارے میں تفصیلات معلوم کرائیں تو مجھے بتایا گیا کہ صدیقی نے میری بہن کو مردہ ظاہر کر کے تمام جائیداد اپنے نام کرا لی ہے اور پھر ساری جائیداد فروخت کر دی اس لئے میں یہاں آئی ہوں تاکہ اس صدیقی سے مل کر میں اس سے اپنی بہن کی جائیداد وصول کر سکوں اور مجھے بتایا گیا ہے کہ صدیقی آپ کا دوست ہے"...... فیروزہ نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"جس کمپنی سے آپ نے تفصیلات معلوم کی تھیں اس کمپنی سے آپ صدیقی کو بھی تلاش کرا سکتی تھیں"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اس نے تلاش کیا تھا لیکن وہ کمپنی اسے تلاش نہیں کر سکی"۔ فیروزہ نے جواب دیا۔

"لیکن آپ نے کسی ہوٹل میں رہنے کی بجائے یہاں فلیٹ میں آ کر رہنے کو ترجیح کیوں دی"...... عمران نے کہا۔

"صدیقی ہوٹلوں سے نفرت کرتا ہے۔ وہ ایسی جگہوں کو پسند کرتا ہے اور چونکہ وہ آپ کا دوست ہے اور یہ آپ کا فلیٹ ہے اس لئے میں نے کمپنی کو کہا تھا کہ مجھے اس ایریئے میں کوئی فلیٹ دلایا جائے۔ مجھے یقین ہے کہ جب میں صدیقی سے اس فلیٹ میں ملاقات کر دوں گی تو

وہ فوراً مجھے جائیداد کی قیمت ادا کرنے پر تیار ہو جائے گا"...... فیروزہ
نے کہا۔
"کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں۔ کیوں تیار ہو جائے گا۔ وہ"...
عمران نے کہا۔ وہ واقعی فیروزہ کی بات نہ سمجھ سکا تھا۔
"مجھے میری بہن نے بتایا تھا کہ صدیقی نوجوان لڑکیوں کی بے
قدر کرتا ہے اور اپنا سب کچھ فوراً ان پر لٹانے پر تیار ہو جاتا ہے
مجھ سے زیادہ نوجوان لڑکی اور وہ بھی بند فلیٹ میں اسے کہاں
مل سکتی ہے"...... فیروزہ نے ایسے لہجے میں کہا جیسے وہ بڑے نارمل انداز
میں بات کر رہی ہو اور عمران کے چہرے پر غصے کے تاثرات
آئے۔ وہ اب اس لڑکی کی بات سمجھ گیا تھا۔ اسی لمحے سلیمان ٹرالی
دھکیلتا ہوا اندر داخل ہوا۔ ٹرالی میں ہاٹ کافی کا سامان تھا۔
"سوری۔ میں صرف شراب پیتی ہوں۔ یہ پرانے دور کے
مشروبات مجھ سے نہیں پیئے جاتے"...... لڑکی نے کافی کو دیکھ کر
بڑے نفرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران نے سلیمان کو ٹرالی واپس
لے جانے کا اشارہ کر دیا۔
"میرا ایک دوست صدیقی ہے تو سہی لیکن وہ تو غیر شادی شدہ
ہے"...... عمران نے کہا۔
"آپ اسے بلائیں تو سہی یا مجھے اس کا پتہ بتا دیں اور یہ مجھ پر
دیں کہ وہ شادی شدہ ہے یا نہیں"...... لڑکی نے جواب دیا تو عمران
نے اثبات میں سر ہلا دیا اور رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل

کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر
دیا۔
"صدیقی بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی صدیقی کی آواز
سنائی دی۔
"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں۔ کیا
تم میرے فلیٹ پر آ سکتے ہو۔ تمہاری مرحومہ بیوی کی بہن یہاں
موجود ہے اور تم سے ملنے کے لئے انتہائی بے چین ہے"...... عمران
نے کہا۔
"یہ کس قسم کا مذاق ہے عمران صاحب۔ میری مرحومہ بیوی۔
کیا مطلب"...... صدیقی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"تم آؤ تو سہی۔ میں بھی تمہاری طرح دریائے حیرت میں
مسلسل غوطے لگا رہا ہوں۔ آؤ جلدی"...... عمران نے کہا اور اس
کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔
"آپ نے سن لی صدیقی کی بات"...... عمران نے کہا۔
"آواز سے تو جاندار لگتا ہے۔ آئے تو پتہ چلے"...... فیروزہ نے
عجیب سے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔
"جاندار۔ کیا مطلب"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں
کہا۔
"جاندار کا مطلب نوجوان"...... فیروزہ نے کہا اور عمران نے بے
اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ اسے یہ لڑکی سمجھ نہ آ رہی تھی۔ ایک بار تو

اسے خیال آیا کہ اس لڑکی کا ذہنی توازن درست نہیں ہے لیکن پھر اس نے یہ خیال جھٹک دیا کیونکہ صدیقی کی اس عجیب و غریب کہانی کے علاوہ اس نے اور کوئی ایسی بات نہ کی تھی جس سے یہ سمجھا جا سکے کہ وہ ذہنی طور پر اپ سیٹ ہے۔ ہو سکتا ہے کہ واقعی کوئی صدیقی ہو جس نے یہ حرکت کی ہو اس لئے عمران خاموش رہا۔

"کیا آپ شراب نہیں پیتے"...... چند لمحوں بعد لڑکی نے کہا۔

"نہیں"...... عمران نے جواب دیا۔

"اوہ۔ پھر زندہ کیسے رہتے ہیں۔ حیرت ہے"...... لڑکی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اگر تم نے شراب پینی ہے تو اپنے فلیٹ پر چلی جاؤ"...... عمران نے بیزار سے لہجے میں کہا۔ اسے واقعی اب اس لڑکی کی وجہ سے شدید کوفت ہو رہی تھی۔

"نہیں۔ میں صدیقی کو ساتھ لے کر جاؤں گی۔ شراب پینے کا لطف بھی تو تب ہی آئے گا"...... لڑکی نے بڑے بے باکانہ لہجے میں کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد کال بیل کی آواز سنائی دی۔

"سلیمان جاؤ۔ صدیقی ہو گا"...... عمران نے اونچی آواز میں کہا۔

"جی صاحب"...... سلیمان کی آواز سنائی دی اور پھر وہ راہداری سے گزرتا دکھائی دیا۔ تھوڑی دیر بعد صدیقی اندر داخل ہوا تو لڑکی بے اختیار اچھل کر کھڑی ہو گئی۔ اس نے اپنے جسم سے چادر ہٹا دی تھی۔

"صدیقی۔ اوہ صدیقی۔ آؤ میرے ساتھ ڈانس کرو۔ پلیز"۔ لڑکی نے تیزی سے آگے بڑھ کر صدیقی کا بازو پکڑ کر جھولتے ہوئے کہا۔ عمران اپنی جگہ خاموش بیٹھا رہا۔

"یہ۔ یہ کیا مطلب۔ کون ہو تم۔ پرے ہٹو۔ یہ مجھ سے چمٹی کیوں جا رہی ہے عمران صاحب۔ یہ سب کیا ہے"...... صدیقی نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"یہ اپنے آپ کو تمہاری رشتہ دار کہہ رہی ہے"...... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ عمران کی بات مکمل ہوتی اچانک جیسے بجلی چمکتی ہے اس طرح بجلی چمکی اور اس کے ساتھ ہی صدیقی چیختا ہوا اچھل کر نیچے جا گرا اور لڑکی نے یکلخت جمپ لگایا اور دوسرے لمحے راہداری میں دوڑتے ہوئے قدموں کی آواز سنائی دی اور پھر دروازہ کھلنے اور پھر بند ہونے کی آواز سنائی دی جبکہ صدیقی چیختا ہوا اچھل کر نیچے گرا تھا۔ عمران بجلی کی تیزی سے اچھل کر صدیقی کی طرف بڑھا جو فرش پر پڑا بری طرح تڑپ رہا تھا۔ اس کے گلے میں تیز دھار خنجر پیوست تھا۔

"سلیمان۔ سلیمان"...... عمران نے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جھک کر ایک جھٹکے سے خنجر باہر کھینچ لیا تو صدیقی کی گردن سے خون فوارے کی طرح نکلنے لگا لیکن عمران نے جلدی سے اس پر ہاتھ رکھا اور اپنے ہاتھ کو پھیلا کر اندرونی طرف دبا دیا۔

"جی صاحب۔ اوہ۔ اوہ۔ کیا مطلب"...... سلیمان نے اندر داخل

ہوتے ہی چیخ کر کہا۔

" جلدی کرو۔ میڈیکل باکس لے آؤ۔ جلدی کرو"....... عمران نے
چیخ کر کہا تو سلیمان بجلی کی تیزی سے واپس مڑ گیا۔ صدیقی کی حالت
واقعی خراب تھی۔ وہ اب بے ہوش ہو چکا تھا۔ عمران کے ہونٹ
بھینچے ہوئے تھے۔ اس کا ذہن سائیں سائیں کر رہا تھا۔ چند لمحوں
سلیمان میڈیکل باکس اٹھائے واپس آ گیا۔

" جلدی کرو۔ سپیشل ہسپتال ڈاکٹر صدیقی کو فون کر
ایمبولینس منگواؤ۔ جلدی کرو"....... عمران نے اسی طرح چیخ کر کہا
سلیمان تیزی سے واپس مڑ گیا۔ عمران نے ایک ہاتھ سے میڈیکل
باکس کھولا اور پھر اس نے تیزی سے اس میں سے ضروری سامان نکال
نکال کر باہر رکھنا شروع کر دیا۔ پھر اس نے انتہائی پھرتی سے
گردن سے نکلنے والا خون بند کیا اور بینڈیج کر کے اس نے انجکشن
لگانے شروع کر دیئے لیکن صدیقی کی بگڑتی ہوئی حالت دیکھ کر عمران
بے چین ہو گیا کیونکہ صدیقی کا جسم نیلا پڑتا جا رہا تھا۔ اس کا مطلب
تھا کہ یہ خنجر زہریلا تھا۔ تھوڑی دیر بعد ایمبولینس آ گئی اور ڈاکٹر
صدیقی اور دوسرا عملہ بھی ساتھ آ گیا اور پھر عمران بھی ایمبولینس میں
صدیقی کے ساتھ ہی ہسپتال پہنچ گیا۔ اس نے سلیمان کو وہاں رہنے
کہہ دیا تھا۔ صدیقی کو فوراً آپریشن تھیٹر لے جایا گیا اور عمران
رک گیا۔ اس کے ذہن میں واقعی دھماکے ہو رہے تھے کیونکہ صدیقی
کی حالت واقعی کافی نازک ہو گئی تھی لیکن جب دو گھنٹوں بعد ڈا

صدیقی نے باہر آ کر اسے مبارک باد دی کہ صدیقی کی حالت خطرے
سے باہر ہے تو عمران نے اطمینان بھرا سانس لیا۔

" ڈاکٹر صاحب۔ یہ کس قسم کا زہر تھا"....... عمران نے ڈاکٹر
صدیقی کے ساتھ ہی دفتر کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

" یہ تو مجھے معلوم نہیں ہو سکا البتہ خون کا تجزیہ کرانے کے لئے
میں نے بھیج دیا ہے۔ ابھی رپورٹ آ جائے گی پھر پتہ چلے گا"۔ ڈاکٹر
صدیقی نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" صدیقی ہوش میں ہے"....... عمران نے کہا۔

" میں نے اسے انجکشن لگا کر سلا دیا ہے۔ کم از کم تین گھنٹوں کے
لئے کیونکہ ابھی اس کا بات کرنا اس کے لئے خطرناک ثابت ہو سکتا
ہے"....... ڈاکٹر صدیقی نے کہا۔

" اوہ اچھا۔ ٹھیک ہے۔ بہرحال آپ خصوصی طور پر صدیقی کا
خیال رکھیں گے۔ اس پر دوبارہ بھی حملہ ہو سکتا ہے"....... عمران
نے کہا۔

" اوہ۔ یہ بات ہے تو ٹھیک ہے میں اسے سپیشل وارڈ میں
شفٹ کرا دیتا ہوں"....... ڈاکٹر صدیقی نے چونک کر کہا اور پھر
عمران انہیں سلام کر کے آفس سے باہر آیا اور تھوڑی دیر بعد وہ ٹیکسی
میں بیٹھا واپس اپنے فلیٹ کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد
وہ فلیٹ کے سامنے ٹیکسی سے اترا اور اس نے کرایہ دے کر ٹیکسی کو
روانہ کیا اور پھر خود اپنے فلیٹ کی طرف جانے کی بجائے اس فلیٹ کی

طرف بڑھ گیا جس کے بارے میں اسے بتایا گیا تھا کہ وہ لڑکی فیروزہ
اس فلیٹ میں رہ رہی ہے لیکن اس فلیٹ پر تالا لگا ہوا تھا اور وہ بند
تھا۔ عمران نے جیب سے ماسٹر کی نکالی اور اس کی مدد سے اس نے
آسانی سے تالا کھول لیا۔ صدیقی پر اس انداز میں قاتلانہ حملہ اس کی
سمجھ سے باہر ہو رہا تھا اس لئے اس نے فیصلہ کیا تھا کہ وہ اس فلیٹ
کی تلاشی لے گا۔ فلیٹ کا تالا کھول کر وہ اندر داخل ہوا تو فلیٹ خالی
تھا۔ وہاں سامان نام کی کوئی چیز نہیں تھی البتہ وہاں ایسے آثار
بہرحال موجود تھے جیسے یہاں کچھ لوگ رہتے رہے ہوں۔ عمران نے
انتہائی باریک بینی سے پورے فلیٹ کی تلاشی لی لیکن وہاں اسے کوئی
بھی ایسی چیز نظر نہ آئی تو وہ واپس جانے کے لئے مڑا ہی تھا کہ میز پر
رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے چونک کر رسیور اٹھا
لیا۔

"یس"...... عمران نے بدلے ہوئے لہجے میں کہا لیکن دوسری طرف
لمحے بغیر کچھ کہے رابطہ ختم کر دیا گیا تو عمران نے بھی رسیور رکھ دیا اور
واپس بیرونی دروازے کی طرف بڑھنے لگا لیکن ابھی وہ دروازے کے
قریب پہنچا ہی تھا کہ بے اختیار ٹھٹھک کر رک گیا۔ دروازے کے
قریب قالین کے کونے سے ایک کارڈ کا سرا باہر کو نکلا ہوا نظر آ رہا
تھا۔ عمران جھکا اور اس نے کارڈ کو کھینچ لیا۔ کارڈ ہوٹل برگنزا کا تھا۔
یہ کارڈ مسافروں کو دیئے جاتے ہیں تاکہ جب تک وہ ہوٹل میں قیام
کریں وہ اس پر اپنا کمرہ نمبر اور نام وغیرہ لکھ کر کسی کو دے سکیں۔

کارڈ پر ہوٹل کا مونوگرام، فون نمبرز اور پتہ وغیرہ پہلے سے چھپا ہوا
تھا۔ البتہ اس کارڈ پر ایک نام ڈیرل لکھا ہوا نظر آ رہا تھا۔ یہ نام ہاتھ
سے لکھا گیا تھا لیکن اس پر کمرہ نمبر وغیرہ درج نہ تھا۔ عمران نے کارڈ
جیب میں ڈالا اور پھر فلیٹ کا دروازہ کھول کر باہر آ گیا۔ تھوڑی دیر بعد
وہ اپنے فلیٹ پر پہنچا تو اس نے سلیمان کے پوچھنے پر اسے صدیقی کے
بارے میں بتایا اور پھر اسے چائے لانے کا کہہ دیا۔

"صاحب۔ اس لڑکی کا فون آیا تھا"...... سلیمان نے کہا تو عمران
بے اختیار اچھل پڑا۔

"کس لڑکی کا"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"وہی جس نے صدیقی صاحب پر قاتلانہ حملہ کیا ہے۔ میں نے
اس کی آواز پہچان لی۔ وہ پوچھ رہی تھی کہ صدیقی ہلاک ہو گیا ہے یا
نہیں۔ جس پر میں نے اسے کہہ دیا کہ صدیقی ہلاک ہو گیا ہے تو اس
نے فوراً کہا کہ اب لاہوشا کی روح کو سکون مل جائے گا اور اس کے
ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا"...... سلیمان نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں
کہا۔

"لاہوشا۔ وہ کون ہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں
کہا۔

"مجھے تو کسی دیوی وغیرہ کا نام لگتا ہے"...... سلیمان نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم جا کر چائے لے آؤ"...... عمران نے کہا تو
سلیمان سر ہلاتا ہوا واپس چلا گیا۔ عمران نے فون کا رسیور اٹھایا اور

نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے مخصوص آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں بلیک زیرو۔ صدیقی پر میرے فلیٹ میں قاتلانہ حملہ کیا گیا ہے۔ اس کے گلے میں زہر آلود خنجر مارا گیا ہے اور اس کی حالت انتہائی تشویش ناک ہو گئی تھی لیکن بروقت ہسپتال پہنچ جانے اور ڈاکٹر صدیقی کی کوششوں کے ساتھ ساتھ خصوصی طور پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو جانے سے وہ بچ گیا ہے اور اب اس کی حالت خطرے سے باہر ہے۔ یہ تفصیل اس لئے بتا رہا ہوں کہ تم ہسپتال فون کر کے چیف کے طور پر ڈاکٹر صدیقی سے بات کرو اور اس کے ذریعے صدیقی تک بھی پیغام پہنچا دو"...... عمران نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"آپ کے فلیٹ پر قاتلانہ حملہ ہوا ہے صدیقی پر۔ کیا مطلب۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے"...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران نے اسے تفصیل بتا دی۔

"اوہ۔ ویری بیڈ۔ لیکن اس کا مقصد کیا ہے۔ کون ہے وہ لڑکی اور اس کام کے لئے آپ کے فلیٹ کو کیوں منتخب کیا گیا ہے"...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہی باتیں تو معلوم کرنی ہیں۔ میں تمہیں اس لڑکی کا قد وقامت، اس کا حلیہ اور اس کے بات کرنے کے مخصوص انداز کی

تفصیلات بتا دیتا ہوں۔ تم پوری ٹیم کو اس کی تلاش پر لگا دو۔ اس لڑکی کے فلیٹ سے مجھے ہوٹل برگنزا کا ایک کارڈ ملا ہے جس پر ڈیرل کا نام درج ہے لیکن اس پر کمرہ نمبر وغیرہ درج نہیں ہے۔ تم صفدر کی ڈیوٹی لگا دو کہ وہ ہوٹل برگنزا سے اس بارے میں معلومات حاصل کرے۔ اگر یہ ڈیرل وہاں دستیاب ہو جائے تو اس کی نگرانی کی جائے اور مجھے اطلاع دینا۔ میں اس سے خود معلومات حاصل کروں گا"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اس لڑکی فیروزہ کاش کے بارے میں تفصیلات بتا دیں۔

"ٹھیک ہے۔ آپ فلیٹ پر ہی رہیں گے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ جب تک کوئی خاص کلیو نہ مل جائے میں فلیٹ پر ہی ہوں"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھنے ہی لگا تھا کہ سلیمان چائے کی پیالی اٹھائے اندر داخل ہوا۔

"اس خنجر کا کیا ہوا جو صدیقی کے گلے میں مارا گیا تھا"...... عمران نے کہا۔

"وہ ڈرائینگ روم میں موجود ہے۔ میں نے تو وہاں کی صفائی بھی نہیں کی کہ شاید آپ چیک کرنا چاہیں"...... سلیمان نے جواب دیا۔

"جاؤ۔ خنجر اٹھا لاؤ۔ لیکن خیال رکھنا وہ زہریلا ہے"...... عمران نے کہا اور سلیمان سر ہلاتا ہوا مڑا اور سٹنگ روم سے باہر چلا گیا۔ عمران نے اٹھ کر الماری سے ٹرانسمیٹر نکالا اور اسے میز پر رکھ کر اس

نے اس پر ٹائیگر کی فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ عمران کالنگ۔اوور"...... عمران نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ ٹائیگر اٹنڈنگ باس۔اوور"...... چند لمحوں بعد ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"کہاں موجود ہو تم۔اوور"...... عمران نے پوچھا۔

"سٹار کلب میں باس۔اوور"...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میرے فلیٹ پر صدیقی پر قاتلانہ حملہ کیا گیا ہے۔اوور"۔ عمران نے کہا اور پھر ٹائیگر کے پوچھنے پر عمران نے مختصر طور پر تفصیل بتا دی۔

"اوہ باس۔عجیب بات ہے۔اوور"...... ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم نے دو تین چیزوں کے بارے میں معلوم کرنا ہے۔ ایک تو زیر زمین دنیا میں کسی ایسے گروپ کو تلاش کرو جس نے اس لڑکی کو یہاں بلڈنگ میں فلیٹ لے کر دیا ہے۔ دوسرا اس لڑکی کو تلاش کرو اور تیسرا یہ معلوم کرنا ہے کہ کیا لاہوشا نام کی بھی کوئی اہمیت ہے۔اوور"...... عمران نے کہا۔

"یس باس۔اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ سلیمان اس دوران خنجر

ڈرائینگ روم سے لا کر عمران کے سامنے میز پر رکھ چکا تھا۔ عمران نے رسیور رکھ کر خنجر اٹھایا اور اسے غور سے دیکھنے لگا اور چند لمحوں بعد وہ بے اختیار چونک پڑا۔ وہ خنجر سمیت اٹھا اور سٹنگ روم سے نکل کر سپیشل روم میں آیا اور پھر اس نے طاقتور خوردبین کی مدد سے اس خنجر کا جائزہ لینا شروع کر دیا۔ خنجر کے دستے پر ایک طرف کچھ مدھم سے الفاظ ابھرے ہوئے تھے جبکہ دستے کی دوسری طرف کوئی نشان سا بنا ہوا تھا۔ عمران اسی کو چیک کرنے کے لئے سپیشل روم میں آیا تھا۔ اس نے خوردبین کی مدد سے جب جائزہ لیا تو اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ خنجر کے دستے کی ایک طرف جو نشان تھا وہ انتہائی عجیب سا تھا۔ اس نشان میں ایک سانپ بنا ہوا تھا اور سانپ کے منہ میں آدھا انسان تھا۔ اس انسان کا چہرہ اور سینہ سانپ کے منہ سے باہر تھا جبکہ باقی جسم اس سانپ کے منہ کے اندر تھا جبکہ دستے کی دوسری طرف قدیم افریقی زبان کے الفاظ درج تھے۔ ایسی زبان جو عمران کے لئے سمجھنا مشکل ہو رہی تھی۔ عمران نے خاصی کوشش کی لیکن جب وہ ان الفاظ کو سمجھ نہ سکا تو اس نے اس نشان اور ان الفاظ کا مونوگراف تیار کیا اور پھر انہیں تین گنا انلارج کر کے جب اس نے دیکھا تو اس نشان کے نیچے بھی الفاظ درج تھے جو خوردبین سے بھی واضح نہ ہوئے تھے لیکن مونوگراف انلارج ہو جانے کی وجہ سے وہ خاصے واضح ہو گئے تھے۔ عمران نے خنجر کو الماری میں رکھا اور مونوگراف اٹھا کر وہ سپیشل

روم سے باہر آیا اور تھوڑی دیر بعد اس کی کار تیزی سے دانش منزل کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔

"کوئی رپورٹ ملی اس لڑکی کے بارے میں"...... عمران نے آپریشن روم میں پہنچتے ہی سلام دعا کے بعد پوچھا۔

"جی نہیں۔ اس کی تلاش جاری ہے۔ البتہ صفدر کی رپورٹ آئی ہے کہ ہوٹل برگنزا میں ڈیرل کے بارے میں کچھ معلوم نہیں ہو سکا۔ نہ اس نام کا کوئی مسافر وہاں رہا ہے اور نہ ہی اس نام کا کوئی موجود ہے"...... بلیک زیرو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"حیرت ہے۔ عجیب پیچیدہ سی واردات بن گئی ہے یہ۔ جس کا نہ سر ہے نہ پیر۔ میں لائبریری جا رہا ہوں۔ اگر کوئی خاص بات ہو تو مجھے کال کر لینا"...... عمران نے کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا وہ لائبریری پہنچ گیا۔ اس نے جیب سے مونوگراف نکالے اور انہیں میز پر رکھ کر اس نے قدیم افریقی زبانوں کے بارے میں کتابیں اٹھا کر سامنے رکھیں اور مونوگراف پر موجود مخصوص الفاظ کو ان کتابوں میں تلاش کرنا شروع کر دیا۔ تقریباً دو گھنٹوں کی سر توڑ کوشش کے بعد آخرکار وہ اس زبان کے بارے میں معلومات حاصل کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ کتاب کے مطابق یہ زبان افریقہ کے انتہائی خوفناک اور گھنے جنگلوں میں بہنے والے دریائے گانگا کے کنارے پر رہنے والے ایک قدیم افریقی قبیلے گاسیا کی زبان تھی۔ یہ قبیلہ اب ختم ہو چکا تھا اور یہ قبیلہ سانپوں کا پجاری تھا اور ان کی سب سے بڑی دیوی لاہوشا تھی جس کے بارے میں کہا جاتا تھا کہ وہ دنیا کی سب سے طاقتور ناگن تھی۔ اس کا معبد آج بھی دریائے گانگا کے کنارے پر موجود ہے۔ عمران نے اس کتاب کی مدد سے جب اس تحریر کو پڑھا تو اسے معلوم ہوا کہ اس عبارت کا مطلب تھا کہ میں اپنی روح لاہوشا کے حوالے کرتا ہوں اور لاہوشا کے حکم کی تعمیل اب میری زندگی ہو گی۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کتابیں بند کر کے انہیں واپس ریکس میں ان کی جگہ رکھا اور پھر مونوگراف اٹھا کر وہ آپریشن روم میں پہنچ گیا۔

"کیا بات ہے عمران صاحب۔ آپ بہت تھکے ہوئے نظر آ رہے ہیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ریسرچ بڑی مشکل چیز ہے۔ بہرحال جاؤ پہلے چائے لے آؤ"۔ عمران نے کہا تو بلیک زیرو مسکراتا ہوا اٹھا اور ایک طرف بنے ہوئے کچن کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

"لیکن اس لاہوشا یا اس کے پجاری کا صدیقی سے کیا تعلق ہو سکتا ہے"...... عمران نے مونوگراف میز پر رکھ کر بڑبڑاتے ہوئے کہا لیکن ظاہر ہے اس کی بات کا جواب کون دیتا۔ چند لمحوں بعد بلیک زیرو نے چائے کی پیالی عمران کے سامنے رکھ دی اور خود وہ اپنی کرسی کی طرف بڑھ گیا۔

"کیا ریسرچ کی ہے آپ نے"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے اسے خنجر اور اس پر موجود نشان اور تحریر کے بارے میں ساری

تفصیل بتا دی۔

"اوہ۔ لیکن اس سارے سلسلے کا صدیقی اور آپ سے کیا تعلق ہے اور بقول آپ کے وہ لڑکی تو ایشیائی لگتی تھی اور وہ اپنے آپ کو واشنگٹن کی رہنے والی بتا رہی تھی"...... بلیک زیرو نے مونو گرافس کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"یہی بات سمجھ میں نہیں آ رہی جبکہ سلیمان کے مطابق اس لڑکی نے بعد میں فلیٹ پر فون کر کے صدیقی کے بارے میں پوچھا اور جب سلیمان نے اسے بتایا کہ صدیقی ہلاک ہو گیا ہے تو اس نے کہا کہ لاہوشا کی روح کو سکون مل گیا۔ اس وقت میں یہی سمجھا تھا کہ شاید لاہوشا اس کی بہن کی عرفیت ہو گی لیکن اب یہ نئی بات سامنے آئی ہے کہ لاہوشا دیوی ہے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن سلیمان نے کیوں صدیقی کی ہلاکت کی بات کر دی"۔ بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"وہ اصل ایکسٹو ہے۔ تمہاری اور میری طرح ڈمی ایکسٹو نہیں ہے۔ اس نے لازماً یہ سوچا ہو گا کہ یہ لڑکی اس لئے معلوم کر رہی ہے کہ اگر صدیقی بچ گیا ہے تو اس پر دوبارہ حملہ کیا جا سکے۔ صدیقی کو اس دوبارہ حملے سے بچانے کے لئے اس نے اسے کہہ دیا کہ وہ ہلاک ہو گیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن اگر سلیمان یہ نہ کہتا تو لازماً دوسرا حملہ ہوتا اور اس طرح کوئی کلیو مل جاتا جبکہ سلیمان کی اس عقلمندی کی وجہ سے اب کلیو

نہیں مل سکتا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"اگر وہ اتنا عقلمند ہوتا تو یہاں دانش منزل میں نہ ہوتا۔ میرے فلیٹ پر اس کا کیا کام رہ جاتا"...... عمران نے کہا اور اس بار بلیک زیرو بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔ پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"...... عمران نے کہا۔

"صفدر بول رہا ہوں جناب"...... دوسری طرف سے صفدر کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"جناب۔ ڈیرل کے بارے میں سراغ مل گیا ہے۔ ڈیرل ہوٹل برگنزا کے مینجر رچمنڈ کا دوست ہے۔ وہ کینیڈا کا رہائشی ہے اور اب بھی وہ رچمنڈ کی رہائش گاہ پر موجود ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کس طرح معلومات ملی ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"جناب۔ ہوٹل برگنزا سے تو معلومات نہ مل سکی تھیں لیکن میں نے دوسرے ہوٹلوں سے معلومات حاصل کیں تو ہوٹل شوبرا کے اسسٹنٹ مینجر نے مجھے بتایا کہ کل وہ ہوٹل برگنزا کے مینجر رچمنڈ سے ملنے ایک ضروری کام کی وجہ سے جب اس کی رہائش گاہ پر گیا تو وہاں اس کی ملاقات ایک غیر ملکی سے ہوئی۔ رچمنڈ نے اسے اپنا دوست اور مہمان بتایا اور اس کا نام ڈیرل بتایا گیا جس پر میں نے اس رچمنڈ کی

رہائش گاہ کے بارے میں معلومات حاصل کیں اور پھر وہاں فون کر کے میں نے معلوم کر لیا کہ ڈیرل ابھی تک وہیں موجود ہے"۔ صفدر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کہاں ہے اس رچمنڈ کی رہائش گاہ"...... عمران نے پوچھا تو دوسری طرف سے صفدر نے تفصیل بتا دی۔

"تم اس اسسٹنٹ مینجر سے ڈیرل کا حلیہ تو معلوم کر چکے ہو گے"...... عمران نے پوچھا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی حلیہ بھی بتا دیا گیا۔

"اپنے ساتھ دوسرے ساتھیوں کو لے کر اس رہائش گاہ پر ریڈ کرو۔ وہاں پہلے بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کرو اور پھر اس ڈیرل کو وہاں سے اٹھا کر دانش منزل پہنچاؤ"...... عمران نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے صفدر نے جواب دیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"میرا خیال تھا کہ آپ اسے رانا ہاؤس لے جانے کا کہیں گے"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"صفدر بے حد ہوشیار اور دور اندیش آدمی ہے۔ رانا ہاؤس کا زیادہ استعمال اور وہ بھی ایکسٹو کی طرف سے اسے شک میں مبتلا کر سکتا ہے"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد ایک بار پھر فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے

ایک بار پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"جولیا بول رہی ہوں باس"...... دوسری طرف سے جولیا کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے"...... عمران نے کہا۔

"باس۔ نعمانی نے رپورٹ دی ہے کہ اس نے اس لڑکی کو تلاش کر لیا ہے۔ اس کا حلیہ بھی وہی ہے اور قد وقامت بھی۔ اس لڑکی کا نام فیروزہ ہے۔ یہ لڑکی ساحل کے قریب ہوٹل اسٹار کے کمرہ نمبر بارہ میں رہائش پذیر ہے۔ نعمانی چیکنگ کرتا ہوا وہاں گیا تو اس نے اس لڑکی کو مینجر کے کمرے سے نکلتے ہوئے مارک کر لیا اور پھر یہ لڑکی کمرہ نمبر بارہ میں چلی گئی۔ کمرے کے باہر اس کے نام کی پلیٹ بھی موجود ہے اور ہوٹل کے رجسٹر میں بھی اس کا نام فیروزہ درج ہے اور یہ گزشتہ روز سے وہاں موجود ہے۔ البتہ ہوٹل کے رجسٹر کے مطابق یہ لڑکی مقامی ہے"...... جولیا نے تفصیل سے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"نعمانی اکیلا ہے یا اس کے ساتھ کوئی اور بھی ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"چوہان، نعمانی کے ساتھ ہے"...... جولیا نے کہا۔

"انہیں کہہ دو کہ وہ اس لڑکی کو ہوٹل سے اغوا کر کے رانا ہاؤس پہنچا دیں۔ میں عمران کو کال کر کے کہہ دیتا ہوں کیونکہ وہ اس لڑکی

کو پہچانتا ہے۔ وہ اس سے معلومات حاصل کر لے گا"...... عمران نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے جولیا نے کہا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"میں رانا ہاؤس جا رہا ہوں۔ اس ڈیرل سے زیادہ یہ لڑکی اس معاملے میں اہم ہے۔ جب صفدر اس ڈیرل کو یہاں لے آئے تو تم اسے گیسٹ روم میں رکھ کر مجھے رانا ہاؤس کال کر لینا۔ میں جوزف کو بھیج کر اسے بھی وہیں منگوا لوں گا"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو کے اثبات میں سر ہلانے پر وہ اٹھا اور مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

کمرے کا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا تو میز کے پیچھے بیٹھے ہوئے لمبے قد اور دبلے پتلے جسم کے مالک ادھیڑ عمر آدمی نے چونک کر دروازے کی طرف دیکھا۔ دروازے سے ایک نوجوان اندر داخل ہوا تھا۔ اس کا چہرہ جوش کی شدت سے تمتما رہا تھا۔

"اوہ۔ ڈریک تم۔ کیا ہوا۔ تمہارا چہرہ بتا رہا ہے کہ کوئی اچھی رپورٹ لائے ہو"...... اس آدمی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اچھی نہیں۔ بہت اچھی رپورٹ جارج۔ ہمارا اسٹیج کردہ ڈرامہ سو فیصد کامیاب رہا ہے"...... نوجوان نے جواب دیا اور میز کی دوسری طرف رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"تفصیل تو بتاؤ"...... جارج نے کہا۔

"فیروزہ اور ڈیرل دونوں نے اپنا اپنا رول بہترین انداز میں نبھایا ہے۔ ڈیرل نے عمران کے فلیٹ کے بارے میں معلومات حاصل

کیں اور پھر یہ معلومات اس نے فیروزہ تک پہنچا دیں اور اس کے ساتھ ساتھ ڈیرل کو اس بلڈنگ میں ایک خالی فلیٹ بھی مل گیا جس بلڈنگ میں عمران کا فلیٹ ہے اور پھر فیروزہ اپنے ساتھی سمیت وہاں شفٹ ہو گئی۔ آپ کو تو معلوم ہے کہ صدیقی کے بارے میں بھی ڈیرل نے اس بات کا سراغ لگایا تھا کہ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس میں شامل ہے اور عمران کا ساتھی ہے“...... ڈریک نے کہا۔

”ہاں۔ مجھے معلوم ہے۔ اس صدیقی نے ایک ہوٹل میں اپنے ساتھی کے ساتھ گفتگو کرتے ہوئے عمران کے بارے میں ایسی باتیں کی تھیں جس سے یہ بات کنفرم ہو گئی کہ وہ سیکرٹ سروس کا ممبر اور عمران کا ساتھی ہے“...... جارج نے کہا۔

”چنانچہ فیروزہ نے اپنا رول بہترین انداز میں نبھایا۔ عمران کے ذریعے اس نے صدیقی کو اس کے فلیٹ پر بلوایا اور پھر مخصوص خنجر اس کی گردن میں اتار کر وہ نکل گئی۔ اس کے بعد اس نے عمران کے فلیٹ پر فون کر کے اس کے باورچی کو بتا دیا کہ صدیقی کی ہلاکت سے لاہوشا کی روح کو سکون ملے گا“...... ڈریک نے کہا۔

”لیکن رزلٹ کیا نکلا ہے۔ یہ بتاؤ“...... جارج نے کہا۔

”نتیجہ ہماری مرضی کا ہی نکلا۔ ڈیرل کو بھی رچمنڈ کی رہائش گاہ سے اغوا کر لیا گیا اور فیروزہ کو بھی ہوٹل سے اغوا کر لیا گیا اور ظاہر ہے یہ کام پاکیشیا سیکرٹ سروس ہی کر سکتی ہے۔ بہرحال فیروزہ اور ڈیرل نے انہیں لازماً بتا دیا ہو گا کہ وہ لاہوشا معبد کے بڑے پجاری

آگاسا کے نمائندے ہیں اور ان کا مشن پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خاتمہ ہے کیونکہ لاہوشا معبد کے نیچے یہودیوں کی انتہائی خفیہ لیبارٹری تیار کی گئی ہے اور اسرائیل کو اطلاع ملی تھی کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس تک اس لیبارٹری کے بارے میں اطلاع پہنچ چکی ہے۔ چنانچہ اسرائیل نے اس سے پہلے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس وہاں پہنچ کر اس لیبارٹری کو تباہ کرے مشن بنایا کہ پاکیشیا میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کو تلاش کر کے ہلاک کر دیا جائے اور اس کام کے لئے لاہوشا کے بڑے پجاری کی خدمات حاصل کی گئیں اور اس نے اپنے دو نمائندے پاکیشیا بھجوا دیئے اور انہوں نے صدیقی کو ٹریس کر کے اسے ہلاک کر دیا“...... ڈریک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تو کیا عمران اپنے ساتھیوں سمیت وہاں جائے گا یا نہیں۔ اصل بات تو یہ ہے“...... جارج نے کہا۔

”عمران کو جب یہودیوں کی لیبارٹری کے بارے میں معلوم ہو گا اور اس کے ساتھ ہی اس کا ایک ساتھی بھی ہلاک ہو چکا ہے تو لامحالہ وہ لیبارٹری تباہ کرنے اور اپنے ساتھی کا انتقام لینے وہاں جائے گا اور پھر وہاں اس کی موت سو فیصد یقینی ہے“...... ڈریک نے کہا۔

”میری سمجھ میں تو اس بار باس کی پلاننگ نہیں آئی۔ عمران کو وہ اس قدر اہمیت دے رہے ہیں اور عمران کے خلاف کوئی کارروائی بھی یہاں نہیں کر رہے۔ اگر صدیقی کو اس طرح ہلاک کیا جا سکتا ہے تو کیا یہ کام عمران کے ساتھ نہیں کیا جا سکتا تھا اور اب بھی ایسا

کیا جا سکتا ہے۔ اسے یہاں سے اس انداز میں افریقہ لے جانے کی
کوشش کرنا اور پھر وہاں اسے ہلاک کرنا یہ سب باتیں میری تو سمجھ
سے باہر ہیں"...... جارج نے کہا تو ڈریک بے اختیار ہنس پڑا۔
"تمہاری سوچ اپنی جگہ درست ہے جارج کیونکہ تمہیں نہ ہی
عمران کے بارے میں کچھ معلوم ہے اور نہ ہی پاکیشیا سیکرٹ سروس
کے بارے میں۔ صدیقی کی بات دوسری ہے لیکن عمران اگر اس
طرح ہلاک ہو سکتا تو اب تک لاکھوں بار ہلاک ہو چکا ہوتا۔ عمران
کو آج تک سپر پاور کے ایجنٹ، اسرائیل کے ایجنٹ اور بڑی بڑی بین
الاقوامی تنظیموں کے آدمی بھی ہلاک نہیں کر سکے تو کیا فیروزہ اور
ڈیرل اسے ہلاک کر سکتے تھے۔ ایسا تو سوچنا ہی حماقت ہے اور دوسری
بات یہ کہ یہاں پاکیشیا کے دارالحکومت میں عمران پر اگر قاتلانہ حملہ
کیا جائے تو ظاہر ہے وہ پھر اصل حقائق تک بھی پہنچ جائے گا۔ باس
نے اس بار جو سیٹ اپ کیا ہے وہ واقعی انتہائی انوکھا ہے۔ افریقہ
میں لاہوشا کے معبد کے نیچے کوئی لیبارٹری نہیں ہے لیکن لیبارٹری
اس لئے ظاہر کی گئی ہے تاکہ عمران اس لالچ میں وہاں پہنچے اور تمہیں
معلوم نہیں ہے لیکن مجھے معلوم ہے کہ لاہوشا معبد کا پجاری انتہائی
طاقتور آدمی ہے۔ وہ گاسیا قبیلے کا سردار بھی ہے اور گاسیا قبیلہ اپنی
خونخواری اور بہترین نشانے کی وجہ سے پورے افریقہ میں مشہور ہے
اور گو اب یہ قبیلہ بظاہر ختم ہو چکا ہے کیونکہ اس کی تعداد اب نہ
ہونے کے برابر رہ گئی ہے لیکن بہرحال ہزاروں نہیں تو سینکڑوں کی

تعداد میں اب بھی موجود ہیں اور یہ علاقہ اس قدر خوفناک اور دلدلی
ہے کہ وہاں سے عمران اور اس کے ساتھیوں کا بچ کر واپس آنا ہر لحاظ
سے ناممکن ہے۔ لاہوشا کے بڑے پجاری کو اس کی مخصوص بھینٹ
پہنچا دی گئی ہے اور عمران کے بارے میں تفصیلات بھی، اس لئے
جیسے ہی عمران اپنے ساتھیوں سمیت وہاں پہنچے گا تو وہ ان سب کا
خاتمہ کر دیں گے"...... ڈریک نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے
کہا۔
"لیکن کیا عمران جیسا ذہین اور تیز آدمی صرف فیروزہ اور ڈیرل کی
بات پر یقین کر کے وہاں چلا جائے گا۔ کیا وہ کسی اور ذریعے سے وہاں
لیبارٹری کی موجودگی کو کنفرم نہیں کرے گا"...... جارج نے کہا۔
"ہاں۔ ضرور کرے گا اور باس نے اس کا پہلے ہی بندوبست کر دیا
ہے۔ اس علاقے کے قریب ترین مہذب آبادی تمالا ہے اور تمالا میں
ایسی فرم قائم کر دی گئی ہے جو مخصوص کیمیکلز اور خوراک لیبارٹری
کو مہیا کرتی ہے۔ اس کے علاوہ اس سارے علاقے کا سب سے بڑا
شہر کوکو ہے۔ وہاں بھی ایسے انتظامات کر دیئے گئے ہیں کہ لیبارٹری
کے بارے میں کنفرمیشن ہو سکے۔ باس نے پوری طرح جال بچھا کر
ہی یہ ڈرامہ اسٹیج کیا ہے"...... ڈریک نے کہا۔
"ٹھیک ہے۔ باس بہرحال ہم سے زیادہ سمجھ دار ہے اس لئے
اس نے جو کچھ بھی کیا ہے درست ہی کیا ہے لیکن یہاں مجھے کیوں
بھیجا گیا ہے۔ تم چلو نگرانی کرتے ہو اور معلومات باس کو مہیا کرتے

ہو لیکن میں تو یہاں ہوٹل کے اس کمرے میں تقریباً قید ہو کر رہ گیا ہوں"...... جارج نے کہا تو ڈریک بے اختیار ہنس پڑا۔

" تمہیں اس لئے کمرے میں قید کیا گیا کہ تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کی نظروں میں نہ آجاؤ۔ یہاں ان کا جال ہر طرف پھیلا ہوا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ انہوں نے تجھے بھی چیک کر لیا ہو۔ اب تمہاری ڈیوٹی شروع ہو گئی۔ تم ایئر پورٹ پر کام کرو گے۔ اس کا بندوبست پہلے ہی کر لیا گیا ہے۔ تم وہاں رہو گے جب بھی عمران وہاں پہنچے گا تم نے ان کے بارے میں تفصیلات باس کو پہنچانی ہیں۔ اس طرح باس کو عمران کے بارے میں تازہ ترین معلومات ملتی رہیں گی"۔ ڈریک نے کہا۔

" لیکن میں نے عمران کو تو دیکھا تک نہیں ہے"...... جارج نے کہا۔

" تمہیں عمران دکھا دیا جائے گا۔ میں ایسا کروں گا۔ میں نے عمران کے فلیٹ کے سامنے ایک خالی فلیٹ تلاش کر لیا ہے۔ میں اور تم اب وہاں رہیں گے اور عمران کو چونکہ میں نے دیکھا ہوا ہے اس لئے میں تمہیں عمران کو دکھا دوں گا۔ اس کے بعد میں واپس چلا جاؤں گا اور تم ایئر پورٹ شفٹ ہو جاؤ گے"...... ڈریک نے کہا۔

" یہ کام تم بھی کر سکتے تھے۔ مجھے کیوں خصوصی طور پر اس کام کے لئے منتخب کیا گیا ہے"...... جارج نے کہا۔

" تمہاری شکل ایسی ہے کہ تم پر عمران کو شک پڑ ہی نہیں

سکتا"...... ڈریک نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ بے اختیار ہنس پڑا تو جارج بھی ہنس پڑا۔

" بہر حال میری سمجھ میں یہ سارا طلسم ہوشربا نہیں آیا۔ البتہ جو باس کا حکم ہے اس کی تعمیل ہو گی"...... جارج نے کہا۔

" تم ذہن کو مت تھکاؤ۔ باس کا ذہن ہم سب سے سپر ہے"۔ ڈریک نے کہا تو جارج نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

فون کی گھنٹی بجتے ہی میز کے پیچھے اونچی پشت کی ریوالونگ چیئر پر بیٹھے ہوئے بھاری جسم اور بلڈاگ کے چہرے والے آدمی نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔

"یس"...... اس آدمی نے انتہائی بھاری اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"وارگ بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی تو باس بے اختیار چونک پڑا۔

"یس۔ کیوں کال کی ہے"...... باس نے مزید سرد لہجے میں کہا۔

"باس۔ چیف سیکرٹری صاحب نے آپ کی پلاننگ مسترد کر دی ہے اور اسے ناقابل عمل اور احمقانہ کہا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا یہ بات تحریر میں لائی گئی ہے"...... باس نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔ میں نے خود فائل پڑھی ہے اور چیف سیکرٹری نے فائل پرائم منسٹر صاحب کو بھی بھجوا دی ہے"...... وارگ نے جواب دیا۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ میں سنبھال لوں گا سب کچھ"...... باس نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر غصے کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"پہلے اس چیف سیکرٹری کا بندوبست کرنا پڑے گا۔ اس نے میرے بارے میں ایسی رائے لکھ کر اپنی موت کو مقدر کر لیا ہے"...... باس نے بڑے غصیلے لہجے میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر وہ سامنے رکھی ہوئی فائل کی طرف دوبارہ متوجہ ہو گیا۔ پھر تقریباً پندرہ منٹ بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔

"یس"...... باس نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"پرسنل سیکرٹری ٹو پرائم منسٹر بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"یس۔ ڈکسن بول رہا ہوں چیف آف بلیک ٹائیگر"...... باس نے بھی سرد لہجے میں جواب دیا۔

"پرائم منسٹر صاحب آپ سے فوری ملاقات چاہتے ہیں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ میں آرہا ہوں"...... ڈکسن نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھا اور فائل بند کر کے اس نے اسے دراز

میں رکھا اور پھر اٹھ کھڑا ہوا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ پرائم منسٹر نے چیف سیکرٹری کی طرف سے بھیجی گئی فائل کے سلسلے میں بات کرنا ہو گی۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار پرائم منسٹر سیکرٹریٹ میں داخل ہوئی اور پھر اسے پرائم منسٹر صاحب کے سپیشل آفس میں پہنچا دیا گیا۔

"آؤ بیٹھو ڈکسن"...... ادھیڑ عمر پرائم منسٹر نے کہا تو ڈکسن سلام کر کے سامنے والے صوفے پر مؤدبانہ انداز میں بیٹھ گیا۔

"تم نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خاتمے کے لئے جو پلاننگ کی ہے اور جسے تم نے لاہوشا مشن کا نام دیا ہے۔ کیا واقعی تم نے سوچ سمجھ کر اسے تیار کیا ہے"...... پرائم منسٹر نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے قدرے سرد لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ بہت سوچ سمجھ کر اسے تیار کیا گیا ہے"...... ڈکسن نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیا واقعی"...... پرائم منسٹر نے ہونٹ چباتے ہوئے قدرے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"سر۔ اس میں کیا خرابی ہے۔ کچھ مجھے بھی تو پتہ چلے"...... اس بار ڈکسن سے نہ رہا گیا تو وہ بول ہی پڑا۔

"خرابی۔ یہ پلاننگ ہے۔ اسے پلاننگ کہا جاتا ہے۔ اس سے زیادہ احمقانہ اور بچگانہ پلاننگ میں نے آج تک نہیں دیکھی اور تم اسے پلاننگ کہہ رہے ہو۔ مجھے افسوس ہے مسٹر ڈکسن۔ میں سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ آپ اس قدر اہم ادارے کے چیف ہو کر اس طرح

کی پلاننگ کریں گے"...... پرائم منسٹر نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"جناب۔ اس پلاننگ پر عمل بھی ہو چکا ہے اور یہ پلاننگ تقریباً نوے فیصد کامیاب بھی ہو چکی ہے"...... ڈکسن نے کہا تو پرائم منسٹر بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"عمل ہو چکا ہے اور نوے فیصد کامیاب ہو چکی ہے۔ کیا مطلب۔ کس کی اجازت سے اس پر عمل کیا گیا ہے۔ چیف سیکرٹری نے اس پلاننگ کو مسترد کر دیا ہے پھر اس پر کامیابی کہاں ہوئی ہے"...... پرائم منسٹر نے کہا۔

"جناب۔ عمران ہمارا مین ٹارگٹ ہے۔ باقی سب افراد عمران کے بغیر بھیڑوں کے ایک گروہ سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتے اور عمران کو عفریت کہا جاتا ہے۔ اس کی ہلاکت کے لئے آج تک بنائی گئی تمام پلاننگز ناکام رہی ہیں۔ اس لئے میں نے یہ پلاننگ کی ہے کہ اس عمران کو افریقہ کے انتہائی خطرناک علاقے میں پہنچا دیا جائے اور وہاں کے رہنے والے خونخوار قبیلے کو اس کی موت کا ٹاسک دے دیا جائے۔ پھر اس کی موت یقینی ہے کیونکہ یہ اسلحہ اور تربیت یافتہ ایجنٹوں سے تو لڑ سکتا ہے لیکن انتہائی خوفناک گھنے جنگل میں رہنے والے انتہائی خونخوار قبیلے سے نہیں لڑ سکے گا اور یقینی طور پر ہلاک ہو جائے گا اور عمران وہاں جانے کے لئے تیار ہو چکا ہے کیونکہ ہمارے

آدمیوں نے وہاں پاکیشیا میں اس کے ایک ساتھی کو ہلاک کر دیا ہے اور یہ بات اس تک پہنچا دی ہے کہ وہاں افریقہ میں یہودیوں کی انتہائی اہم لیبارٹری موجود ہے"...... ڈکسن نے کہا۔

"کیا وہ آپ کی طرح احمق ہے کہ اس طرح منہ اٹھائے وہاں پہنچ جائے گا۔ بلکہ مجھے یقین ہے کہ وہ پہلے اس بارے میں کنفرم کرائے گا اور جب اسے معلوم ہو گا کہ ایسی کوئی لیبارٹری وہاں موجود نہیں ہے تو پھر وہ اس بات کا سراغ لگائے گا کہ یہ سازش کس نے کی ہے اور مجھے سو فیصد یقین ہے کہ وہ آپ تک پہنچ جائے گا۔ پھر آپ بتائیں کیا ہو گا۔ کیا یہ بات سامنے نہیں آجائے گی کہ اسٹارم اور اسرائیل کے درمیان معاہدہ ہو چکا ہے کہ اسٹارم بحیرہ روم میں اپنا ماتحت جزیرہ لزبن اسرائیل کے حوالے کر رہا ہے جہاں اسرائیل ایسے میزائل نصب کرے گا جن کی مدد سے وہ نہ صرف دیگر اسلامی ممالک بلکہ پاکیشیا کی ایٹمی تنصیبات کو آسانی سے ٹارگٹ بنا سکتا ہے"۔ پرائم منسٹر نے کہا۔

"جناب۔ میں نے سارے انتظامات کر لئے ہیں جن سے اسے یہ بات کنفرم کرا دی جائے گی کہ وہاں لیبارٹری موجود ہے"۔ ڈکسن نے کہا۔

"نہیں۔ آئی ایم سوری۔ یہ پلاننگ واقعی ناقابل عمل اور بچگانہ ہے۔ اس پر اب مزید کوئی عمل نہیں ہو گا بلکہ اب عمران کے خاتمے کا کیس میں فران سے واپس لے کر کسی اور ایجنسی کو دوں گا اور ہم

یہ مشن مکمل کرنے کے لئے اس لئے مجبور ہیں کہ اسرائیلی حکام کا اصرار ہے کہ وہاں میزائل کی تنصیب مکمل ہونے سے پہلے اس عمران کا خاتمہ کر دیا جائے"...... پرائم منسٹر نے کہا۔

"یس سر۔ آپ کا حکم سر آنکھوں پر۔ لیکن اگر جو کچھ اس پر ہو چکا ہے اس کے نتیجے میں عمران کا خاتمہ ہو جائے تو آپ کو تو اعتراض نہیں ہو گا"...... ڈکسن نے کہا۔

"آپ اپنے آدمیوں کو فوراً واپس بلوالیں۔ ہاں اگر ایسا ہو جاتا ہے کہ عمران واقعی وہاں پہنچ جائے تو پھر ٹھیک ہے۔ اس کی رپورٹ آپ نے مجھے دینی ہے لیکن اس کے لئے میں آپ کو ایک ہفتہ دے سکتا ہوں۔ ایک ہفتے بعد میں عمران کے خاتمے کا مشن کسی اور ایجنسی کو دے دوں گا"...... پرائم منسٹر نے کہا۔

"یس سر۔ ٹھیک ہے سر"...... ڈکسن نے کہا اور پھر وہ اٹھا اور سلام کر کے کمرے سے باہر آگیا۔

"جب میری پلاننگ کا نتیجہ نکلے گا تب ان لوگوں کو معلوم ہو گا کہ یہ پلاننگ احمقانہ یا بچگانہ نہیں ہے"...... ڈکسن نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا پارکنگ کی طرف بڑھتا چلا گیا جہاں اس کی کار موجود تھی۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں موجود تھا۔ اس کے چہرے پر شدید الجھن کے تاثرات نمایاں تھے۔

"عمران صاحب۔ آپ نے جو کچھ بتایا ہے وہ تو واقعی انتہائی عجیب ہے۔ میری سمجھ میں نہیں آرہا کہ جو کچھ آپ کو بتایا گیا ہے اور جو کچھ آپ نے ازخود معلوم کیا ہے وہ کیسے درست ہو سکتا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"میں نے وہاں کے بڑے شہر کوکو سے معلوم کیا ہے اور اس علاقے کی قریب ترین مہذب آبادی تمالا سے بھی معلومات حاصل کی ہیں اور جو معلومات حاصل ہوئی ہیں ان کے مطابق واقعی اس علاقے میں کوئی نہ کوئی لیبارٹری موجود ہے ورنہ وہاں کیمیکلز اور بند ڈبوں میں خوراک کی سپلائی کا کیا مطلب ہو سکتا ہے۔ لیکن جو کچھ معلوم ہوا ہے اور جس انداز میں معلوم ہوا ہے اس سے یہی ظاہر ہوتا ہے

کہ یہ سب کچھ پہلے سے طے شدہ تھا۔ پھر صدیقی سے میری تفصیل سے بات ہوئی ہے اور صدیقی کسی لاہوشا اور اس علاقے کے بارے میں جانتا تک نہیں۔ اس فیروزہ اور ڈیرل نے جو کچھ بتایا ہے وہ بھی عجیب ہے کہ یہ دونوں کینیڈا کے رہائشی ہیں اور لاہوشا کے بڑے پجاری کے نمائندے ہیں اور پھر اچانک ان دونوں کی پراسرار موت کہ جیسے ہی انہوں نے موت کے بارے میں سوچا اور وہ دونوں مر گئے۔ یہ سب کچھ واقعی انتہائی پراسرار ہے"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ یہ سب کچھ کسی خاص مقصد کے لئے کیا جا رہا ہے۔ میرا خیال ہے کہ وہ آپ کو پاکیشیا سے باہر بھجوانا چاہتے ہیں تاکہ پاکیشیا میں کوئی بڑی واردات کی جا سکے"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس صرف میں اکیلا تو نہیں ہوں اور پھر یہ ضروری نہیں کہ میں افریقہ کے اس علاقے میں پوری سیکرٹ سروس کو ساتھ لے جاؤں"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر آپ بتائیں کہ یہ سب کیا ہے۔ مجھے تو یہ سب باقاعدہ کوئی ڈرامہ لگتا ہے۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں جوزف کو ساتھ لے کر وہاں ہو آؤں تاکہ اگر واقعی وہاں کوئی لیبارٹری ہے تو پھر اس کے خلاف باقاعدہ کام کیا جائے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"اگر یہ ڈرامہ ہے تو ظاہر ہے پھر اسے اس لاہوشا نے اسٹیج نہیں کیا ہوگا۔ نہ افریقہ کے لوگ اس قسم کے ڈراموں کے قائل ہوتے

ہیں۔ وہ تو سیدھے سادے انداز میں دشمنی کرتے ہیں۔ یہ کام مہذب دنیا کے کسی آدمی کا ہے اور ہم نے یہی معلوم کرنا ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر کو کھسکا کر اپنے قریب کیا اور پھر اس پر ٹائیگر کی فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ علی عمران کالنگ۔ اوور"...... عمران نے بار بار کال دیتے ہوئے۔

"یس باس۔ ٹائیگر اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"ہوٹل برگنزا کے مینجر رچمنڈ کے بارے میں تفصیلات جانتے ہو۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"کس قسم کی تفصیلات باس۔ اوور"...... ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہی کہ اس کا تعلق کس ملک سے ہے۔ وہ کب سے یہاں ہے اور کس قسم کی سرگرمیوں میں ملوث رہتا ہے۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"یس باس۔ رچمنڈ کا تعلق اسٹارم سے ہے۔ وہ چار سال قبل یہاں آیا اور اس نے ہوٹل برگنزا خرید لیا۔ اس کا اصل دھندہ منشیات اور اسلحہ کی اسمگلنگ ہے۔ اوور"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"اس کا تعلق کن مجرم یا سرکاری تنظیموں سے ہے۔ اوور"

عمران نے پوچھا۔

"سرکاری تنظیموں کی تو کبھی بات سامنے نہیں آئی باس۔ البتہ اسلحہ اور منشیات میں ملوث یورپ اور ایکریمیا کی مجرم تنظیموں سے اس کے تعلقات خاصے گہرے ہیں۔ اوور"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"کیا تم اسے اغوا کر کے رانا ہاؤس پہنچا سکتے ہو۔ اوور"۔ عمران نے کہا۔

"اوہ نہیں باس۔ وہ بے حد محتاط رہنے کا عادی ہے۔ البتہ آپ نے جو کچھ اس سے معلوم کرنا ہے وہ مجھے بتا دیں۔ میں اس کے آفس میں اس سے معلوم کر لوں گا۔ وہاں یہ کام زیادہ آسانی سے ہو جائے گا۔ اوور"...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا تم اس کی رہائش گاہ کے بارے میں جانتے ہو۔ اوور"۔ عمران نے پوچھا۔

"یس باس۔ وہ میرا اچھا خاصا گہرا دوست ہے اور میں کئی بار اس کی رہائش گاہ پر بھی جا چکا ہوں۔ اوور"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"تم اسے اس کی رہائش گاہ سے اغوا کر کے رانا ہاؤس پہنچا دینا۔ وہاں گیس فائر کر دینا۔ میں نے اس سے تفصیلی بات چیت کرنی ہے۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"باس۔ وہ رات کو بہت دیر سے گھر جاتا ہے۔ ٹھیک ہے۔ میں ہوٹل سے ہی اغوا کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ اوور"۔ ٹائیگر

نے جواب دیا۔

"تم اس وقت کہاں موجود ہو۔اوور"...... عمران نے پوچھا۔

"سلور سٹار کلب میں باس۔اوور"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تم ہوٹل برگنزا پہنچو۔میں بھی وہیں آ رہا ہوں۔ پھر اس سے وہیں بات چیت ہو جائے گی۔اوور"...... عمران نے کہا۔

"یس باس۔اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا اور پھر اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"میں اس رچمنڈ سے پوچھ گچھ کر لوں۔اسے یقیناً اصل حالات کا علم ہو گا"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

تھوڑی دیر بعد عمران کی کار ہوٹل برگنزا کی پارکنگ میں جا کر رکی۔ عمران نے کار لاک کر کے پارکنگ بوائے سے کارڈ لیا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا وہ ہوٹل کے مین گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ابھی وہ گیٹ تک پہنچا تھا کہ ایک طرف سے ٹائیگر تیز تیز قدم اٹھاتا اس کے قریب آ گیا اور اس نے عمران کو مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

"معلوم کیا ہے رچمنڈ موجود ہے یا نہیں"...... عمران نے سلام کا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔اور میں نے اسے کہلوا دیا ہے کہ میں اس سے ملاقات کے لئے آ رہا ہوں"...... ٹائیگر نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ دونوں رچمنڈ کے خصوصی آفس

میں داخل ہو رہے تھے کیونکہ کاؤنٹر پر ٹائیگر کے بارے میں خصوصی ہدایات پہلے ہی پہنچ چکی تھیں۔رچمنڈ ایک ادھیڑ عمر آدمی تھا۔اس کا سر بالوں سے یکسر بے نیاز تھا۔گردن موٹی اور جسم پھیلا ہوا تھا۔ اس کی چھوٹی چھوٹی آنکھوں میں سانپ کی سی تیزی تھی۔چہرے پر زخموں کے نشانات بھی موجود تھے۔وہ ان دونوں کے اندر داخل ہوتے ہی اٹھ کھڑا ہوا۔

"آؤ ٹائیگر۔آج بڑے عرصے بعد آنا ہوا ہے"...... رچمنڈ نے ٹائیگر کی طرف مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

"یہ رچمنڈ ہے باس۔اور رچمنڈ یہ میرے باس ہیں اور استاد بھی علی عمران"...... ٹائیگر نے مصافحہ کرنے کے بعد دونوں کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔لیکن انہیں تو میں نے کبھی انڈر ورلڈ میں نہیں دیکھا"۔ رچمنڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ٹائیگر ہی کافی ہے اس لئے میں اپر ورلڈ میں رہتا ہوں"۔ عمران نے کہا تو رچمنڈ بے اختیار ہنس پڑا۔

"بیٹھیں۔کیا پینا پسند کریں گے"...... رچمنڈ نے دوبارہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"کچھ نہیں۔ہم تم سے صرف چند باتیں کرنا چاہتے ہیں۔مجھے امید ہے کہ تم درست جواب دو گے"...... عمران کا لہجہ خشک ہو گیا اور رچمنڈ کے چہرے پر غصے کے تاثرات ابھرنے لگے۔اس نے اس طرح

ٹائیگر کی طرف دیکھا جیسے اس سے نظروں ہی نظروں میں شکایت
رہا ہو لیکن ٹائیگر خاموش رہا۔ اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی تھی
"آپ کیا پوچھنا چاہتے ہیں اور کیوں"...... رچمنڈ نے اس
سخت لہجے میں کہا۔

"میرے فلیٹ پر ایک لڑکی پہنچی جس کا نام فیروزہ ہے۔ اس
بتایا کہ اس کا تعلق کینیڈا سے ہے۔ اس نے مجھے ایک کہانی سنائی
میرے دوست صدیقی سے ملنے کی خواہش ظاہر کی۔ میں نے صدیقی
اپنے فلیٹ پر بلوا لیا۔ صدیقی جیسے ہی وہاں پہنچا۔ اس لڑکی نے اس
گردن میں زہریلا خنجر اتار دیا اور خود فرار ہو گئی۔ میرا ساتھی ہسپتال
پہنچ گیا۔ یہ لڑکی عارضی طور پر میرے فلیٹ سے تیسرے فلیٹ
رہ رہی تھی۔ میں نے وہاں کی تلاشی لی تو وہاں سے ہوٹل بر
مخصوص وزٹنگ کارڈ ملا جس پر ہاتھ سے ایک نام ڈیرل لکھا ہوا
چنانچہ یہاں سے ڈیرل کے بارے میں معلومات حاصل کی گئیں تو
چلا کہ ڈیرل تمہاری رہائش گاہ پر موجود ہے اور تمہارا دوست
مہمان ہے جس آدمی پر حملہ کیا گیا تھا۔ اس کا تعلق سنٹرل
جنس کے ایک شعبے سے ہے اس لئے سنٹرل انٹیلی جنس حرکت
گئی۔ پھر سنٹرل انٹیلی جنس نے تمہاری رہائش گاہ سے اس ڈیرل
اغوا کیا اور اپنے ہیڈ کوارٹر لے گئے۔ اس لڑکی فیروزہ کا بھی سراغ
لیا گیا۔ وہ بندرگاہ کے قریب ایک ہوٹل اسٹار میں رہ رہی تھی
وہاں سے اغوا کر لیا گیا۔ پھر ان دونوں نے بتایا کہ ان کا تعلق ا

سے ہے اور وہ افریقہ کے انتہائی گھنے اور قدیم علاقے میں واقع دریائے
گانگا کے کنارے پر رہنے والے ایک قبیلے گاسیا کی دیوی لاہوشا کے
معبد کے بڑے پجاری کے نمائندے ہیں اور چونکہ اس معبد کے نیچے
یہودیوں نے ایک بڑی لیبارٹری بنا رکھی ہے جس کی حفاظت کا کام
اس بڑے پجاری کے ذمے ہے اور چونکہ اس لیبارٹری کو مجھ سے اور
سنٹرل انٹیلی جنس کے اس شعبے سے خطرہ ہے اس لئے وہ یہاں آئے
تھے تاکہ مجھ سمیت اس شعبے کے تمام آدمیوں کو تلاش کر کے ہلاک
کر دیں۔ اس طرح لیبارٹری محفوظ ہو جائے گی اور پھر اس سے پہلے کہ
ان سے مزید پوچھ گچھ ہوتی وہ دونوں پراسرار انداز میں ہلاک ہو گئے۔
اچانک ان کی آنکھیں بند ہو گئیں اور جسم ڈھیلے پڑ گئے۔ جب انہیں
چیک کیا گیا تو وہ دونوں ہلاک ہو چکے تھے۔ چونکہ ڈیرل کو تمہاری
رہائش گاہ سے اغوا کیا گیا تھا اس لئے سنٹرل انٹیلی جنس نے فیصلہ
کیا کہ تمہیں اغوا کر کے ہیڈ کوارٹر لے جایا جائے اور تم سے
معلومات حاصل کی جائیں لیکن چونکہ تم ٹائیگر کے دوست ہو اور
ٹائیگر میرا شاگرد ہے اس لئے میں نے سوچا کہ جا کر پہلے تم سے اس پر
بات کی جائے۔ اگر تم ہمیں مطمئن کر دو تو ٹھیک ہے ورنہ پھر
تمہیں یہاں سے گرفتار کر کے یا اغوا کر کے سنٹرل انٹیلی جنس کے
اس شعبے کے ہیڈ کوارٹر لے جایا جائے گا اور تم جانتے ہو کہ وہاں
زبان کھلوانے کے لئے وہ لوگ کس حد تک چلے جاتے ہیں اس لئے
بہتر یہی ہے کہ تم مجھے بتا دو کہ یہ ڈیرل کون تھا۔ اس کے بارے

میں کیا تفصیلات تھیں اور اس نے تم سے کیا کہا ہے"۔ عمران نے
انتہائی سنجیدہ لہجے میں تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا تو رچمنڈ نے
بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔
"میں وسٹارم کے دارالحکومت گینا سے یہاں آیا ہوں اور ڈیرل
وہاں گینا میں میرا دوست رہا ہے۔ اس کا تعلق بھی وہاں کی زیر زمین
دنیا سے ہے۔ وہ اچانک یہاں آیا تو اس نے مجھے فون کیا۔ میں نے
اس کا ایئرپورٹ پر استقبال کیا اور پھر میں اسے اپنی رہائش گاہ پر لے
گیا کیونکہ وہ کسی بزنس کے سلسلے میں تو مجھ سے ملنے نہیں آیا تھا۔ وہ
میرا دوست بھی تھا اور مہمان بھی۔ اس نے مجھے بتایا کہ وہاں
کسی دشمن سے خوفزدہ ہو کر یہاں کچھ دن گزارنے آیا ہے۔ چنانچہ
میری رہائش گاہ پر رہنے لگا۔ پھر اچانک مجھے اطلاع ملی کہ رہائش گاہ
سب اچانک بے ہوش ہو گئے اور پھر جب انہیں ہوش آیا تو ڈیرل
غائب تھا۔ میں نے اپنے طور پر ڈیرل کو تلاش کرنے کی کوشش
لیکن میں کامیاب نہ ہو سکا اور نہ ہی ڈیرل نے مجھ سے رابطہ کیا۔
پر آخر کار میں اس نتیجے پر پہنچا کہ اس کے دشمن یہاں پہنچ گئے ہوں
اور انہوں نے یہ کارروائی کی ہو گی اور انہوں نے یقیناً ڈیرل کو ہلاک
کر کے اس کی لاش کہیں چھپا دی ہو گی یا جلا دی ہو گی اس لئے
خاموش ہو گیا کیونکہ میں خواہ مخواہ کے کسی چکر میں ملوث ہونے کا
قائل ہی نہیں ہوں۔ آج آپ نے بتایا ہے کہ سنٹرل انٹیلی جنس
اسے اٹھا کر لے گئی ہے اور پھر وہ پراسرار طور پر ہلاک ہو گیا

رچمنڈ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو عمران اس کے لہجے سے ہی سمجھ
گیا کہ وہ سچ بول رہا ہے۔
"اس ڈیرل کے بارے میں تفصیل بتا دو کہ گینا میں اس کی کیا
سرگرمیاں تھیں۔ کہاں رہائش گاہ ہے اور کہاں سے اس کے بارے
میں معلومات مل سکتی ہیں"...... عمران نے کہا۔
"مجھے صرف اتنا معلوم ہے کہ ڈیرل کا تعلق اسلحہ مارکیٹ سے
تھا۔ وہ انتہائی محدود پیمانے پر کام کرتا تھا۔ اس کا ٹھکانہ گینا کے
سب سے بدنام کلب رینالڈ میں تھا۔ وہ وہاں کے مالک اور گینا کے
معروف غنڈے رینالڈ کا کزن تھا لیکن رینالڈ اسے لفٹ نہیں کراتا
تھا۔ البتہ رینالڈ کی وجہ سے اسے لفٹ ضرور مل جایا کرتی تھی"۔
رچمنڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ شکریہ"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا
اور اس کے ساتھ ہی ٹائیگر بھی اٹھ کھڑا ہوا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ
دونوں ہوٹل سے باہر آ گئے۔
"باس۔ کیا آپ مطمئن ہیں۔ کیا رچمنڈ نے سچ بولا ہے"۔ ٹائیگر
نے کہا۔
"ہاں۔ اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ سچ بول رہا ہے"...... عمران نے
پارکنگ کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔
"تو پھر اگر آپ اجازت دیں تو گینا جا کر اس بارے میں مزید
معلومات حاصل کروں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"نہیں۔ اس کی ضرورت نہیں۔ مجھے اس لیبارٹری سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ ایسی نجانے کتنی لیبارٹریاں دنیا میں موجود ہوں گی"...... عمران نے کہا اور کارڈ پارکنگ بوائے کو دے کر اس نے کار کا دروازہ کھولا اور کار میں بیٹھ گیا۔ ٹائیگر سلام کر کے واپس مڑا اور ایک طرف موجود اپنی کار کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد عمران دوبارہ دانش منزل پہنچ گیا۔

"کیا ہوا عمران صاحب۔ کیا رچمنڈ نے زبان کھولی"...... سلام دعا کے بعد بلیک زیرو نے اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں"...... عمران نے کہا اور پھر اس نے ساری تفصیل بتا دی۔

"یہ تو کچھ بھی معلوم نہ ہوا۔ پھر آپ نے کیا سوچا ہے"۔ بلیک زیرو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کس بارے میں"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"اس لیبارٹری کے بارے میں"...... بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"ایسی نجانے کتنی لیبارٹریاں دنیا میں موجود ہوں گی۔ لاکھوں نہیں تو سینکڑوں بہرحال ہوں گی۔ ہوتی رہیں۔ جب اس سے فوری طور پر پاکیشیا کو کوئی خطرہ نہیں ہے تو پھر ہمیں کیا ضرورت ہے اس کے خلاف کام کرنے کی"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ آپ کے رچمنڈ کے پاس جانے کے دوران میں نے اس بارے میں سوچا ہے اور اب آپ نے واپس آ کر جو کچھ بتایا ہے اس سے میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"کیا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہی کہ آپ کو اس دریائے گانگا کے کنارے پر لے جانے کے لئے انتہائی بچگانہ پلاننگ کی گئی ہے۔ میرا خیال ہے کہ اس قدر دلدلی علاقے میں کوئی لیبارٹری قائم ہی نہیں ہو سکتی۔ آپ کو اکسانے کے لئے یہ بات سامنے لائی گئی ہے"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"چلو کچھ تو میری بھی اہمیت تسلیم کر لی گئی ہے۔ تم کرو یا نہ کرو۔ دوسروں نے تو کی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ کی اہمیت ہم جانتے ہیں۔ آپ نہیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"خاک جانتے ہو۔ ایک بڑا چیک تو دے نہیں سکتے اور اہمیت جانتے ہو۔ جن کی اہمیت ہوتی ہے ان کے لئے تو بینک خالی کر دیئے جاتے ہیں"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو ایک بار پھر بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ نے میری رائے پر کوئی تبصرہ نہیں کیا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"اگر ان کی پلاننگ یہی تھی کہ میرے فلیٹ پر صدیقی پر حملہ کر دیا جائے اور اس طرح مجھے دریائے گانگا لے جانے کی پلاننگ کی گئی ہے تو واقعی تمہاری رائے درست ہے۔ اس سے زیادہ بچگانہ پلاننگ

اور کوئی نہیں ہو سکتی۔ لیکن اگر تمہاری رائے درست ہے تو پھر
بتاؤ کہ یہ پلاننگ کرنے والا کون ہے اور کیوں اس نے ایسی
پلاننگ کی ہے۔ وہ مجھے وہاں پہنچانے پر کیا فائدہ اٹھانا چاہتے
ہیں"...... عمران نے کہا۔ تو بلیک زیرو نے بے اختیار ہونٹ
لیئے۔

"یہی کہا جا سکتا ہے کہ وہ آپ کو اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو
پاکیشیا سے باہر بھجوانا چاہتے ہیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"تو کیا میں واپس نہیں آ سکتا اور دوسری بات یہ کہ کیا پاکیشیا
سیکرٹ سروس صرف چند افراد پر مشتمل ہے کہ وہ سب باہر چلے
جائیں گے تو پاکیشیا سیکرٹ سروس ملک میں کسی مجرم کے خلاف
کوئی کارروائی نہ کر سکے گی۔ ایسا سوچنے والا واقعی بچہ ہی ہو سکتا
ہے"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر آپ بتائیں کہ آپ کا اس بارے میں کیا خیال ہے"......
بلیک زیرو نے کہا۔

"ڈیرل اور فیروزہ دونوں کا تعلق اسٹارم سے ہے اور اسٹارم کے
اسرائیل میں خاصے گہرے تعلقات ہیں اس لیئے یہ تو سوچنا ہی
حماقت ہے کہ اسٹارم کی حکومت اسرائیل یا یہودیوں کی لیبارٹری
کے خلاف پاکیشیا سیکرٹ سروس کو مقابل لانے کے بارے
سوچے گی اور اگر ایسا ہوتا ہے تو وہ براہ راست حکام سے بھی بات
کر سکتے ہیں اس لیئے ہو سکتا ہے کہ یہ ساری کارروائی اسٹارم حکومت

نے اپنے کسی مقصد کے لیئے کی ہو"...... عمران نے کہا۔

"یہی مقصد تو معلوم نہیں ہو رہا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"معلوم کرنے کی کوشش تو کی جا سکتی ہے"...... عمران نے کہا
اور رسیور اٹھا کر اس نے انکوائری کے نمبر ڈائل کیئے اور پھر اس نے
انکوائری سے اسٹارم کا رابطہ نمبر اور اس کے دارالحکومت گینا کا رابطہ
نمبر معلوم کیا اور پھر کریڈل دبا کر دوبارہ ٹون آنے پر اس نے دونوں
رابطہ نمبر ڈائل کر کے انکوائری کے نمبر ڈائل کر دیئے کیونکہ نہ صرف
ایکریمیا، یورپ بلکہ اب پوری دنیا میں انکوائری کا ایک ہی نمبر
مخصوص ہو چکا تھا اس لیئے عمران کو انکوائری کا نمبر معلوم کرنے کی
ضرورت نہ تھی۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی
دی۔

"ریڈ کاک کلب کا نمبر دیں"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف
سے نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے ایک بار پھر کریڈل دبایا اور پھر ٹون
آنے پر اس نے ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ریڈ کاک کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز
سنائی دی۔ لہجہ بے حد مودبانہ تھا۔

"کیا اب بھی یہ کلب شارمین کا ہے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ یس سر۔ مگر آپ کون صاحب بول رہے ہیں"۔ دوسری
طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔

"میں پاکیشیا سے بول رہا ہوں علی عمران۔ شارمین سے بات کراؤ"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اسے یہ سن کر بے حد اطمینان ہوا ہو کہ ریڈ کاک کلب کا مالک اب بھی شارمین ہے۔ بلیک زیرو خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

"ہیلو۔ شارمین بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری آواز سنائی دی لیکن بولنے والے کا لہجہ سن کر ہی معلوم ہو جاتا تھا کہ بولنے والا ادھیڑ عمر ہے۔

"کیا میرا نام تمہاری پرسنل سیکرٹری نے تمہیں بتایا ہے یا نہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اس نے بتایا ہے کہ پاکیشیا سے کوئی علی عمران صاحب بات کرنا چاہتے ہیں لیکن میں تو ایسے کسی صاحب کو نہیں جانتا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ شارودمین سے رجوع کرنا پڑے گا تاکہ وہ شارمین کو بتا سکے کہ پاکیشیا کا علی عمران کون ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"شارودمین۔ کیا مطلب۔ تم کون ہو اور کیوں ایسی باتیں کر کے اپنا اور میرا وقت ضائع کر رہے ہو"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تم اپنے وقت کی قیمت بتا دو تاکہ میں دو چار سال تم سے خرید کر تم سے بات کر سکوں"...... عمران نے کہا۔

"سوری۔ میرے پاس اتنا وقت نہیں ہے کہ میں پاگلوں سے باتیں کرتا رہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"یہ کون صاحب ہیں جنہوں نے آپ کے حوالہ دینے کے باوجود آپ کو پہچاننے سے انکار کر دیا ہے۔ میرا خیال ہے کہ اسے آپ کے بارے میں یاد نہیں ہے"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ لیکن بہت برا ہوا ہے حالانکہ شارمین سے میرے بڑے گہرے تعلقات رہے ہیں۔ اس کی بیوی مارنیا جس کا یہ کلب ہے وہ بھی مجھے اچھی طرح جانتی ہے"...... عمران نے کہا اور ایک بار پھر اس نے ٹون آنے پر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ریڈ کاک کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی وہی نسوانی آواز سنائی دی۔

"میڈم شارمین مارینا کی رہائش گاہ کا نمبر بتا دیں"...... عمران نے لہجہ بدل کر کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر ایک بار پھر اس نے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"شارمین ہاؤس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں۔ لیڈی شارمین مارینا سے بات کرائیں"...... عمران نے کہا۔

"پاکیشیا سے ۔ اوہ اچھا۔ ہولڈ کریں۔ میں معلوم کرتا ہوں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ مارینا بول رہی ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ لہجے میں خاصا لوچ تھا۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"۔ عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ عمران صاحب آپ۔ اوہ۔ بڑے طویل عرصے بعد آپ نے کال کیا ہے۔ آپ کا تو نمبر بھی ہمیں معلوم نہیں ہے کہ ہم ہی آپ سے رابطہ کر سکتے"...... دوسری طرف سے انتہائی بے تکلفانہ لہجے میں کہا گیا۔

"شکر ہے آپ نے تو مجھے پہچان لیا جبکہ وہ آپ کے شوہر نامدار نے تو پہچاننے سے ہی انکار کر دیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"شارمین کے ساتھ ایک ٹریجڈی ہو چکی ہے عمران صاحب۔ ایک کار ایکسیڈنٹ میں اس کے سر پر چوٹ آئی اور اس کی یادداشت غائب ہو گئی۔ باوجود کوشش کے اس کی یادداشت پوری طرح بحال نہیں ہو سکی۔ البتہ اب اتنا فرق پڑا ہے کہ اگر اسے کوئی خاص واقعہ ساتھ منسلک کر کے بتایا جائے تو پھر اس کی یادداشت عود کر آتی ہے ورنہ نہیں"...... دوسری طرف سے مارینا نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ تو یہ بات ہے۔ تو کیا آپ اس کی میرے بارے میں یادداشت بحال کرا سکتی ہیں یا مجھے خود ہی کوشش کرنا پڑے گی"۔

عمران نے کہا۔

"میں اسے فون کرتی ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ اسے لاسٹ سٹارم والا وہ واقعہ یقیناً یاد آ جائے گا جب آپ کی وجہ سے ہم دونوں کی جانیں بچ گئی تھیں ورنہ ہم اس طوفان میں یقیناً ہلاک ہو جاتے"...... مارینا نے کہا۔

"اوکے۔ میں دس منٹ بعد اسے دوبارہ فون کروں گا"۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"بے چارے کی یادداشت ہی غائب ہو چکی ہے"...... عمران نے کہا۔

"آپ نے اس سے کیا بات کرنی ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ریڈ کاک کلب اسٹارم کے اعلیٰ حکام کی آماجگاہ ہے اور اس شارمین کے تعلقات اعلیٰ حکام سے انتہائی گہرے رہے ہیں اس لئے ہو سکتا ہے کہ اس کے ذریعے ہمیں اصل معاملے کا پتہ چل جائے"۔ عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر پندرہ بیس منٹ بعد عمران نے دوبارہ ریڈ کاک کلب سے رابطہ کیا تو اس بار اس کا رابطہ شارمین سے کرا دیا گیا۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ عمران تم۔ مجھے مارینا نے جب فون پر لاسٹ سٹارم والا واقعہ یاد دلایا تو مجھے سب کچھ یاد آ گیا اور پھر جب مارینا نے مجھے

بتایا کہ تم نے مجھے فون کیا تھا لیکن میں نے تمہیں پہچاننے سے انکار
کر دیا تو یقین کرو کہ مجھے بے حد شرمندگی محسوس ہوئی ہے۔ تم ہم
دونوں کے محسن ہو۔ عمران آئی ایم سوری۔ بس وہ میری یادداشت
گڑبڑ کر جاتی ہے کبھی کبھی"...... اس بار شارمین نے بڑے معذرت
بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ صرف تمہارے ساتھ ہی نہیں ہے۔ ہر خوبصورت عورت
کے شوہر کے ساتھ ایسا ہی ہوتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں"...... شارمین نے کہا۔

"خوبصورت خاتون اپنے حسن کے سلسلے میں بے حد حساس
ہوتی ہے اس لئے جیسے ہی اس کا شوہر نامدار کسی دوسری عورت کی
طرف دلچسپی کی نظریں ڈالتا ہے تو وہ خوبصورت خاتون اس کے سر پر
اتنے جوتے مارتی ہے کہ اس کی یادداشت گڑبڑ کر جاتی ہے اور ماریتا
بہرحال خوبصورت خاتون ہے"...... عمران نے وضاحت کرتے
ہوئے کہا تو شارمین بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"تم نے ٹھیک کہا ہے۔ ماریتا واقعی خوبصورت بھی ہے اور یہ
بھی برداشت نہیں کر سکتی کہ میں کسی اور کی طرف دلچسپی سے
دیکھوں۔ البتہ جوتیوں والی نوبت تو ابھی تک نہیں آئی"۔ شارمین
نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اس کے باوجود یادداشت گڑبڑ کر جاتی ہے تو جب جوتوں کی
نوبت آگئی تو پھر کیا ہوگا"...... عمران نے جواب دیا تو شارمین بے

اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"تمہاری یہی باتیں مجھے بے حد پسند ہیں۔ بہرحال تم بتاؤ کیسے یاد
کیا ہے اتنے عرصے بعد۔ کوئی خاص بات ہے"...... شارمین نے کہا۔

"گینا سے تعلق رکھنے والی ایک عورت جو کہ پاکیشیا نژاد ہے اور
جس کا نام فیروزہ ہے اور ایک مرد جس کا نام ڈیرل ہے انہوں نے
یہاں مجھ پر قاتلانہ حملہ کیا ہے۔ ڈیرل کے بارے میں صرف اتنا
معلوم ہوا ہے کہ وہ اسلحہ کے دھندے میں ملوث ہے اور گینا کا سب
سے بدنام کلب رینالڈ اس کا ٹھکانہ ہے اور رینالڈ کلب کا مالک رینالڈ
اس کا کزن ہے"...... عمران نے کہا۔

"ان دونوں نے کیا کیا ہے"...... شارمین نے سنجیدہ لہجے میں
کہا۔

"مجھ پر قاتلانہ حملہ کیا ہے۔ گو یہ دونوں مارے جا چکے ہیں لیکن
میں اس حملے کا مقصد معلوم کرنا چاہتا ہوں"...... عمران نے بھی
سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ڈکسن سے ایسی ہی احمقانہ پلاننگ کی توقع کی جا سکتی ہے"۔
شارمین نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"ڈکسن۔ وہ کون ہے"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"اسٹارم کی ایک سرکاری خفیہ ایجنسی ہے بلیک ٹائیگر۔ اس کا
نیا انچارج ہے۔ پہلے وہ اس ایجنسی میں فیلڈ ایجنٹ رہا ہے۔ ڈیرل
اس کی ایجنسی میں کام کرتا ہے۔ اس لڑکی کے بارے میں تو میں

نہیں جانتا۔ البتہ ڈیرل کے بارے میں مجھے علم ہے اور اس نے اگر لڑکی اور ڈیرل کو اگر تم پر حملہ کر کے تمہیں ختم کرنے کے لئے پاکیشیا بھیجا ہے تو اس سے زیادہ احمقانہ پلاننگ اور کیا ہو سکتی ہے"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"لیکن میرا تو نہ ہی اسٹارم سے کوئی جھگڑا ہے اور نہ اس ڈکسن یا بلیک ٹائیگر سے۔ پھر یہ اقدام کیوں کیا گیا"...... عمران نے کہا۔

"مجھے معلوم کرنا ہو گا۔ تم دو گھنٹے بعد دوبارہ مجھے فون کرنا"۔ شارمین نے کہا۔

"اب دوبارہ تو تمہاری یادداشت بحال نہیں کرانی پڑے گی"۔ عمران نے کہا۔

"ارے نہیں۔ اب ایسا نہیں ہو گا"...... دوسری طرف سے ہنستے ہوئے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے بھی رسیور رکھ دیا۔

"بلیک ٹائیگر۔ یہ تو بالکل ہی نیا نام ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"جا کر لائبریری میں چیک کرو۔ شاید اس بارے میں کوئی مواد موجود ہو"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو سر ہلاتا ہوا اٹھا اور تیز قدم اٹھاتا لائبریری کی طرف بڑھ گیا جبکہ عمران خاموش بیٹھا رہا۔ مسلسل سوچ رہا تھا کہ بلیک ٹائیگر یا ڈکسن کی اس کے خلاف کارروائی کا کیا مقصد ہو سکتا ہے لیکن کوئی بات اس کی سمجھ میں

رہی تھی۔ بس ان لوگوں کی یہ کوشش کہ عمران لیبارٹری کے چکر میں دریائے گانگا پہنچ جائے۔ یہ بات ہی عمران کے لئے حیران کن تھی۔ کچھ دیر بعد بلیک زیرو نے واپس آکر بتایا کہ بلیک ٹائیگر نامی کسی تنظیم کے بارے میں کوئی مواد لائبریری میں موجود نہیں ہے تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر دو گھنٹوں بعد عمران نے ایک بار پھر شارمین سے رابطہ قائم کیا۔

"عمران صاحب۔ میں نے معلومات حاصل کر لی ہیں۔ آپ کے خلاف تمام کارروائی بلیک ٹائیگر کے چیف ڈکسن نے کرائی ہے۔ ڈیرل اس کا آدمی ہے۔ اس کے علاوہ دو اور آدمی بھی ساتھ گئے تھے ڈریک اور جارج۔ انہیں اب واپس بلا لیا گیا ہے۔ فیروزہ کو شاید ان لوگوں نے ہائر کیا تھا اور اس ساری کارروائی کا اصل مقصد یہ تھا کہ آپ کو افریقہ جانے پر مجبور کر دیا جائے تاکہ وہاں کے قدیم باشندے آپ کو یقینی طور پر ہلاک کر سکیں"...... شارمین نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن بیٹھے بٹھائے بلیک ٹائیگر کو میرے خاتمے کی کیا سوجھی"۔ عمران نے کہا۔

"سوری عمران۔ چونکہ یہ میرے ملک کا سیکرٹ ہے اس لئے میں اس بارے میں کچھ نہیں بتا سکتا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اچھا ڈکسن کا فون نمبر تو بتا سکتے ہو یا وہ بھی سیکرٹ ہے"۔ عمران نے کہا۔

"ارے نہیں۔ بلیک ٹائیگر کا باقاعدہ آفس ہے۔ اسے چھپایا نہیں گیا اور ڈکسن باقاعدہ آفس میں بیٹھتا ہے اس لئے اس کا فون نمبر تو بتا دیتا ہوں لیکن مجھے یقین ہے کہ تم میرا نام سامنے نہیں آنے دو گے"..... شارمین نے کہا۔

"اگر تمہاری یادداشت پوری طرح کام کرنے لگ گئی ہے تو تمہیں معلوم ہو گا کہ ایسا میری سرشت میں ہی نہیں ہے"۔ عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ شکریہ"..... شارمین نے کہا اور پھر اس نے ڈکسن کا فون نمبر بتا دیا۔

"اوکے۔ تھینک یو۔ مارینا کو میرا سلام کہنا"..... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"اصل بات تو پھر بھی یہ شخص چھپا گیا ہے"..... بلیک زیرو نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ اسرائیل کا کوئی چکر ہے کیونکہ اسٹارم اور اسرائیل میں شروع سے ہی کافی گہرے تعلقات ہیں"..... عمران نے کہا۔

"لیکن اسٹارم تو پاکیشیا سے بہت دور ہے اور یورپ میں ہے۔ ایسی صورت میں پاکیشیا کی طرف سے انہیں کیا خطرہ ہو سکتا ہے"..... بلیک زیرو نے کہا۔

"وہ سرخ جلد والی ڈائری دینا۔ شاید اسٹارم میں کوئی اور آدمی

سامنے آجائے جو ملک کے خلاف سیکرٹ بھی آؤٹ کر سکے"۔ عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے میز کی دراز سے ایک ضخیم سی ڈائری نکالی اور عمران کی طرف بڑھا دی۔ عمران کافی دیر تک ڈائری کے صفحات پلٹتا رہا پھر ایک صفحے پر اس کی نظریں جم سی گئیں۔ اس نے ڈائری بند کر کے میز پر رکھی اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"سانی میوزک شاپ"..... رابطہ ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"میڈم فیونا سے بات کرائیں۔ میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں"..... عمران نے کہا۔

"پاکیشیا سے۔ اوہ۔ اتنی دور سے۔ ہولڈ کریں"..... دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"ہیلو۔ فیونا بول رہی ہوں عمران۔ آج کیسے تمہیں میرا نمبر یاد آ گیا"..... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے انتہائی بے تکلفانہ لہجے میں کہا گیا۔

"تمہیں معلوم تو ہے کہ میں غریب آدمی ہوں اور تمہیں فون کرنے پر اتنا خرچہ آتا ہے کہ مجھے چار سال لگ گئے فون کال کی رقم جوڑتے جوڑتے"..... عمران نے بڑے مسکین سے لہجے میں کہا تو دوسری طرف سے فیونا بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"کاش ایسا ہوتا کہ تم واقعی غریب ہوتے اور میں تمہارا کوئی کام

مفت کر کے تم پر احسان کر سکتی"...... فیونا نے کہا۔

"ارے۔ ارے۔ میں واقعی غریب ہوں۔ یقین کرو"۔ عمران نے کہا تو فیونا بے اختیار ہنس پڑی۔

"ٹھیک ہے۔ میں تمہیں غریب سمجھتے ہوئے تمہارے ساتھ رعایت کر دوں گی۔ بولو۔ کیا کام ہے"...... فیونا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ایک شرط ہے کہ تمہاری اپنے ملک سے محبت نہ جاگ پڑے گی"...... عمران نے کہا۔

"جہاں دولت کا مسئلہ ہو وہاں مجھے اپنے آپ سے بھی محبت نہیں رہتی۔ ملک سے کیا ہوتی ہے اور پھر تم جانتے ہو کہ میں اسارمی نہیں ہوں۔ کارمن ہوں اس لئے یہ میرا ملک ہی نہیں ہے"...... فیونا نے جواب دیا۔

"تو پھر غور سے سنو"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ اس نے ساری تفصیل اور شارمین کا نام لئے بغیر اس سے ہونے والی بات بھی فیونا کو بتا دی۔

"ٹھیک ہے۔ تم ایک گھنٹے بعد مجھے دوبارہ فون کرنا"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"یہ فیونا کیا یہودن ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"یہودن تو نہیں ہے لیکن دولت کی پجارن ہونے کے لحاظ سے

یہودی بھی اس سے پناہ مانگتے ہوں گے۔ یہ واقعی دولت کی خاطر اپنے آپ کو بھی بیچ دے"...... عمران نے کہا۔

"اس کے باوجود وہ آپ کا کام مفت کرنا چاہتی تھی"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"ابھی جب وہ رقم بتائے گی تو تمہیں اندازہ ہو جائے گا کہ مفت سے اس کا کیا مطلب تھا"...... عمران نے کہا۔

"کیا معلومات حتمی ہوں گی"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ اس معاملے میں اس کا ریکارڈ ہے کہ جو کام دوسرا کوئی نہیں کر سکتا وہ فیونا آسانی سے کر لیتی ہے اور معلومات بھی حتمی ہوتی ہیں۔ اصل میں اس کی عجیب فطرت ہے کہ گاہک سے ایک ایک پیسے کے لئے وہ لڑائی لڑتی ہے لیکن اپنے مخبروں کو دل کھول کر معاوضہ دیتی ہے اور پھر اس کی تنظیم اسارم میں آکٹوپس کی طرح پھیلی ہوئی ہے"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر ڈیڑھ گھنٹے بعد عمران نے دوبارہ رابطہ کیا۔

"میں نے معلومات حاصل کر لی ہیں۔ عین تمہارے مطلب کی معلومات"...... فیونا نے کہا۔

"اچھا۔ کیا معلومات ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پہلے سودا تو کر لو۔ پھر بات ہو گی"...... فیونا نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"ابھی تو تم مجھ پر احسان کرنا چاہتی تھی۔ اب کیا ہوا"۔ عمران

نے کہا۔

"تم غریب ہوتے تو شاید کر بھی دیتی لیکن اب نہیں۔ ان معلومات کے لئے تمہیں پانچ لاکھ ڈالر دینے ہوں گے"...... فیونا نے کہا تو سامنے بیٹھا ہوا بلیک زیرو بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ شاید اس کے ذہن میں یہ خیال تھا کہ فیونا اتنی بھاری رقم طلب کرے گی۔

"میں نے تمہیں پہلے ہی بتایا ہے کہ میں غریب آدمی ہوں۔ اس لئے میں زیادہ سے زیادہ دس ڈالر دے سکوں گا اور وہ بھی قسطوں میں۔ آدھا ڈالر فی سال کی قسط کیسی رہے گی"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو کے چہرے پر بے اختیار مسکراہٹ رینگنے لگی۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تم پاگل ہو گئے ہو۔ اس قدر اہم معلومات جن پر مجھے ایک ہزار ڈالر خرچ کرنے پڑے ہیں اور تم دس ڈالر کہہ رہے ہو اور وہ بھی قسطوں میں۔ تمہیں شرم نہیں آتی"...... فیونا نے چیخ چیخ کر کہنا شروع کیا۔

"آتی ہے۔ بہت آتی ہے۔ لیکن کیا کروں غربت کی وجہ سے بے چاری واپس بھاگ جاتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"سنو۔ مجھے تم ایک لاکھ ڈالر دے دو۔ جلدی بتاؤ ورنہ میں رسیور رکھ رہی ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"سنو۔ میرے پاس اتنی لمبی کال کی رقم نہیں ہے اس لئے آخری بات کر رہا ہوں۔ ایک ہزار ڈالر ملیں گے۔ بولو۔ ہاں یا ناں۔

جواب دو ورنہ میں رسیور رکھ رہا ہوں۔ پھر تم بیچ لینا یہ معلومات"...... عمران نے کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ ایک ہزار ڈالر تو میں نے خرچ کئے ہیں"...... فیونا نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ تم نے زیادہ سے زیادہ دس ڈالر خرچ کئے ہوں گے اس سے زیادہ تم خرچ کر ہی نہیں سکتی"...... عمران نے کہا۔

"تم بہت بڑے شیطان ہو۔ نانسنس۔ اگر تم واقعی اتنے غریب ہوتے تو پہلے بتا دیتے۔ بہرحال دو ایک ہزر ڈالر۔ اب کیا کروں خرچ جو کر بیٹھی ہوں"...... فیونا نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

"اپنا اکاؤنٹ نمبر بتا دو۔ پہنچ جائیں گے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو فیونا نے اکاؤنٹ نمبر اور بینک برانچ کی تفصیل بتا دی جو بلیک زیرو نے کاغذ پر لکھ لی۔

"اب معلومات بھی اوپن کر دو"...... عمران نے کہا۔

"سنو عمران۔ اسرائیل اور اسٹارم میں خفیہ معاہدہ ہوا ہے کہ بحیرہ روم میں اسٹارم کے تحت جزیرہ لزبن میں اسرائیل کے مخصوص میزائل جنہیں سیاگن میزائل کہا جاتا ہے کا خفیہ اڈا قائم کیا جائے تاکہ ان میزائلوں سے مسلم ممالک اور خصوصاً پاکیشیا کی ایٹمی تنصیبات کو نشانہ بنایا جا سکے۔ اسرائیل اس کے بدلے میں اسٹارم کو بہت بڑی رقم ادا کرے گا جس سے اسٹارم کی معیشت بہت بہتر ہو

جائے گی لیکن اسرائیل نے یہ شرط لگائی ہے کہ جب تک ان میزائلوں کی تنصیب مکمل ہو اسٹارم پاکیشیا سیکرٹ سروس اور خصوصاً تمہارا یعنی علی عمران کا خاتمہ کر دے ورنہ یہ معاہدہ کینسل کر دیا جائے گا اور اس کا ٹاسک حکومت اسٹارم نے بلیک ٹائیگر کو دیا ہے۔ بلیک ٹائیگر کے چیف ڈکسن نے اپنے آدمی پاکیشیا بھیجے اس طرح یہ ساری کارروائی عمل میں آئی۔ ڈکسن کی پلاننگ یہ ہے کہ تمہیں اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو یہودیوں کی لیبارٹری کے بارے میں اکسا کر افریقہ بھجوایا جائے جہاں قدیم قبائل تمہیں گھیر کر ختم کر دیں کیونکہ ڈکسن کو یقین ہے کہ کوئی تربیت یافتہ ایجنٹ تمہیں ختم نہیں کر سکتا۔ البتہ قبائل اپنے مخصوص جنگل میں تمہیں آسانی سے ختم کر سکتے ہیں لیکن اس کی یہ پلاننگ چیف سیکرٹری اور پرائم منسٹر نے نہ صرف مسترد کر دی بلکہ اسے بچگانہ اور مضحکہ خیز بھی کہا ہے لیکن ڈکسن نے پرائم منسٹر کو یقین دلا دیا ہے کہ اس پلاننگ پر کام مکمل ہو چکا ہے اور کامیابی کا تناسب نوے فیصد ہے۔ پرائم منسٹر نے اسے ایک ہفتے کا وقت دیا ہے۔ ایک ہفتے تک اگر اس کی پلاننگ کامیاب نہ ہوئی اور تم افریقہ نہ پہنچے تو پھر یہ ٹاسک اس سے لے کر کسی اور ایجنسی کو دے دیا جائے گا"...... فیونا نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس قدر تفصیل تمہیں مہیا کیسے ہو گئی اور اتنی جلدی۔ کیا تم جادوگر ہو"...... عمران نے حقیقی حیرت بھرے لہجے میں کہا تو

دوسری طرف سے فیونا بے اختیار ہنس پڑی۔

"تم فیونا کو کیا سمجھتے ہو۔ پرائم منسٹر اور چیف سیکرٹری دونوں کے پرسنل سیکرٹری میرے مخبر ہیں اور میں نے دونوں کو پانچ پانچ سو ڈالر دے کر یہ ساری معلومات حاصل کی ہیں"...... فیونا نے کہا۔

"اوکے۔ پھر تم پانچ ہزار ڈالر کی حق دار بن گئی ہو۔ اب تمہارے اکاؤنٹ میں پانچ ہزار ڈالر جمع کرا دیئے جائیں گے"۔ عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ وری گڈ۔ تم واقعی بہت امیر آدمی ہو"...... فیونا نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اب ایک اور کام کرو اور دس ہزار ڈالر لے لو"...... عمران نے کہا۔

"جلدی بتاؤ کیا کام ہے۔ جلدی بتاؤ"...... فیونا نے بے چین ہوتے ہوئے کہا۔

"اسرائیل اور اسٹارم کے درمیان ہونے والے خفیہ معاہدے کی نقل چاہئے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ یہ انتہائی ٹاپ سیکرٹ ہے اس کے لئے ایک لاکھ ڈالر تمہیں دینے پڑیں گے"...... فیونا نے کہا۔

"چلو میں کسی اور ذریعے سے حاصل کر لوں گا"...... عمران نے کہا۔

"ارے۔ارے۔ایک منٹ۔چلو بیس ہزار ڈالر دے دینا۔چلو اب تو خوش ہو"...... فیونا نے کہا۔

"اوکے۔چلو تم خوش رہو۔کب تک حاصل کر لو گی"۔عمران نے کہا۔

"کم از کم دو گھنٹے تک مل جائے گی"...... فیونا نے کہا۔

"اوکے۔میں دو گھنٹے بعد دوبارہ فون کروں گا"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے بلیک زیرو کو ہدایت کی کہ وہ مطلوبہ رقم فیونا کے اکاؤنٹ میں ٹرانسفر کرا دے۔

"عمران صاحب۔یہ بات میرے حلق سے نہیں اتر رہی کہ ابھی میزائل کی تنصیب ہوئی نہیں اور آپ کے خلاف کام شروع کر دیا گیا ہے اور وہ بھی اس انداز میں۔کیا اسرائیل احمق ہے کہ اسے اسٹارم کے ایجنٹ ہی یہ کام کرانے کے لئے ملے ہیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"اصل چکر اور ہے اس لئے میں نے معاہدے کی نقل مانگی ہے۔مجھے یقین ہے کہ یہ سب کچھ پیش بندی ہے اصل مقام لزبن نہیں ہو گا کوئی اور ہو گا اور وہاں یہ تنصیبات مکمل ہو چکی ہوں گی"۔عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ویسے عمران صاحب۔یہ آ بیل مجھے مار والا کام نہیں ہوا کہ ہمیں کسی بات کا علم ہی نہیں ہوا جبکہ یہ لوگ اس احمقانہ انداز میں کام کرنے لگے اور اب اگر اصل بات کا علم ہو جائے گا تو پھر نقصان بھی

تو انہیں ہی اٹھانا پڑے گا"...... کچھ دیر کی خاموشی کے بعد بلیک زیرو نے کہا۔

"ضرورت سے زیادہ احتیاط اور ضرورت سے زیادہ عقلمندی نقصان بھی پہنچا سکتی ہے۔ان کے ساتھ بھی یہی ہوا ہے۔انہوں نے اپنے طور پر احتیاط اور عقلمندی سے کام لیا ہے کہ اس سے پہلے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس وہاں پہنچے اسے بھٹکا کر دوسرے ٹریک پر چڑھا دیا جائے اور پھر اس کا خاتمہ کر دیا جائے اور اگر خاتمہ نہ بھی ہو سکے تب بھی وہ بھٹکتے ہی رہیں۔اب تم خود بتاؤ اگر فرض کیا کہ یہ میزائل لزبن میں ہی نصب کئے جاتے ہیں تو لزبن اور افریقہ کے اس علاقے کے درمیان کتنا فاصلہ ہے۔ہم وہاں لیبارٹری تلاش کرتے رہ جاتے اور ہمیں کبھی لزبن کا خیال تک ہی نہ آتا اور جہاں تک میرا خیال ہے اس بار معاملات بے حد نازک اور سیریس ہیں۔یقیناً یہ خوفناک میزائل کہیں نہ کہیں نصب ہو چکے ہیں اور ان کا ٹارگٹ پاکیشیا کے فوجی مراکز یا ایٹمی تنصیبات ہوں گی اور چونکہ یہ میزائل بہت فاصلے سے یہاں پہنچیں گے اس لئے کوئی ان کے منبع کا سراغ بھی نہ لگا سکے گا اور سب اس بات سے انکاری ہو جائیں گے کہ یہ میزائل انہوں نے فائر کئے ہیں اور ان کا مقصد بھی پورا ہو جائے گا اس لئے وہ یہ چاہتے ہیں کہ اگر ہم ختم نہ بھی ہو سکے تو کم از کم جس وقت تک میزائل فائر ہوں گے ہم پاکیشیا میں موجود نہ ہوں تاکہ ہم ان میزائل کے منبع کا سراغ نہ لگا سکیں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ پھر تو یہ انتہائی خوفناک سازش ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کا پاکیشیا پر بے حد کرم ہے کہ کسی نہ کسی انداز میں ان سازشوں سے آگاہی کے اسباب پیدا کر دیتا ہے"۔ عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے سے زیادہ وقت گزر گیا تو عمران نے دوبارہ فیونا سے رابطہ قائم کیا۔

"کیا ہوا فیونا۔ کیا اس معاہدے کی کاپی مل گئی ہے"...... عمران نے رابطہ قائم ہوتے ہی کہا۔

"نہیں۔ یہ معاہدہ تو اس قدر ٹاپ سیکرٹ رکھا گیا ہے کہ یہ معاہدہ پرائم منسٹر کی ذاتی تحویل میں رکھا گیا ہے"...... فیونا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے ایسے معاہدے تو ایسے ہی ٹاپ سیکرٹ رکھے جاتے ہیں اور فیونا ایسے ہی ٹاپ سیکرٹ حاصل کرنے میں پوری دنیا میں مشہور ہے"...... عمران نے کہا تو سامنے بیٹھا ہوا بلیک زیرو بے اختیار مسکرا دیا۔

"اس تعریف کا شکریہ۔ لیکن سوری عمران۔ میں نے اپنی طرف سے ہر طرح کی کوشش کر لی ہے لیکن اس کی کاپی حاصل نہیں ہو سکی"...... فیونا نے جواب دیا۔

"کیا اسے پڑھا جا سکتا ہے۔ میرا مطلب ہے کہ تمہارا کوئی آدمی

جس کی یادداشت تیز ہو۔ وہ اسے پڑھ لے اور پھر ضروری کوائف بتا سکے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ ایسا تو ہو سکتا ہے لیکن ایسے معاہدے تو بہت طویل ہوتے ہیں۔ کئی کئی صفحات پر مشتمل ہوتے ہیں۔ ایک آدمی کیسے سب کچھ یاد رکھ سکتا ہے"...... فیونا نے کہا۔

"مجھے صرف اس مقام کے بارے میں معلوم کرانا ہے جس کے لئے یہ معاہدہ ہوا ہے۔ باقی معاہدے یا اس کی شقوں سے مجھے کوئی دلچسپی نہیں ہے"...... عمران نے کہا۔

"وہ تو میں تمہیں پہلے ہی بتا چکی ہوں کہ وہ مقام لز بن ہے۔ جزیرہ لز بن"...... فیونا نے کہا۔

"یہ مقام بتایا جا رہا ہے۔ اس معاہدے کو تو پڑھ کر تم نے نہیں بتایا اور مجھے یقین ہے کہ اس معاہدے میں لز بن کی جگہ کوئی اور مقام درج ہو گا اور تم اگر اس معاہدے میں درج مقام کے بارے میں بتا دو تو پورے معاہدے کی تفصیلات کا معاوضہ تمہیں مل جائے گا"...... عمران نے کہا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ پھر ایک گھنٹہ مزید انتظار کرنا پڑے گا تمہیں"...... فیونا نے کہا۔

"تمہارے لئے تو میں آخری سانس تک انتظار کر سکتا ہوں"۔ عمران نے ٹھیٹھ عاشقانہ لہجے میں کہا تو دوسری طرف سے فیونا بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

" بس ۔ بس ۔ زیادہ مت پھیلو۔ تمہارا کام بغیر مجھ پر عاشقی کا اظہار کئے بھی ہو جائے گا۔ ویسے مجھے چونکہ معلوم ہے کہ تم کس فطرت اور قماش کے آدمی ہو اس لئے مجھ پر تو تمہارے اس فقرے کا کوئی اثر نہیں ہو سکتا۔ البتہ اگر میری جگہ کوئی دوسری عورت ہوتی تو تمہارے اس لہجے، اس انداز اور اس فقرے کو سننے کے بعد پوری نہیں تو آدھی پاگل ضرور ہو چکی ہوتی"...... فیونا نے ہنستے ہوئے کہا۔

" جو پہلے ہی ہو اسے مزید کیا بنایا جا سکتا ہے۔ بہرحال میں ایک گھنٹے بعد دوبارہ فون کروں گا لیکن خیال رکھنا یہ مقام درست طور پر پڑھا جائے۔ یہ انتہائی اہم مسئلہ ہے"...... عمران نے کہا۔

" بے فکر رہو۔ فیونا اپنی ذمہ داری سمجھتی ہے لیکن یہ تم نے کیا کہا ہے۔ کیا میں پہلے سے پوری پاگل ہوں۔ منہ دھو رکھو۔ فیونا ایسی نہیں ہے"...... فیونا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" کس صابن سے منہ دھوؤں۔ یہ بھی بتا دو"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے فیونا کافی دیر تک ہنستی رہی اور پھر رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

" یہ فیونا غیر شادی شدہ ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

" آٹھ شوہر مار چکی ہے۔ تم اسے غیر شادی شدہ کہہ رہے ہو"۔ عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

" اس کے باوجود آپ نواں بننے کے خواہش مند ہیں"...... بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

" چونکہ نو کے بعد اعداد کی گنتی ختم ہو جاتی ہے اس لئے نو آخری ہی ثابت ہو سکتا ہے"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو ایک بار پھر ہنس پڑا۔ پھر ڈیڑھ دو گھنٹے بعد عمران نے دوبارہ فیونا سے رابطہ قائم کیا۔

" کیا ہوا فیونا۔ کچھ کامیابی ہوئی یا نہیں"...... اس بار عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" ہاں۔ کامیابی تو ہوئی ہے عمران۔ لیکن وہاں مقام درج ہی نہیں ہے"...... فیونا نے کہا۔

" مقام درج نہیں ہے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے"...... عمران نے چونک کر کہا۔

" جس آدمی نے اس معاہدے کو پڑھا ہے اسے میں نے خاص طور پر تاکید کی تھی کہ اس نے اس پورے معاہدے میں صرف اس مقام کو پڑھنا ہے اور خوب غور سے تاکہ کوئی غلطی نہ ہو جائے۔ اس نے مجھے بتایا ہے کہ اس نے معاہدہ تو پڑھا ہے لیکن وہ مقام والی جگہ پر جو کچھ موجود ہے وہ سرے سے کوئی لفظ یا مقام کا نام نہیں بلکہ وہاں تصویر چسپاں ہے"...... فیونا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تصویر چسپاں ہے۔ کس کی تصویر"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

" ایک سیاہ رنگ کی بلی کی جس کی دونوں آنکھیں گہری سرخ ہیں۔ اس آدمی نے مجھے بتایا ہے کہ یوں لگتا ہے کہ جیسے وہاں باقاعدہ

اسٹیکر کاٹ کر چسپاں کیا گیا ہے"...... فیونا نے کہا۔

" اوہ۔ اوہ۔ اس اسٹیکر کے نیچے وہ مقام درج ہو گا۔ اس مقام کو چھپانے کے لئے اوپر اسٹیکر لگایا گیا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

" میرے ذہن میں بھی یہ خیال آیا تھا اور اس آدمی کے ذہن میں بھی۔ اس نے کاغذ کی الٹی طرف سے چیک کیا ہے۔ اسٹیکر کے نیچے سرے سے کوئی لفظ یا اس کا داغ تک نہیں ہے۔ باقی سارا معاملہ ٹائپ کیا گیا ہے"...... فیونا نے جواب دیا۔

" حیرت ہے۔ یہ نیا کام کیا گیا ہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ہاں۔ لیکن اس میں میرا تو کوئی قصور نہیں ہے"...... فیونا نے کہا۔

" تم فکر مت کرو۔ تمہاری رقم تمہیں مل جائے گی۔ گڈ بائی"۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

" یہ سرخ آنکھوں والی سیاہ بلی۔ کیا مطلب ہو سکتا ہے عمران صاحب"...... بلیک زیرو نے کہا۔

" یہ کوڈ ہے۔ یہ اس مقام کا نام ہو سکتا ہے یا اس سے بنایا جا سکتا ہے۔ اسرائیلی واقعی بے حد ذہین لوگ ہیں۔ انہوں نے مقام چھپانے کے لئے واقعی نیا طریقہ استعمال کیا ہے۔ میں لائبریری جا کر چیک کرتا ہوں"...... عمران نے کہا اور اٹھ کر تیز تیز قدم اٹھاتا لائبریری کی طرف بڑھ گیا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد وہ واپس آیا تو اس

کے چہرے پر اطمینان اور مسرت کے تاثرات نمایاں تھے۔

" آپ کا چہرہ بتا رہا ہے کہ آپ کسی خاص نتیجے تک پہنچ گئے ہیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

" ہاں۔ بڑی مغز ماری کے بعد صورت حال واضح ہوئی ہے۔ اسٹارم بذات خود تو چاروں طرف سے زمین میں گھرا ہوا ہے اس لئے ساتھ تو کوئی سمندر نہیں لگتا لیکن اسٹارم نے اپنے علاقے کے بعد بحیرہ روم میں بہت سے جزیروں پر قبضہ کر لیا تھا جن میں بہت سے اب بھی اس کے تحت ہیں۔ گو یہ جزیرے ویسے تو آزاد ہیں وہاں مقامی حکومتیں ہیں لیکن ان کی مرکزی طاقت اسٹارم ہی ہے۔ اصل کنٹرول اس کا ہی ہے۔ اس سے پہلے لزبن کا نام سامنے آیا تھا۔ لزبن بھی بحیرہ روم میں ایک چھوٹا سا جزیرہ ہے جس پر اسٹارم کا قبضہ ابھی تک موجود ہے لیکن یہ سیاہ بلی اور سرخ آنکھوں نے مجھے چکرا دیا تھا اس لئے میں نے پہلے تو تمام ایسے جزیروں کی لسٹ تیار کی جن پر اسٹارم نے اپنے عروج کے بعد قبضہ کیا تھا اور پھر ان تمام جزیروں میں سے وہ لسٹ تیار کی جن پر اب تک اسٹارم کا قبضہ ہے۔ یہ چار جزیرے ہیں جن میں بڑا جزیرہ لزبن ہی ہے۔ باقی تین چھوٹے جزیرے ہیں"...... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

" لیکن عمران صاحب لزبن تو سپین کی مشہور بندرگاہ بھی ہے اور یہ بندرگاہ بھی تو بحیرہ روم میں ہی ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

" ہاں۔ بندرگاہ کے ساتھ ساتھ اس جزیرے کا نام بھی لزبن ہے۔

اسے عام طور پر لزبن آئرلینڈ کہا جاتا ہے جبکہ بندرگاہ کو لزبن پور کہا جاتا ہے"...... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ان چاروں کے قدیم ناموں کو میں نے چیک کرنا شروع کیا پھر ایک کتاب سے آخرکار یہ جواب مل گیا کہ بحیرہ روم میں ایک چھوٹا جزیرہ ہے جس کا نام پارٹن ہے۔ وہاں قدیم دور میں ایک پارٹن نامی قبیلہ رہتا تھا اور یہ قبیلہ بلیوں کی پوجا کرتا تھا اور سیاہ رنگ اور سرخ آنکھوں والی بلی ان کی دیوی کہلاتی تھی۔ پھر یہ قبیلہ امتداد زمانہ کے ساتھ ہی معدوم ہو گیا۔ اس جزیرے پر اب اسرائیل کا قبضہ ہے۔ یہ جزیرہ بہت چھوٹا سا ہے اس لئے وہاں صرف اسرائیلی نیوی کا ایک خصوصی سیکشن موجود ہے اور کچھ بھی نہیں ہے" عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تو اسی وجہ سے آپ کا خیال ہے کہ اصل میزائل اس پارٹن پر نصب ہو رہے ہیں یا ہونے والے ہیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ میں نے ایک اور نقطہ نظر سے بھی چیکنگ کی ہے۔ پارٹن اور پاکیشیا کے درمیان فاصلہ اور پاکیشیا اور پارٹن کی سمت کو بھی چیک کیا ہے اور تم یہ سن کر حیران رہ جاؤ گے کہ میزائلوں کی زد میں نہ صرف پاکیشیا بلکہ دیگر بڑے بڑے اسلامی ممالک بھی آتے ہیں۔ ایک لحاظ سے اس جزیرے سے پاکیشیا جیسے اہم ترین مسلم ممالک کو نشانہ بنایا جا سکتا ہے"...... عمران نے

کہا۔

"کیا یہ کام لزبن سے نہیں ہو سکتا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"نہیں۔ کیونکہ لزبن سے پاکیشیا کو براہ راست نشانہ نہیں بنایا جا سکتا۔ بہرحال یہ سب میرا آئیڈیا ہے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ سارے اندازے ہی غلط ہوں"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر اب آپ کا کیا پروگرام ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہمیں بہرحال چیکنگ تو کرنا ہی ہو گی۔ اس معاہدے پر مقام کی جگہ بلی کی تصویر کا اسٹیکر چسپاں کرنا ہی بتا رہا ہے کہ معاملہ بے حد سیریس ہے ورنہ یہ اگر عام سا معاہدہ ہوتا تو کبھی بھی ایسا کام نہ کیا جاتا"...... عمران نے جواب دیا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

سیاہ رنگ کی کار اسرائیل کے دارالحکومت کی ایک سڑک پر تیزی
سے دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ کار پر اسرائیلی حکومت کا
سرکاری جھنڈا لہرا رہا تھا۔ ڈرائیور فوجی یونیفارم میں تھا جبکہ عقبی
سیٹ پر ایک ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے جسم پر نیلے رنگ کا
سوٹ تھا۔ یہ کار ایئرپورٹ سے روانہ ہو کر پرائم منسٹر سیکرٹریٹ جا
رہی تھی۔ پھر تھوڑی دیر بعد وہ پرائم منسٹر سیکرٹریٹ میں داخل ہوئی
اور ایک خاص دروازے کے سامنے جا کر رک گئی۔ وہاں موجود ایک
آدمی نے آگے بڑھ کر کار کا عقبی دروازہ کھولا تو وہ ادھیڑ عمر آدمی باہر آ
گیا۔

" تشریف لائیے جناب۔ پرائم منسٹر صاحب آپ کے منتظر
ہیں"...... اس آدمی نے جھک کر انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا تو وہ
آدمی سر ہلاتا ہوا آگے بڑھا اور اس دروازے میں داخل ہو کر ایک

راہداری سے گزرتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ راہداری کا اختتام ایک اور
دروازے پر ہو رہا تھا۔ پھر یہ آدمی جیسے ہی اس دروازے کے سامنے
پہنچا دروازہ خودبخود کھل گیا اور یہ آدمی اندر داخل ہو گیا۔ یہ ایک
خاصا بڑا کمرہ تھا جسے سٹنگ روم کے انداز میں سجایا گیا تھا اور وہاں
ایک صوفے پر اسرائیل کے نو منتخب پرائم منسٹر بیٹھے ہوئے تھے۔
انہیں پرائم منسٹر کا حلف اٹھائے ابھی صرف چند ماہ ہی گزرے تھے۔
وہ ادھیڑ عمر تھے اور ان کے چہرے سے سختی کے ساتھ ساتھ مکاری اور
عیاری کے تاثرات بھی نمایاں نظر آ رہے تھے۔

"آؤ برٹن۔ میں تمہارا ہی منتظر تھا"...... پرائم منسٹر نے اس آدمی
کے اندر داخل ہوتے ہی کہا لیکن وہ اپنی جگہ بیٹھے رہے اور نہ ہی وہ
اٹھے اور نہ ہی انہوں نے مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھایا تھا۔

" برٹن حاضر ہے جناب"...... اس آدمی نے سر جھکاتے ہوئے
قدرے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پھر پرائم منسٹر کے سامنے صوفے پر وہ
بیٹھ گیا لیکن اس کا انداز مؤدبانہ تھا۔

" برٹن تم ایکریمیا کی بلیک ایجنسی کے سربراہ ہو۔ کیا تمہاری
ایجنسی میں کوئی ایسا ایجنٹ نہیں ہے جو پاکیشیا سیکرٹ سروس اور
عمران سے ٹکرا سکے"...... پرائم منسٹر نے کہا تو برٹن بے اختیار
چونک پڑا۔

" جناب۔ سینکڑوں ہوں گے"...... برٹن نے جواب دیا۔

" سینکڑوں نہیں بلکہ مجھے ایک چاہئے جو تمہارے نقطہ نظر سے

سب سے زیادہ تیزی سے اس عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا
خاتمہ کر سکے"...... پرائم منسٹر نے کہا۔

"جناب۔ پھر میں سواکن کی سفارش کروں گا۔ وہ ایسا ایجنٹ ہے جس کا مقابلہ نہ عمران کر سکتا ہے اور نہ ہی پاکیشیا سیکرٹ سروس۔ وہ بجلی سے زیادہ تیز رفتار اور سانپ سے زیادہ زہریلا ہے"...... برٹن نے جواب دیا۔

"کیا وہ پہلے کبھی ان لوگوں سے ٹکرا چکا ہے"...... پرائم منسٹر نے پوچھا۔

"نو سر۔ ابھی تک اس کی نوبت ہی نہیں آئی"...... برٹن نے جواب دیا۔

"کیا یہ سواکن یہودی ہے یا"...... پرائم منسٹر نے کہا۔

"کٹر یہودی ہے جناب۔ اس کے والدین کارمن سے ایکریمیا شفٹ ہوئے تھے"...... برٹن نے جواب دیا۔

"تم بھی یہودی ہو اور یہ سواکن بھی یہودی ہے اور یہ ملک اسرائیل جو پوری دنیا کے یہودیوں کا مقدس وطن ہے، کی خدمت کرنا ہر یہودی کا فرض ہے چاہے اس کا تعلق کسی بھی ملک سے ہو" پرائم منسٹر نے کہا۔

"جناب۔ آپ حکم دیں۔ ہم اپنی جانیں بھی لڑا دیں گے"۔ برٹن نے جواب دیا۔

"میں تمہیں تفصیل بتاتا ہوں۔ چونکہ تم انتہائی ذمہ دار ایجنسی

کے چیف ہو اس لئے مجھے یقین ہے کہ بات محفوظ رہے گی"۔ پرائم منسٹر نے کہا۔

"جناب میرا سینہ رازوں کا مدفن ہے"۔ برٹن نے جواب دیا۔

"اسرائیل کا دشمن نمبر ایک پاکیشیا ہے اور اسرائیل کی ہمیشہ یہ خواہش رہی ہے کہ پاکیشیا کو صفحہ ہستی سے مٹا دے لیکن بجائے یہ خواہش پوری ہونے کے پاکیشیا روز بروز طاقتور ہوتا چلا جا رہا ہے اور اس حد تک پہنچ چکا ہے کہ اب وہ ایٹمی طاقت بن گیا ہے اور اس نے ایسے میزائل کے تجربات کئے ہیں کہ جو ان ایٹمی بموں کو کور کر کے پاکیشیا سے اسرائیل کو بھی ٹارگٹ بنا سکتے ہیں اس لئے پاکیشیا کی یہ ایٹمی تنصیبات پوری دنیا کے لئے عموماً اور اسرائیل کے لئے خصوصاً انتہائی خطرناک ہیں۔ اسرائیل اور یہودیوں نے اب تک ان ایٹمی تنصیبات کو تباہ کرنے کی بلا مبالغہ سینکڑوں کوششیں کی ہوں گی لیکن آج تک ناکامی کا ہی سامنا کرنا پڑا رہا ہے جبکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اسرائیل میں داخل ہو کر اسرائیل کی کئی ایجنسیوں کو شکست دے کر اسرائیل کو اس قدر نقصان پہنچا چکی ہے کہ اس کا احاطہ نہیں کیا جا سکتا۔ میں اب پرائم منسٹر منتخب ہوا ہوں اور میں نے پرائم منسٹر کا چارج سنبھالتے ہی اپنے آپ سے عہد لیا ہے کہ میں اپنے عہد میں پاکیشیا کو تباہ و برباد کر کے چھوڑوں گا۔ اسرائیل کے صدر میری اس رائے کے خلاف ہیں۔ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس سے بے حد خوفزدہ ہیں لیکن میں خوفزدہ نہیں ہوں۔ چنانچہ میں نے خفیہ طور پر

پوری دنیا میں پھیلے ہوئے میزائلوں کے ماہر یہودی سائنس دانوں کی خفیہ میٹنگ کال کی اور ان کے سامنے یہ ٹاسک رکھا کہ پاکیشیا کی ایٹمی تنصیبات کو تباہ کیسے کیا جا سکتا ہے۔ طویل بحث مباحثے کے بعد یہ طے ہوا کہ اس کام کے لئے سپاگن میزائل سب سے بہتر رہیں گے۔ پاکیشیا کی ایٹمی تنصیبات کے گرد ایسے حفاظتی انتظامات کئے گئے ہیں کہ کوئی میزائل ان ایٹمی تنصیبات تک نہیں پہنچ سکتا اور اینٹی میزائل سسٹم ہر ٹائپ کے میزائلوں کا فضا میں ہی یقینی طور پر خاتمہ کر دیتا ہے لیکن یہ بات طے ہے کہ سپاگن میزائل عام اینٹی میزائل سسٹم سے تباہ نہیں ہو سکتا۔ سپاگن میزائل انتہائی جدید ترین ایجاد ہے اور ابھی ایکریمیا کو بھی اس کے بارے میں علم نہیں ہے۔ یہ میزائل چار حصوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ اس کا ہر حصہ علیحدہ علیحدہ کمپیوٹر گائیڈڈ میزائل پر مبنی ہوتا ہے اور یہ کمپیوٹر اس کے اندر موجود ہوتے ہیں۔ اس کے اندر ٹارگٹ کو فیڈ کر دیا جاتا ہے۔ اس کے بعد اگر کسی بھی طرح اس میزائل کو تباہ کیا جائے تو اس کا ہر حصہ علیحدہ میزائل کی صورت میں اپنے ٹارگٹ پر پہنچ جاتا ہے۔ ایک حصہ، دو حصے، تین حصے زیادہ سے زیادہ تباہ ہو سکتے ہیں لیکن بہرحال چوتھا حصہ میزائل کی صورت میں اپنے ٹارگٹ پر ضرور فائر ہو گا اس لئے اس کا انتخاب کیا گیا ہے۔ اب مسئلہ یہ تھا کہ اسرائیل میں اگر اسے نصب کیا جاتا ہے تو یہاں کوئی نہ کوئی فلسطینی مخبر تنظیم لامحالہ اس کے بارے میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اطلاع دے دیتی اس

لئے یہ فیصلہ کیا گیا کہ اس کی تنصیب اسرائیل سے ہٹ کر کسی اور ملک میں کی جائے۔ لیکن اب تک کا تجربہ یہی ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو کسی نہ کسی پراسرار طریقے سے اس بارے میں اطلاعات مل ہی جاتی ہیں۔ بہرحال اس کے لئے اسٹارم حکومت سے ایک خفیہ معاہدہ کیا گیا اور ان سپاگن میزائلوں کی تنصیب کے لئے ماہرین نے بحیرہ روم میں ایک چھوٹا سا جزیرہ منتخب کیا جسے پارٹن کہا جاتا ہے۔ پارٹن پر اسٹارم نیوی کا ایک سیکشن تھا۔ اسے وہاں سے خاموشی سے ہٹا دیا گیا اور اسرائیلی ایجنٹوں کو اسٹارم نیوی کی صورت میں وہاں رکھا گیا اور اس جزیرے کو مشکوک نہ ہونے دینے کے لئے سمندر سے گزرنے والی لانچوں، اسٹیمرز اور جہازوں کو قطعاً نہ چھیڑا گیا اور معاہدے کو خفیہ رکھنے کے لئے تمام انتظامات کے ساتھ ساتھ معاہدے پر جہاں پارٹن جزیرے کا نام لکھا جانا تھا وہاں قدیم دور میں اس جزیرے پر موجود ایک قبیلے کی دیوی کے نشان کا اسٹیکر لگا دیا گیا۔ اس اسٹیکر پر سیاہ رنگ کی بلی ہے جس کی آنکھیں گہری سرخ ہیں تاکہ کوئی اگر تمام انتظامات کے باوجود اس معاہدے تک پہنچ بھی جائے تب بھی اسے اصل مقام کا علم نہ ہو سکے۔ اس کے علاوہ عام طور پر یہ بتایا گیا ہے کہ یہ مقام لزبن آئرلینڈ ہے اور لزبن آئرلینڈ پر ایسے فرضی انتظامات بھی شروع کر دیئے گئے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہاں میزائل نصب کئے جائیں گے جبکہ اصل کام پارٹن میں تیزی سے شروع کر دیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اسٹارم کی

ایک ایجنسی بلیک ٹائیگر کے ذمے یہ ٹاسک لگایا گیا کہ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اور عمران کو فرضی کام میں الجھا دے۔ بہرحال اب موجودہ صورت حال یہ ہے کہ ان میزائلوں کی تنصیب مکمل ہونے اور انہیں فائر کرنے میں صرف ایک ہفتہ باقی رہ گیا ہے۔ وہاں دن رات کام ہو رہا ہے۔ ایک ہفتے بعد یہ میزائل فائر ہو جائیں گے اور ہمارا مشن مکمل ہو جائے گا"...... پرائم منسٹر نے مسلسل بولتے ہوئے کہا جبکہ برٹن خاموش بیٹھا سنتا رہا۔

"اب مجھے اطلاع ملی ہے کہ اس عمران نے اسٹارم کے ایک کلب کی مالکہ فیونا کے ذریعے جو مخبری کا نیٹ ورک چلاتی ہے اس معاہدے اور اس میں موجود مقام کے بارے میں معلومات حاصل کی ہیں اور اس فیونا نے اسے بتایا ہے کہ اس معاہدے پر مقام کی جگہ ایک اسٹیکر لگایا گیا ہے جس پر بلی کا نشان موجود ہے۔ یہ اطلاع اسٹارم حکومت کے چیف سیکرٹری نے دی ہے کیونکہ فیونا نے اسے فوری اطلاع دے دی۔ فیونا کے تعلقات چونکہ اعلیٰ حکام سے ہیں اور فیونا محب وطن ہے اس لئے اس نے خود چیف سیکرٹری کو اطلاع دے دی۔ گو اس نے جو کچھ بتایا ہے اس سے اس کا کوئی قصور سامنے نہیں آیا لیکن مجھے معلوم ہے کہ وہ جھوٹ بول رہی ہے۔ بہرحال یہ مسئلہ اسٹارم حکومت کا ہے، اسرائیل کا نہیں ہے۔ یہ اطلاع ملنے کے بعد میں پریشان ہو گیا کیونکہ میں نے اس پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں جو فائلیں پڑھی ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ لوگ حد

درجہ تیز اور ذہین ہیں اور انتہائی پراسرار انداز میں خفیہ رازوں کو تلاش کر لیتے ہیں اس لئے مجھے خطرہ محسوس ہوا کہ کہیں یہ لوگ کسی بھی طرح پارٹن کا سراغ نہ لگا لیں اور ان میزائلوں کو تباہ نہ کر دیں۔ اس لئے سوچ سوچ کر آخرکار میں نے حکومت ایکریمیا سے بات کی اور تمہیں یہاں کال کیا ہے"...... پرائم منسٹر نے کہا۔

"جناب۔ اول تو انہیں اس مقام کا علم نہ ہو سکے گا اور فرض کیا اگر ہو بھی گیا اور انہوں نے ان میزائلوں کو تباہ بھی کر دیا تو کیا ہوا۔ وہاں دوسرے میزائل نصب کئے جا سکتے ہیں۔ یہ سیکرٹ سروس وہاں مستقل طور پر تو نہیں رہے گی اور پھر یہ میزائل پارٹن کے علاوہ کسی اور مناسب جگہ پر نصب کئے جا سکتے ہیں"...... برٹن نے کہا۔

"عام حالات میں تمہاری یہ بات درست ہے لیکن اصل مسئلہ یہ ہے کہ اگر انہیں سپاگن میزائلوں کے بارے میں معلومات مل گئیں تو پھر لازماً وہ اس کا بھی مؤثر اینٹی نظام وہاں نصب کر دیں گے اور پھر یہ میزائل بھی ناکام ہو جائیں گے اس لئے ہم انہیں اس اینٹی نظام کی تیاری سے پہلے ہی فائر کر کے پاکیشیا کی ایٹمی تنصیبات تباہ کر دینا چاہتے ہیں اور جیسے ہی یہ ایٹمی تنصیبات تباہ ہوئیں پاکیشیا کا ہمسایہ ملک کافرستان جو کہ خود بھی ایٹمی ملک ہے اس پر آسانی سے قبضہ کر لے گا۔ اس طرح اسرائیل کے اس دشمن نمبر ایک کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ ہو جائے گا"...... پرائم منسٹر نے کہا۔

"میں سمجھ گیا جناب۔ میرے لئے آپ حکم فرمائیں"...... برٹن

نے کہا۔

" میں صرف اتنا چاہتا ہوں کہ ایک ہفتے تک پارٹن جزیرہ محفوظ ہو جائے اور اگر اس ہفتے کے اندر پاکیشیا سیکرٹ سروس اور عمران وہاں پہنچے تو ان کا یقینی طور پر خاتمہ ہو جائے"...... پرائم منسٹر نے کہا۔

" حکم کی تعمیل ہو گی جناب"...... برٹن نے کہا۔

" تم مجھے بتاؤ کہ تم کس طرح یہ سب کچھ کرو گے تاکہ میری تسلی ہو جائے۔ میں اس سلسلے میں بے حد پریشان ہوں"...... پرائم منسٹر نے کہا۔

" آپ مطمئن رہیں جناب۔ میں عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں بہت کچھ جانتا ہوں۔ مجھے معلوم ہے کہ یہ انتہائی تیز رفتاری سے کام کرتے ہیں اور جب تک اپنا مشن مکمل نہ کر لیں یہ کسی صورت بھی پیچھے نہیں ہٹتے لیکن اس بار وہ اپنا مشن مکمل نہ کر سکیں گے۔ پارٹن اور لزبن دونوں جزیرے میں نے دیکھے ہوئے ہیں اور مجھے معلوم ہے کہ پارٹن اور لزبن دونوں جزیروں پر پہنچنے کے لئے انہیں بہرحال پہلے قریبی شہر ہابرٹ پہنچنا ہو گا۔ ہابرٹ سے ہی وہ کوئی لانچ، اسٹیمر یا ہیلی کاپٹر حاصل کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ نہیں کیونکہ باقی ہر طرف بڑے شہر موجود ہیں اور پھر ان کے درمیان ایکریمین نیوی کے مخصوص اڈے ہیں اس لئے یہ لوگ صرف ہابرٹ سے کارروائی کر سکتے ہیں اس لئے میں پارٹن میں بلیک ایجنٹ کیلی

کو اس کے سیکشن سمیت بھجوا دوں گا اور ہابرٹ میں سواکن اپنے سیکشن سمیت موجود ہو گا۔ اول تو یہ لوگ ہابرٹ میں سواکن کے ہاتھوں کسی صورت نہیں بچ سکیں گے اور فرض کیا اگر بچ بھی گئے تو پارٹن میں کیلی انہیں سنبھال لے گا۔ جہاں تک لزبن کا تعلق ہے تو وہاں بھی ایک سیکشن پہنچا دیا جائے گا"...... برٹن نے کہا۔

" جس طرح بھی کرو انہیں بہرحال ایک ہفتے تک روکے رکھو۔ جہاں بھی روک سکو اگر یہ ہلاک نہ ہو سکیں"...... پرائم منسٹر نے کہا۔

" آپ بے فکر رہیں جناب۔ آپ کو کامیابی کی خبر ہی ملے گی"۔ برٹن نے کہا۔

" اوکے۔ آپ نے میری پریشانی دور کر دی ہے۔ گڈ شو۔ آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو اس مشن کے اختتام پر اس قدر انعامات دیئے جائیں گے کہ جس کا آپ تصور بھی نہیں کر سکتے"...... پرائم منسٹر نے اٹھتے ہوئے کہا تو برٹن بھی اٹھ کھڑا ہوا۔

" تھینک یو سر"...... برٹن نے کہا۔

" مجھے ساتھ ساتھ رپورٹ دیتے رہنا۔ سپیشل فون پر"...... پرائم منسٹر نے کہا۔

" یس سر"...... برٹن نے کہا اور پھر وہ سلام کر کے مڑا اور دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

گریٹ لینڈ کے ایک ہوٹل کے کمرے میں اس وقت عمران،
جولیا، تنویر، صفدر اور کیپٹن شکیل موجود تھے۔ وہ پاکیشیا سے باقاعدہ
گریٹ لینڈ کے باشندوں کے میک اپ اور گریٹ لینڈ کے کاغذات
کے ساتھ گریٹ لینڈ پہنچے تھے اور یہاں ایئرپورٹ پر اترتے ہی وہ
سیدھے اس کمرے میں آکر بیٹھ گئے تھے۔

"عمران صاحب۔ ویسے یہ عجیب بات نہیں ہے کہ ہم گریٹ لینڈ
کے باشندے ہیں لیکن اپنے گھروں کو جانے کی بجائے ہوٹل میں رہ
رہے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"ہمارے گھر دارالحکومت سے دور بھی تو ہو سکتے ہیں اور پھر ہم
یہاں بزنس کے لئے بھی تو آسکتے ہیں۔ کیا مقامی افراد ہوٹلوں میں
نہیں رہتے"...... عمران نے کہا۔

"اگر ہمارا مشن گریٹ لینڈ میں ہو تو پھر تو ہماری یہاں چیکنگ

بھی ہو رہی ہو گی"...... صفدر نے کہا۔

"نہیں۔ ہمارے مشن کا کوئی تعلق گریٹ لینڈ سے نہیں ہے۔
ہم تو یہاں اس لئے آئے ہیں کہ آگے بڑھیں گے دم لے کر"۔ عمران
نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آگے کہاں۔ کیا بحر منجمد شمالی میں"...... جولیا نے منہ بناتے
ہوئے کہا تو صفدر کے ساتھ ساتھ عمران بھی ہنس پڑا۔

"ویسے مجھے وہاں رہنے والا پرندہ پینگوئن بے حد پسند ہے۔ خاص
طور پر اس لئے کہ نر پینگوئن مادہ پینگوئن کے رعب تلے آتا ہی
نہیں"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"عمران صاحب۔ کیا اس مشن کا تعلق اس واقعہ سے ہے جس
میں صدیقی پر قاتلانہ حملہ کیا گیا تھا"...... کیپٹن شکیل نے کہا تو سب
بے اختیار چونک پڑے۔

"ہاں۔ وہی سلسلہ ہے۔ ویسے صدیقی شہید حسن ہوتا ہوتا رہ گیا
ہے۔ مجھے اس سے ہمدردی ہے"...... عمران نے کہا۔

"وہ تمہاری طرح نہیں ہے کہ جہاں کوئی لڑکی نظر آئی تمہاری
آنکھوں میں مخصوص چمک ابھر آتی ہے"...... جولیا نے منہ بناتے
ہوئے کہا۔

"صفدر۔ دیکھو میری آنکھوں میں کوئی مخصوص چمک نظر آ رہی
ہے تمہیں"...... عمران نے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"آپ کی آنکھیں ویسے تو چمکدار ہیں لیکن مخصوص چمک بہرحال

نہیں ہے"...... صفدر نے جواب دیا۔

"تو پھر جولیا کی بات غلط ہے ورنہ جولیا کو دیکھنے کے بعد تو مخصوص چمک اس سارے کمرے کو ہی جلا کر راکھ کر دیتی"۔ عمرا نے کہا تو صفدر کے ساتھ ساتھ اس بار جولیا بھی ہنس پڑی۔ اس کے چہرے پر عمران کی بات سن کر بے اختیار شفق سی پھوٹ پڑی تھی۔

"عمران صاحب۔ آپ اگر بتا دیں کہ مشن کی کیا تفصیل ہے آخر اس میں حرج ہی کیا ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"مجھے معلوم ہے کہ تمہیں خصوصی طور پر کیوں الجھن محسوس ہو رہی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا کوئی خاص بات ہے"...... جولیا نے چونک کر پوچھا۔

"ہاں۔ کیپٹن شکیل کو اس لئے الجھن محسوس ہو رہی ہے کہ میں نے یہاں آنے سے پہلے کیپٹن شکیل سے نیوی کے زیر استعمال لیزر آلات کے بارے میں ڈسکس کی تھی جن کی مدد سے کسی چھوٹے جزیرے کو دور سے تباہ کیا جا سکے۔ گو کیپٹن شکیل نے وہاں بھی مجھ سے پوچھنے کی بہت کوشش کی تھی کہ میں کس جزیرے کو اڑانا چاہتا ہوں لیکن میں نے اسے صرف اتنا بتایا تھا کہ میں اس لئے پوچھ رہا ہوں کہ ان آلات سے تحفظ کرنے والے آلات کو ساتھ لے جاؤں اس لئے اب اسے الجھن ہو رہی ہے کہ ہمارا مشن کس جزیرے کو

کرنا ہے یا اس کا تحفظ کرنا ہے اور گریٹ لینڈ بہرحال جزیرہ ہی ہے۔ گو کافی بڑا جزیرہ ہے لیکن ہے تو جزیرہ"...... عمران نے کہا۔

"تو تم اب تفصیل نہیں بتاؤ گے"...... جولیا نے یکلخت غصیلے لہجے میں کہا۔

"کیسی تفصیل"...... عمران نے کہا۔

"آؤ تنویر۔ چلو میرے ساتھ۔ ہم یہاں کی سیر کریں گے۔ یہ بیٹھا رہے یہاں کمرے میں بند ہو کر"...... جولیا نے ایک جھٹکے سے اٹھتے ہوئے کہا تو تنویر اس طرح اچھل کر کھڑا ہو گیا جیسے اسے یہ موقع قسمت سے مل رہا ہو اور وہ اسے کسی صورت بھی ضائع نہ کرنا چاہتا ہو۔

"ہم بھی چلیں گے آپ کے ساتھ"...... صفدر نے کہا۔

"تمہاری مرضی"...... جولیا نے کہا اور دروازے کی طرف مڑ گئی۔

"کیوں عمران صاحب۔ آپ کی اجازت ہے"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم میرے ماتحت تو نہیں ہو کہ اجازت طلب کرو۔ جولیا تمہاری ڈپٹی چیف ہے جیسے وہ کہتی ہے ویسے کرو"...... عمران نے کہا تو صفدر بھی مسکراتا ہوا اٹھا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"تمہارا کیا پروگرام ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کیپٹن شکیل سے کہا۔

" میں یہاں رہوں گا۔ مجھے ایسی سیر و تفریح سے کوئی دلچسپی نہیں "۔ کیپٹن شکیل نے سپاٹ جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تو پھر ایسا کرو کہ جا کر کسی بک سٹال سے ایسا نقشہ لے آؤ جس میں بحیرہ روم میں موجود جزیروں کے بارے میں تفصیلات درج ہوں "...... عمران نے کہا تو کیپٹن شکیل اٹھ کھڑا ہوا اور سر ہلاتا ہوا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ عمران نے فون کے نیچے موجود بٹن پریس کر کے فون کو ڈائریکٹ کیا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" رسل انٹرنیشنل "...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ لہجہ اور زبان گریٹ لینڈ کی ہی تھی۔

" علی عمران بول رہا ہوں۔ پیٹرک سے بات کراؤ "...... عمران نے کہا۔

" ہولڈ کریں "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہیلو پیٹرک بول رہا ہوں "...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" علی عمران بول رہا ہوں۔ فون محفوظ ہے یا نہیں "...... عمران نے کہا۔

" اوہ۔ ایک منٹ "...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

" ہاں۔ اب بات کریں۔ اب فون محفوظ ہے "...... چند لمحوں بعد دوبارہ وہی آواز سنائی دی۔

" اسرائیل سے آر ڈی نے کوئی رپورٹ بھیجی ہے "...... عمران نے کہا۔

" جی ہاں۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے رپورٹ ملی ہے کہ ایکریمیا کی بلیک ایجنسی کا چیف برٹن خصوصی چارٹرڈ طیارے پر ایکریمیا سے اسرائیل پہنچا اور پھر ایئرپورٹ سے پرائم منسٹر ہاؤس کی سرکاری گاڑی نے اسے پک کیا اور وہ سیدھا پرائم منسٹر سے ملا اور وہاں ایک گھنٹہ تک اس کی پرائم منسٹر کے خصوصی آفس میں بات چیت ہوتی رہی۔ پھر وہ وہاں سے سیدھا ایئرپورٹ پہنچا اور وہاں سے ایکریمیا چلا گیا "...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

" کیا بات چیت ہوئی۔ اس کی تفصیل "...... عمران نے کہا۔

" نہیں۔ بات چیت کے بارے میں کوئی رپورٹ نہیں ہے "۔ پیٹرک نے جواب دیا۔

" اوکے۔ شکریہ "...... عمران نے کہا اور پھر کریڈل دبا دیا۔ ٹون آنے پر اس نے انکوائری سے گریٹ لینڈ سے ایکریمیا اور پھر ولنگٹن کے رابطہ نمبر معلوم کر کے وہ نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ اس کے بعد اس نے انکوائری کا جنرل نمبر پریس کر دیا۔

" یس۔ انکوائری پلیز "...... اس بار لہجہ ایکریمین تھا۔

" فرین ہاؤس کا نمبر دیں "...... عمران نے کہا تو چند لمحوں کی خاموشی کے بعد نمبر بتا دیا گیا تو عمران نے کریڈل دبا دیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"فرین ہاؤس"..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"پاکیشیا سے پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں۔ فرین سے بات کراؤ"..... عمران نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ ہولڈ کریں"..... دوسری طرف سے چونکتے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"ہیلو۔ فرین بول رہی ہوں"..... چند لمحوں بعد ایک دوسری نسوانی آواز سنائی دی۔ لہجہ مترنم اور لوچدار تھا جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ فرین نوجوان لڑکی ہے۔

"پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں فرین"..... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ مجھے بتا دیا گیا ہے۔ کیا بلیک ایجنسی کے بارے میں معلومات چاہئیں تمہیں"..... فرین نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ مجھے تمہارے فرینڈ برٹن کے بارے میں معلوم کرنا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ کیا مطلب۔ تم نے یہ بات کیسے کر دی"۔ دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"تم مجھے یہی کہنا چاہتی تھی کہ اب تم بلیک ایجنسی کے بارے میں کچھ نہیں بتاؤ گی اور ظاہر ہے تم نے وجہ پوچھنے کے باوجود بتانی تھی لیکن مجھے وجہ پہلے سے معلوم ہے کہ تمہارے اور برٹن

تعلقات دن بدن گہرے ہوتے جا رہے ہیں جس کا علم تمہارے شوہر کو نہیں ہے کیونکہ وہ غریب تم پر اندھا اعتماد کرتا ہے اور اپنے شوٹنگ کلب میں مست رہتا ہے اور تمہیں یہ بھی معلوم ہے کہ اگر انتھونی کو اس بات کا اشارہ بھی کر دیا جائے تو پھر تمہارے جسم کے ایک ہزار اور برٹن کے جسم کے ایک لاکھ ٹکڑے ہو جائیں گے۔ وہ ایسا ہی آدمی ہے اور یہ بھی تمہیں معلوم ہے کہ وہ میری بات کو اس طرح تسلیم کر لے گا جیسے میری بات اس کے ایمان کا حصہ ہو"۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تم۔ تم مجھے بلیک میل کرنا چاہتے ہو"..... فرین نے رک رک کر اور انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"بلیک میل نہیں۔ وائٹ میل۔ البتہ یہ فیصلہ تم نے کرنا ہے کہ تم کیا چاہتی ہو"..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم کیا چاہتے ہو۔ مجھے بتاؤ۔ میں تمہارا کام کر دوں گی لیکن پلیز فار گاڈ سیک انتھونی کو کچھ نہ بتانا۔ مجھے حیرت ہے کہ یہاں انتھونی کو تو کیا کسی کو بھی اس بات کا علم نہیں ہے اور تم پاکیشیا میں بیٹھے بیٹھے اس بات کے بارے میں جانتے ہو۔ تم واقعی کوئی مافوق الفطرت چیز ہو"..... فرین نے اس بار خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

"میں تو یہ بھی جانتا ہوں فرین کہ تم اور برٹن، انتھونی کے خوف کی وجہ سے کہاں ملاقاتیں کرتے ہو اور یہ بھی بتا دوں کہ برٹن بلیک ایجنسی کا چیف ضرور ہے لیکن وہ انتھونی کے خلاف کچھ نہیں کر سکتا۔

اسے معلوم ہے کہ انتھونی کا ایک اشارہ اسے اس عہدے سے ہٹا
سکتا ہے۔ انتھونی کے والد کا اثر و رسوخ آج بھی ایکریمیا میں ویسا ہی
ہے جیسا اس کی جوانی میں تھا"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں
کہا۔

"مجھے سب معلوم ہے ورنہ اب تک انتھونی ایک ہزار بار ہلاک
ہو چکا ہوتا۔ بہرحال چھوڑو۔ تم بتاؤ کہ تم کیا چاہتے ہو"...... فریں
نے جواب دیا۔

"تمہارا فرینڈ برٹن چارٹرڈ طیارے پر اسرائیل گیا تھا اور وہاں وہ
کئی گھنٹوں تک پرائم منسٹر سے مذاکرات کرتا رہا اور پھر چارٹرڈ
طیارے پر ہی واپس آ گیا۔ تمہیں بہرحال اس نے ضرور بتایا ہو گا
کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ تم ان معاملات میں بہت دلچسپی لیتی ہو"۔
عمران نے کہا۔

"پہلے تم وعدہ کرو کہ انتھونی کو کوئی بات نہیں بتاؤ گے۔ پھر میں
تمہیں تفصیل بتا دوں گی اور اب تمہاری بات سن کر مجھے احساس ہو
رہا ہے کہ تم نے کیوں مجھے دھمکیاں دی ہیں حالانکہ پہلے تم نے کبھی
یہ انداز نہ اپنایا تھا"...... فریں نے جواب دیا۔

"وعدہ رہا"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر سنو۔ مجھے صرف اتنا معلوم ہے کہ پاکیشیا کے کسی سلسلے
میں یہ میٹنگ ہوئی تھی اور اسرائیل کے پرائم منسٹر نے ایکریمیا
بلیک ایجنسی کی خدمات خصوصی طور پر حاصل کی ہیں۔ اسی سلسلے

میں وہ وہاں گیا تھا۔ اس سے زیادہ تفصیل کا مجھے علم نہیں ہے اور نہ
ہی برٹن بتائے گا"...... فریں نے جواب دیا۔

"برٹن اس وقت کہاں ہو گا"...... عمران نے پوچھا۔

"ظاہر ہے اس وقت وہ اپنے آفس میں ہی ہو گا اور کہاں ہو
گا"...... فریں نے جواب دیا۔

"اس کے آفس کا فون نمبر کیا ہے اور کیا تم وہاں آفس میں فون
کرتی رہتی ہو اسے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ جب بھی ہمیں ملنا ہوتا ہے تو میں اسے فون کرتی ہوں
اور پھر ہم ملاقات طے کر لیتے ہیں"...... فریں نے جواب دیتے ہوئے
کہا۔

"تو پھر فون نمبر بتاؤ"...... عمران نے کہا تو فریں نے فون نمبر بتا
دیا۔

"تم ابھی اسے فون کرو اور اس سے مزید تفصیل معلوم کرو"۔
عمران نے کہا۔

"سوری عمران۔ میں اسے زیادہ فون نہیں کرتی۔ اس طرح
معاملات اوپن بھی ہو سکتے ہیں۔ البتہ میں نے تمہیں اس کا فون نمبر
بتا دیا ہے تم چاہو تو اپنے طور پر اس سے بات کر لو۔ مجھے معلوم ہے
کہ تم انتہائی عیار آدمی ہو اور ضرور کوئی نہ کوئی چکر چلا لو گے لیکن
پلیز میرا نام سامنے نہ آئے"...... فریں نے کہا۔

"کیا تم اپنے نام سے ہی بات کرتی ہو یا کوئی کوڈ طے کر رکھے

ہیں"...... عمران نے کہا۔
"نہیں۔ یہ اس کا خصوصی فون ہے اس لئے اس پر بات چیت کسی طرح بھی اوپن نہیں ہو سکتی"...... فرین نے کہا۔
"ابھی تو تم خود کہہ رہی تھی کہ زیادہ تعداد میں فون کرنے سے معاملات اوپن ہو سکتے ہیں اور اب خود کہہ رہی ہو کہ معاملات اوپن نہیں ہو سکتے"...... عمران کا لہجہ یکلخت بدل گیا۔
"میرا مطلب میرے اپنے فون سے تھا۔ انتھونی بے حد شکی مزاج آدمی ہے اور تم جانتے ہو کہ تمام ملازم اس کے خصوصی مخبر ہیں اس لئے مجھے محتاط رہنا پڑتا ہے"...... فرین نے کہا۔
"او کے۔ ٹھیک ہے۔ شکریہ"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور کیپٹن شکیل اندر داخل ہوا۔
"آپ چونکہ فون کرنے میں مصروف تھے اس لئے میں دروازے پر ہی رکا رہا تا کہ آپ ڈسٹرب نہ ہوں"...... کیپٹن شکیل نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے رول شدہ نقشے کو عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔
"ارے۔ میں کوئی رومانی گفتگو تو نہیں کر رہا تھا کہ ڈسٹرب ہوتا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"بہرحال بات چیت کسی خاتون سے ہو رہی تھی"...... کیپٹن شکیل نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔
"ہاں۔ آج زندگی میں پہلی بار مجھے ایک خاتون کو باقاعدہ بلیک

میل کرنا پڑا۔ پھر جا کر معلومات ملی ہیں"...... عمران نے کہا تو کیپٹن شکیل بے اختیار چونک پڑا۔
"کیسی معلومات"...... کیپٹن شکیل نے چونک کر پوچھا۔
"یہی کہ اسرائیل نے ہمارے خلاف ایکریمیا کی بلیک ایجنسی کی خدمات حاصل کی ہیں اور اس سلسلے میں بلیک ایجنسی کا چیف برٹن خصوصی طور پر چارٹرڈ طیارے سے اسرائیل گیا اور وہاں اسرائیلی پرائم منسٹر سے تفصیلی مذاکرات ہوتے رہے"...... عمران نے کہا۔
"آپ کو کیسے یہاں بیٹھے بیٹھے علم ہو گیا"...... کیپٹن شکیل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"میں نے یہاں آنے سے پہلے یہاں کے ایک خصوصی معاملات فروخت کرنے والی ایجنسی کے چیف کو کہہ دیا تھا کہ وہ اسرائیل سے یہ معلوم کر کے مجھے بتائے کہ وہاں ان دنوں کوئی خاص بات ہوئی ہے تو اس نے مجھے فون پر بتایا ہے کہ خاص بات یہ ہوئی ہے کہ بلیک ایجنسی کا چیف برٹن وہاں پہنچا ہے اور مذاکرات کر کے واپس گیا ہے۔ چونکہ مجھے گزشتہ دنوں ایک اطلاع ملی تھی کہ ولنگٹن کی ایک معلومات فروخت کرنے والی نیٹ ورک کی مالکہ فرین کے ذاتی تعلقات برٹن سے گہرے ہوتے چلے جا رہے ہیں جبکہ میں اسے اور اس کے شوہر انتھونی سے بھی بہت اچھی طرح واقف ہوں اس لئے میں نے اسے فون کیا اور پھر مجھے اسے ان تعلقات کی دھمکی دے کر باقاعدہ بلیک میل کر کے معلومات حاصل کرنا پڑیں۔ اس نے

صرف یہ بتایا کہ ان مذاکرات کا موضوع پاکیشیا تھا۔ اس سے زیادہ
وہ کچھ نہیں بتا سکی اور نہ بتا سکتی تھی کیونکہ میں برٹن کی عادت کو
جانتا ہوں۔ وہ اپنے آپ سے بھی معاملات کو خفیہ رکھنے کا عادی ہے۔
بہرحال یہ دو اہم باتیں سامنے آگئی ہیں"...... عمران نے کہا۔
"لیکن عمران صاحب۔ اصل مشن ہے کیا۔ یہ تو بتائیں جس کے
لئے اسرائیل بلیک ایجنسی کو مقابل لا رہا ہے"...... کیپٹن شکیل
نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔
"اوہ۔ میں سمجھا تھا کہ تمہیں معلوم ہو گا۔ بہرحال چونکہ تم نے
باقی ساتھیوں کا ساتھ دینے کی بجائے میرا ساتھ دیا ہے اس لئے تمہیں
بتا دیتا ہوں کہ اصل مشن کیا ہے"...... عمران نے کہا اور پھر اس
نے مختصر طور پر سب کچھ بتا دیا۔
"عمران صاحب۔ یہ تو انتہائی خطرناک معاملہ ہے۔ اس کا
مطلب ہے کہ ہمارا ٹارگٹ طے شدہ نہیں ہے۔ پارٹن اور لزبن دو
علیحدہ علیحدہ جزیرے ہیں اور ہو سکتا ہے کہ ہمارے پاس وقت کم
ہو"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔
"دیکھو ایک کوشش اور کر دیکھتا ہوں۔ شاید بات بن جائے"۔
عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون پیس کے نیچے لگے
ہوئے بٹن کو پریس کر کے فون کو ڈائریکٹ کیا اور پھر تیزی سے نمبر
پریس کرنے شروع کر دیئے۔
"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک بھاری سی آواز سنائی دی

اور عمران یہ آواز سنتے ہی سمجھ گیا تھا کہ دوسری طرف سے بولنے والا
برٹن ہے۔ وہ چونکہ برٹن کو اس وقت سے جانتا تھا جب وہ بلیک
ایجنسی میں فیلڈ ایجنٹ تھا اس لئے وہ اس کی آواز اور لہجے کو بہت
اچھی طرح جانتا تھا۔
"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"۔
عمران نے اپنی اصل آواز اور لہجے میں کہا تو سامنے بیٹھا ہوا کیپٹن
شکیل بے اختیار چونک پڑا۔
"اوہ۔ اوہ۔ تم۔ کہاں سے بول رہے ہو اور تمہیں یہ میرا
خصوصی نمبر کہاں سے مل گیا"...... دوسری طرف سے چونک کر اور
انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔
"تم مجھے اچھی طرح جانتے ہو برٹن۔ یہ ٹھیک ہے کہ تم ایکریمیا
کی سب سے ٹاپ سیکرٹ ایجنسی کے چیف بن گئے ہو لیکن اس سے
ظاہر ہے تمہاری یادداشت تو ختم نہ ہو گئی ہو گی۔ ایسی باتیں از خود
مجھے معلوم ہو جاتی ہیں اور مجھے تو یہ بھی معلوم ہے کہ تم خصوصی
طور پر چارٹرڈ طیارے کے ذریعے اسرائیل گئے اور وہاں اسرائیل کے
پرائم منسٹر سے تمہارے طویل مذاکرات ہوتے رہے ہیں"۔ عمران
نے کہا۔
"تمہاری اطلاع درست ہے لیکن اس بات کو اس قدر طنزیہ انداز
میں کہنے کی کیا ضرورت ہے۔ ایسی ملاقاتیں تو ہوتی ہی رہتی ہیں۔ تم
یہ بتاؤ کہ تم نے فون کیوں کیا ہے"...... برٹن نے جواب دیتے

ہوئے کہا۔

" اس لئے کہ مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ تم نے وہاں کیا باتیں کی ہیں اور کیا منصوبہ بندی کی گئی ہے اور میں نے تمہیں اس لئے فون کیا ہے کہ تمہیں یہ بتا سکوں کہ اب بھی وقت ہے کہ تم اپنی ایجنسی سمیت پیچھے ہٹ جاؤ ورنہ کل مجھے کوئی شکایت نہ کرنا۔ پاکیشیا کی تباہی اتنی آسان نہیں ہے جتنی تم نے اور اسرائیل کے پرائم منسٹر نے سمجھ لی ہے"...... عمران نے انداز سے بات کو آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔

" اگر اس کے جواب میں یہی بات میں تم سے کہوں تو تمہارا رد عمل ہو گا کہ تم بلیک ایجنسی کے مقابل مت آؤ ورنہ تمہاری موت یقینی ہو جائے گی"...... برٹن نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

" اگر اسرائیل ایکریمیا کی تباہی کے لئے کام کر رہا ہوتا تو کیا پیچھے ہٹ جاتے"...... عمران نے کہا۔

" ہونہہ۔ ٹھیک ہے اگر تمہیں معلوم ہو گیا ہے تو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ بلیک ایجنسی تمہیں روکنے اور ختم کرنے کی طاقت رکھتی ہے اور اس بار ایسا ہی ہو گا اور یہ بھی سن لو کہ میں اپنے طور پر نہیں کر رہا۔ اسرائیل کے پرائم منسٹر نے ایکریمیا کے اعلیٰ حکام سے اس سلسلے میں خصوصی درخواست کی اور مجھے اعلیٰ حکام کی طرف سے احکامات دیئے گئے ہیں تو پھر میں میدان میں ہوں"...... برٹن نے کہا۔

" اس کا مطلب ہے کہ تم اپنے بہترین ایجنٹوں کو مروانے پر تل گئے ہو"...... عمران نے کہا۔

" مجھے معلوم ہے کہ تم انتہائی عیار، شاطر اور تیز ایجنٹ ہو لیکن یہ بتا دوں کہ سواکن تم سے بھی دو ہاتھ آگے ہے اور ہابرٹ میں وہ تمہارا شدت سے منتظر ہے اور مجھے یقین ہے کہ تم دوسرا سانس بھی نہ لے سکو گے"...... دوسری طرف سے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا گیا۔

" ہابرٹ گئے بغیر بھی تو مشن مکمل ہو سکتا ہے"...... عمران نے جان بوجھ کر اندھیرے میں تیر پھینکتے ہوئے کہا۔

" ارے ابھی سے ڈر گئے ہو۔ ابھی تو تم نے صرف اس کا نام ہی سنا ہے۔ ویسے تو تم ہابرٹ گئے بغیر کسی صورت بھی پارٹن نہیں پہنچ سکتے اور اگر فرض کیا کہ تم کسی طرح پہنچ بھی جاؤ گے تو وہاں کیلی موجود ہے۔ وہ سواکن سے بھی زیادہ تیز اور فعال ہے۔ وہ تو تمہیں دوسرا کیا پہلا سانس بھی نہ لینے دے گا"...... عمران کی توقع کے عین مطابق برٹن نے سب بات خود ہی اوپن کر دی تھی۔

" تم کب تک وہاں پہرہ دیتے رہو گے۔ ہمیں کوئی جلدی نہیں ہے"...... عمران نے کہا تو برٹن بے اختیار ہنس پڑا۔

" تم ایک ہفتہ رک جاؤ۔ پھر تم اپنی ایٹمی تنصیبات پر ماتم کرتے نظر آؤ گے لیکن بہرحال تمہاری زندگی بچ جائے گی"...... برٹن نے طنزیہ انداز میں ہنستے ہوئے کہا۔

"ارے۔ ارے۔ ایک ہفتہ تو پلک جھپکنے میں گزر جائے گا۔ اگر میری زندگی بچ سکتی ہے تو اس سے زیادہ بہتر بات اور کیا ہو سکتی ہے۔ ایک ہفتے بعد ہی۔ اوکے پھر کسی اچھے موضوع پر بات ہو گی۔ گڈ بائی"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"یہ برٹن تو بالکل احمق آدمی ہے عمران صاحب۔ اسے کس نے بلیک ایجنسی کا چیف بنا دیا ہے"...... کیپٹن شکیل نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ انتہائی خطرناک حد تک ذہین آدمی ہے لیکن اس میں بس ایک کمزوری ہے اور وہ ہے غرور اور احساس برتری اور میں نے اسی کمزوری کو مدنظر رکھ کر ساری باتیں کی ہیں اور نتیجہ تم نے دیکھ لیا کہ ساری صورت حال کھل کر سامنے آ گئی کہ اسرائیل پارٹن جزیرے میں ایسی تنصیبات مکمل کرا رہا ہے جس سے پاکیشیا کی ایٹمی تنصیبات کو تباہ کیا جا سکتا ہے اور باقی صرف ایک ہفتے کا کام رہ گیا ہے اور ہابرٹ میں سواکن اور پارٹن میں بلیک ایجنسی کا کیلی موجود ہے"...... عمران نے کہا۔

"آپ کی بات درست ہے لیکن عمران صاحب اگر ہم ہابرٹ میں اس سواکن سے الجھیں گے تو ایک ہفتہ تو ویسے ہی گزر جائے گا"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہاں۔ سواکن واقعی تیز ایجنٹ ہے اور اس نے لامحالہ ہابرٹ جیسے چھوٹے سے شہر میں ہمارے خلاف قدم قدم پر موت کے جال

بچھا دیئے ہوں گے اور اب برٹن نے بھی اسے مزید ہوشیار کر دیا ہو گا اس لئے ہمیں ہابرٹ کی بجائے براہ راست پارٹن پہنچنا ہو گا۔ ایک ہفتہ بہت کم مدت ہے۔ ہم اس کا رسک نہیں لے سکتے۔ تم یہ نقشہ لے آئے ہو۔ اسے دیکھ لیتے ہیں"...... عمران نے کہا تو کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران نے سامنے پڑا ہوا رول شدہ نقشہ کھولا اور اسے میز پر بچھا کر وہ اس پر جھک گیا۔ اس نے جیب سے بال پوائنٹ نکال کر اس پر نشانات لگانے شروع کر دیئے۔ کیپٹن شکیل خاموش بیٹھا یہ سب کچھ ہوتا دیکھ رہا تھا۔

"یہ ہے پارٹن جزیرہ۔ یہ لزبن اور یہ ہابرٹ ہے۔ واقعی بظاہر ہابرٹ گئے بغیر ہم پارٹن نہیں پہنچ سکتے۔ سوائے ہیلی کاپٹر کے اور مجھے یقین ہے کہ ہیلی کاپٹر کے سلسلے میں انہوں نے وہاں خصوصی انتظامات کر رکھے ہوں گے کہ ہیلی کاپٹر کو فضا میں ہی تباہ کر دیا جائے"...... عمران نے کرسی کی پشت سے سر ٹکاتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ آبدوز اگر دستیاب ہو جائے تو ہم خاموشی سے پارٹن پہنچ سکتے ہیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"نہیں۔ آبدوز ہمیں نہیں مل سکتی۔ پاکیشیا سے آبدوز یہاں پہنچ ہی نہیں سکتی اور اسٹارم حکومت کی آبدوز اگر حاصل کرنے کی کوشش کی جائے تو ایک ہفتہ گزر جائے گا"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر عمران صاحب دوسری صورت یہی ہے کہ ہم غوطہ خوری کے انداز میں وہاں پہنچیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"کہاں سے۔ ہابرٹ سے ہی جا سکتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"لز بن سے بھی جا سکتے ہیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اور اگر لز بن میں بھی برٹن نے کوئی خصوصی سیٹ اپ کر رکھا ہو تو پھر، کیونکہ بہرحال یہ جزیرہ بھی اسٹارم حکومت کے تحت ہی ہے"...... عمران نے کہا۔

"اگر ہم اسٹارم حکومت کے کسی بڑے حاکم کو کور کر لیں تو اس کے ساتھ آسانی سے وہاں جا سکتے ہیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"نہیں۔ یہ معاملہ اسرائیل کا ہے۔ اسٹارم حکومت کو تو صرف استعمال کیا جا رہا ہے اور پھر اسٹارم کے دارالحکومت گینا پہنچ کر وہاں سے کسی بڑے حاکم کو کور کرنے میں خاصا وقت لگ جائے گا"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک بار پھر نقشے پر جھک گیا۔

"ہابرٹ پہنچے بغیر کام نہیں چل سکتا"...... عمران نے سر اٹھاتے ہوئے کہا اور پھر چند لمحوں تک وہ خاموش بیٹھا رہا۔ پھر اس نے فون کا رسیور اٹھایا، اس کے نیچے موجود بٹن پریس کر کے اسے ڈائریکٹ کیا اور پھر انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔ عمران کے ہاتھ ہٹاتے ہی کیپٹن شکیل نے ہاتھ بڑھا کر لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ڈانس کلب کا نمبر دیں"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ڈانس کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"جاز سے بات کرائیں میں پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں"۔ عمران نے کہا۔

"پرنس آف ڈھمپ۔ یہ کیسا نام ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تم جاز سے پوچھ لینا۔ وہ تمہیں وضاحت سے سمجھا دے گا"۔ عمران نے جواب دیا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ جاز بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی مردانہ آواز سنائی دی۔

"پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں۔ کیا تمہیں بھی اس کا مطلب بتانا پڑے گا"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے ہنسنے کی آواز سنائی دی۔

"پرنس۔ مجھ سے زیادہ ڈھمپ کو اور کون جانتا ہو گا۔ میں نے باقاعدہ وہاں کی سیر کر رکھی ہے"...... دوسری طرف سے جاز نے ہنستے ہوئے کہا۔

"میں گریٹ لینڈ سے ہی بات کر رہا ہوں۔ بحیرہ روم میں مجھے کسی ایسے بحری اسمگلر کی ٹپ چاہئے جس کا اثر ہاربرٹ میں بھی ہو اور اردگرد کے جزیروں پر بھی"...... عمران نے کہا۔

"آپ تفصیل سے مجھے بتائیں تاکہ میں آپ کے لئے بہترین پارٹی کا انتخاب کر سکوں۔ وہاں تو کئی پارٹیاں اس دھندے میں ملوث ہیں"...... جاز نے کہا تو عمران نے تفصیل سے اسے ساری صورت حال بتا دی۔

"اوہ۔ ان حالات میں تو اوپیکس بہترین پارٹی رہے گی۔ اوپیکس کا چیف ماسٹر کرسٹل میرا بہترین دوست بھی ہے۔ میں اس سے بات کرتا ہوں۔ آپ مجھے ایک گھنٹے بعد فون کر لیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا یہ ماسٹر کرسٹل یہیں گریٹ لینڈ میں رہتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں پرنس۔ اس کا ہیڈ آفس ایکریمیا میں ہے۔ میں وہاں اس سے بات کروں گا۔ ویسے اگر وہ رضامند ہو گیا تو وہ ہاربرٹ میں آپ کے لئے انتہائی مفید ثابت ہو گا"...... جاز نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں ایک گھنٹے بعد بات کروں گا"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"عمران صاحب۔ سواکن نے لازماً وہاں کے بحری اسمگلروں کو بھی کور کر رکھا ہو گا۔ یہ ماسٹر کرسٹل ظاہر ہے وہاں اپنے کسی آدمی

کو ہی کام کرنے کا کہے گا اور اگر وہ آدمی پہلے ہی سواکن کے ہاتھ چڑھ چکا ہو گا تو ہم پکے ہوئے پھلوں کی طرح سیدھے اس کی جھولی میں جا گریں گے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"مجھے صرف ایک سہارا چاہئے۔ باقی جو ہو گا دیکھا جائے گا"۔ عمران نے کہا تو کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

شاندار انداز میں سجے ہوئے کمرے میں صوفے پر ایک دراز جسم اور درمیانے قد کا آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے جسم پر سیاہ رنگ کی چمڑے کی جیکٹ اور جینز کی چست پتلون تھی۔ اس کے سر کے بال گھنگھریالے تھے اور چہرہ بڑا اور بھرا بھرا سا تھا۔ پیشانی فراخ اور آنکھیں روشن تھیں۔ یہ سواکن تھا بلیک ایجنسی کا اس وقت سب سے تیز، ذہین اور فعال ایجنٹ۔ وہ صوفے پر بیٹھا ہوا ایک رسالہ ہاتھ میں پکڑے اسے پڑھنے میں مصروف تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور سواکن نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ سواکن بول رہا ہوں"...... سواکن نے کہا۔

"اوپیکس سے رچرڈ بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی تو سواکن بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"یس۔ کیا بات ہے۔ کیوں فون کیا ہے"...... سواکن نے کہا۔

"تمہارے دشمن کا تعلق پاکیشیا سے ہے ناں"...... رچرڈ نے کہا۔

"ہاں۔ کیوں"...... سواکن نے اس بار چونک کر پوچھا اور سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔

"مجھے چیف نے ابھی کال کر کے کہا ہے کہ چند پاکیشیائیوں کا ایک گروپ ہابرٹ پہنچ رہا ہے۔ میں ان کی بھرپور مدد کروں اور انہیں جو کچھ چاہئے وہ میں انہیں مہیا کروں۔ ظاہر ہے میں نے حامی بھرلی۔ لیکن پاکیشیائیوں کا سن کر مجھے یاد آگیا کہ تم نے بھی مجھے کہا تھا کہ پاکیشیائی دشمن یہاں آ رہے ہیں اس لئے میں نے سوچا کہ تمہیں کال کر کے بتا دوں کہ اب تم کیا چاہتے ہو"...... رچرڈ نے کہا۔

"کیا مطلب۔ تم کیا کہنا چاہتے ہو"...... سواکن نے کہا۔

"میں کھل کر بات کر دوں تو بہتر ہے۔ تمہیں معلوم ہے کہ میرا تعلق اوپیکس سے ہے اور اوپیکس کے چیف کی بات ماننا میری ڈیوٹی میں شامل ہے اور اس صورت میں مجھے ان پاکیشیائیوں کی بھرپور مدد کرنا پڑے گی جبکہ میں نے تم سے نہ صرف وعدہ کر رکھا ہے بلکہ تم سے پیشگی رقم بھی لے رکھی ہے کہ ان پاکیشیائیوں کے معاملے میں تمہاری مدد کروں گا۔ اب مسئلہ یہ ہے کہ اگر میں چیف کی بات نہ مانوں اور تمہاری مدد کروں تو چیف نے مجھے گولیوں سے اڑا دینا ہے

اور اگر تمہاری مدد نہ کروں تو مجھے وہ بھاری رقم بھی واپس کرنا پڑے
گی اور مزید رقم سے بھی ہاتھ دھونا پڑیں گے اس لئے تم کوئی درمیانہ
راستہ نکالو"...... رچرڈ نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"کس قسم کی مدد تم سے وہ چاہتے ہیں"...... سواکن نے پوچھا۔

"ابھی تو معلوم نہیں ہے۔ البتہ چیف نے کہا ہے کہ وہ مجھ سے
رابطہ کریں گے۔ ان کے لیڈر کا نام پرنس ہے"...... رچرڈ نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم ان کی پوری پوری مدد کرو تاکہ تمہارا چیف تم
سے راضی رہے لیکن جب ان کی مدد ہو جائے تو مجھے فون کر کے
تفصیل بتا دینا اس طرح تم بھی فارغ ہو جاؤ گے اور میں ان کا شکار
بھی آسانی سے کھیل لوں گا اور تمہیں تمہارا معاوضہ بھی مل جائے
بلکہ ساتھ ہی انعام بھی"...... سواکن نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ یہ اچھا راستہ ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا
اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو سواکن نے کریڈل دبایا اور
پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"رابرٹ بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف
سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"سواکن بول رہا ہوں رابرٹ"...... سواکن نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"اوپیکس کے رچرڈ کو جانتے ہو تم۔ اس سے تمہاری میرے
ملاقات ہوئی تھی"...... سواکن نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اس کی نگرانی کراؤ۔ اس انداز میں کہ اسے اس کا احساس نہ ہو
سکے اور اگر ہو سکے تو اس کے کسی ایسے خاص آدمی کو خرید لو جو
تمہیں اس کی فون کالوں سے آگاہ کر سکے"...... سواکن نے کہا۔

"لیکن باس۔ کس قسم کی نگرانی کرنی ہے ہم نے"...... رابرٹ
نے کہا۔

"پاکیشیائی ایجنٹوں نے اوپیکس کے چیف سے رابطہ کیا ہے تاکہ
یہاں اس کی تنظیم ان کی مدد کر سکے اور چیف نے رچرڈ کو ان کی مدد
کے احکامات دے دیئے ہیں۔ رچرڈ نے میرے ساتھ بات کی ہے۔
میں نے اسے کہا ہے کہ وہ ان کی مدد کرتا رہے لیکن پھر مجھے تفصیل
سے آگاہ کر دے گا۔ لیکن رچرڈ انتہائی لالچی آدمی ہے ہو سکتا ہے کہ یہ
زیادہ دولت کے لالچ میں ان سے مل جائے اس لئے ان کی نگرانی
ضروری ہے تاکہ ہمیں ویسے بھی اس گروپ کے بارے میں معلومات
مل سکیں اور ہم فوری طور پر ان کا خاتمہ کر سکیں ورنہ ہم اس رچرڈ
کے رحم و کرم پر ہی رہ جائیں گے"...... سواکن نے کہا۔

"لیکن باس۔ ہم تو ہاربرٹ میں داخل ہونے والے ہر آدمی کی
چیکنگ کر رہے ہیں۔ ہم خود ہی ان لوگوں کو چیک کر لیں گے"۔
رابرٹ نے کہا۔

"یہ اوپیکس بحری اسمگلنگ کا دھندہ کرتی ہے۔ اس سے رابطے کا
مطلب ہے کہ ہو سکتا کہ یہ لوگ کسی لانچ یا اسٹیمر پر ان کے

آدمیوں کے روپ میں پہنچ جائیں اور ہم انہیں ایئرپورٹ یا شہر میں ہی تلاش کرتے رہ جائیں"...... سواکن نے کہا۔

" اوہ یس باس۔ آپ واقعی انتہائی گہرائی میں سوچتے ہیں"۔ رابرٹ نے کہا۔

" تم فوراً تمام انتظامات کرو کیونکہ یہ لوگ کسی بھی وقت یہاں پہنچ سکتے ہیں"...... سواکن نے کہا۔

" یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور سواکن نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ چند لمحوں تک وہ بیٹھا سوچتا رہا پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" سواکن بول رہا ہوں کیلی۔ ہابرٹ سے"...... سواکن نے کہا۔

" اوہ۔ سواکن تم۔ کیا ہو رہا ہے"...... دوسری طرف سے انتہائی بے تکلفانہ لہجے میں کہا گیا۔

" فی الحال تو عمران اور اس کے ساتھیوں کا انتظار ہو رہا ہے لیکن مجھے ابھی ابھی اطلاع ملی ہے کہ عمران نے یہاں ہابرٹ کی ایک بحری اسمگلنگ میں ملوث باوسائل اور طاقتور تنظیم اوپیکس کے چیف سے رابطہ کیا ہے اور اس چیف نے یہاں ہابرٹ میں اوپیکس کے نمائندے رچرڈ کو حکم دیا ہے کہ وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی پوری پوری مدد کرے۔ میں نے پہلے ہی ایسی تنظیموں کو کور کر رکھا تھا اور یہ رچرڈ چونکہ بے حد لالچی آدمی ہے اس لئے میں نے اسے

صرف خاصی دولت پیشگی دے دی ہے بلکہ اتنی ہی دولت بعد میں دینے کا وعدہ کیا ہے اس لئے اس نے مجھے اس بارے میں خود آگاہ کیا۔ گو اس نے وعدہ کیا ہے کہ وہ مجھے اس بارے میں ساتھ ساتھ اطلاعات دیتا رہے گا اور میں نے بھی اس کی نگرانی کے احکامات دے دیئے ہیں لیکن ہو سکتا ہے کہ وہ عمران کوئی ایسا چکر چلانے میں کامیاب ہو جائے کہ وہ ہابرٹ کی بجائے براہ راست پارٹن پہنچ جائے اس لئے میں نے تمہیں کال کیا کہ تم ہر لحاظ سے الرٹ رہنا"۔ سواکن نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

" یہاں کی فکر مت کرو۔ یہاں ایسے انتظامات کئے گئے ہیں کہ کوئی انسان تو کیا مکھی بھی پارٹن میں داخل نہیں ہو سکتی"۔ کیلی نے جواب دیا۔

" اوکے۔ بہرحال میں نے تمہیں آگاہ کرنا ضروری سمجھا۔ باقی مجھے مکمل یقین ہے کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ ہابرٹ میں میرے ہی ہاتھوں ہو گا"...... سواکن نے کہا۔

" تمہیں چیف برٹن نے کہہ تو دیا ہو گا لیکن میں بھی تمہیں بتا دوں کہ اگر تم نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو معمولی سی مہلت بھی دے دی تو یہ لوگ الٹا چکر چلا سکتے ہیں اس لئے کسی پوچھ گچھ، کسی انکوائری وغیرہ کے چکر میں مت پڑنا ورنہ الٹا تمہیں ہی نقصان ہو گا"...... کیلی نے کہا۔

"پہلے چیف نے مجھے اس بارے میں بڑا طویل لیکچر دیا ہے۔ اب

تم دے رہے ہو۔ بہرحال فکر مت کرو۔ سواکن کے ہاتھوں سے تو روحیں بھی اس کی مرضی کے بغیر نہیں نکل سکتیں"...... سواکن نے مسکراتے ہوئے کہا تو دوسری طرف سے کیلی بے اختیار ہنس پڑا۔

"اوکے۔ وش یو گڈ لک"...... کیلی نے کہا۔

"میری طرف سے تمہارے لئے یہی دعا ہے۔ گڈ بائی"۔ سواکن نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"یہ ہو یا چیف دونوں اس سے اس طرح خوفزدہ ہیں جیسے وہ انسان ہی نہ ہو۔ نانسنس۔ سواکن کو محتاط رہنے کا کہا جا رہا ہے۔ سواکن کو"...... سواکن نے رسیور رکھ کر قدرے غصیلے لہجے میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر میز پر رکھا ہوا رسالہ اٹھا کر اس نے دوبارہ پڑھنا شروع کر دیا۔

ہابرٹ اٹلی کا ایک ساحلی شہر تھا اور اس کے بعد ملک اٹلی ختم ہو جاتا تھا اور بحیرہ روم کا آغاز ہو جاتا تھا۔ البتہ ہابرٹ کی بندرگاہ بحیرہ روم کی طرف واقع ہونے کی بجائے بحیرہ ایڈریاٹک کی سمت واقع تھی جبکہ پارٹن اور لزبن دونوں جزیرے بھی بحیرہ ایڈریاٹک میں ہی واقع تھے۔ بحیرہ ایڈریاٹک کی ایک سمت یوگوسلاویہ تھا جبکہ دوسری طرف اٹلی تھا لیکن ان جزیروں پر قبضہ طویل عرصے سے اسٹارم کا ہی چلا آرہا تھا۔ ہابرٹ خاصا پرانا شہر تھا اور اس سے ملحقہ ایک دوسرا شہر ترنتو تھا۔ عمران اور اس کے ساتھی اس وقت ترنتو کے ایک ہوٹل کے کمرے میں موجود تھے۔ وہ گریٹ لینڈ سے بذریعہ جہاز اٹلی کے دارالحکومت پہنچے تھے اور وہاں سے ٹرین کے ذریعے وہ ترنتو میں داخل ہوئے تھے۔ عمران نے گریٹ لینڈ میں اپنے ساتھیوں کی مدد سے بحیرہ ایڈریاٹک اور بحیرہ روم میں کام کرنے والی بحری اسمگلنگ میں ملوث

سب سے طاقتور اور باوسائل تنظیم اوپیکس کے چیف سے رابطہ
تھا اور چیف نے عمران کو دوستوں کی وجہ سے ہابرٹ میں اپنا
اسسٹنٹ رچرڈ کو عمران اور اس کے ساتھیوں کی پوری پوری
کرنے کے احکامات دے دیئے تھے اور عمران نے بھی فون پر رچرڈ
خود بات چیت کر لی تھی۔ گو رچرڈ نے عمران سے بار بار اصرار کر
پوچھا تھا کہ وہ کس فلائٹ سے ہابرٹ پہنچے گا تاکہ وہ ان کا استقبال
ایئرپورٹ پر خود کر سکے لیکن عمران نے اسے کہہ دیا تھا کہ وہ خود
اس سے اوپیکس کلب کی معرفت رابطہ کر لے گا۔ رچرڈ اوپیکس کلب
کا مالک اور جنرل مینجر تھا اور یہ کلب ہی اوپیکس تنظیم کا ہابرٹ
گڑھ تھا۔ عمران نے گریٹ لینڈ میں ہی اپنے ساتھیوں کو سا
تفصیل بتا دی تھی کیونکہ بقول اس کے ان کے پاس وقت بے حد
تھا اور ان کے مقابل ایکریمیا کی بلیک ایجنسی کو اتارا گیا تھا اس
عمران کے بقول وقت کم تھا اور مقابلہ سخت۔ لیکن اس کے باوجود
عمران گریٹ لینڈ سے براہ راست ہابرٹ جانے کی بجائے اس ان
میں ترنتو پہنچا تھا اور اس نے وہاں ہوٹل میں کمرے لے لئے تھے۔
سب ایکریمین سیاحوں کے روپ میں تھے۔

" عمران صاحب۔ ادھر آپ کہہ رہے ہیں کہ وقت بے حد کم ہے
اور دوسری طرف آپ اِدھر اُدھر خواہ مخواہ وقت ضائع کر رہے ہیں
یہاں ترنتو میں رہائش رکھ کر مزید وقت ضائع کرنے کا فائدہ۔ ہم
راست ہابرٹ پہنچ کر وہاں سے پارٹن پہنچ جائیں"...... صفدر

عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

" اور باقاعدہ اخبار میں اشتہار دے دیا جائے کہ جس میں حوصلہ ہو وہ ہمارے سامنے آجائے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" صفدر ٹھیک کہہ رہا ہے۔ تم واقعی وقت ضائع کر رہے ہو"۔ جولیا نے صفدر کی حمایت کرتے ہوئے کہا۔

" میں تو پوری زندگی ہی ضائع کر رہا ہوں۔ تم وقت کی بات کر رہی ہو۔ میری عمر کے نوجوانوں کو دیکھو کس طرح ناچتے ہراتے پھر رہے ہیں اور مجھے دیکھو چند پیسوں کی خاطر اپنی جان جوکھوں میں ڈالے احمقوں کی طرح پھر رہا ہوں۔ اگر میرے ساتھ یہ سیکرٹ ایجنٹ کا دم چھلہ نہ لگا ہوتا تو میں کسی شاندار آفس میں بیٹھا خوبصورت سی لیڈی سیکرٹری کے ساتھ گپ شپ لگاتا۔ اسے رات کو کسی اچھے سے ہوٹل میں کھانا کھلاتا اور چھٹی والے دن اپنے بیوی بچوں کو ساتھ لے کر ساحل سمندر پر تفریح کرتا کہ آخر بیوی بچوں کا بھی حق ہوتا ہے"...... عمران کی زبان رواں ہو گئی اور سب بے اختیار ہنس پڑے۔

" تو تم چھوڑ دو یہ سیکرٹ ایجنسی اور جا کر کہیں ملازمت بھی کر لو اور شادی بھی۔ تمہیں کس نے روک رکھا ہے"...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" بس جولیا۔ عمران صاحب جان بوجھ کر ایسی باتیں شروع کر دیتے ہیں تاکہ اصل موضوع پر بات نہ ہو سکے۔ عمران صاحب میں

سنجیدگی سے بات کر رہا ہوں"...... صفدر نے جولیا سے بات کرتے کرتے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں بھی سنجیدگی سے بات کر رہا ہوں لیکن میری سمجھ میں تنویر کی سنجیدگی نہیں آتی کہ وہ انتہائی سنجیدگی سے میرے اور جولیا کے درمیان ہڈی بنا ہوا ہے۔ جوان جہان آدمی ہے کسی خوبصورت لڑکی سے شادی کر کے اپنی زندگی عیش و عشرت سے گزار سکتا ہے"۔ عمران بھلا کہاں اتنی آسانی سے باز آنے والوں میں سے تھا۔

"میرے بارے میں کوئی بات مت کیا کرو۔ میرے لئے اتنی سزا ہی کافی ہے کہ چیف نے تم جیسے احمق کو مستقل لیڈر بنا کر ہمارے سروں پر چڑھا رکھا ہے اس لئے میری کوئی بات نہ کیا کرو"...... تنویر نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب۔ جب رچرڈ سے بات ہو چکی ہے تو پھر واقعی آپ کو ہابرٹ پہنچنا چاہیے تھا تاکہ کام کو آگے بڑھایا جا سکے"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"تاکہ ہم پکے ہوئے پھلوں کی طرح سواکن کی جھولی میں جا گریں۔ مسئلہ تو یہی ہے کہ تم صرف اپنی ناک کی سیدھ میں دیکھنے کے عادی ہو جبکہ مجھے بطور لیڈر تمام امکانات کو سامنے رکھنا پڑتا ہے اور تنویر کا خیال ہے کہ مجھے لیڈر بنا کر چیف نے اسے سزا دی ہے جبکہ میرا خیال ہے کہ چیف نے مجھے سزا دینے کے لئے لیڈر بنا دیا ہے کہ تم سب تو مزے سے سیر کرتے رہتے ہو اور میں تمہاری حفاظت

کے لئے ساری رات اور سارا دن سوچتا رہتا ہوں"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تو آپ کا خیال ہے کہ رچرڈ اپنے چیف سے غداری کرے گا"...... کیپٹن شکیل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے اس کے لہجے اور اس کی بے چینی سے ہی اندازہ لگا لیا ہے کہ وہ بے حد لالچی آدمی ہے اور مجھے یقین ہے کہ سواکن نے پہلے ہی اسے کرپشن پر قائل کر رکھا ہو گا اس لئے ہو سکتا ہے کہ رچرڈ کو اس نے کور کر لیا ہو۔ بہرحال یہ ایک امکان ہے اور مجھے امکانات کو مدنظر رکھنا پڑتا ہے ورنہ سیکرٹ ایجنسی کی گاڑی منزل تک نہیں پہنچ سکتی"...... عمران نے کہا۔

"عمران کی بات درست ہے۔ واقعی ایسا ہو سکتا ہے"۔ دوسروں کے بولنے سے پہلے تنویر بول پڑا تو سب اس طرح تنویر کی طرف دیکھنے لگے جیسے اس کی عمران کی اس طرح حمایت پر انہیں انتہائی حیرت ہو رہی ہو۔

"تمہارا بھی کچھ پتہ نہیں چلتا۔ کبھی مخالفت پر تل جاتے ہو اور کبھی حمایت پر"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں جو درست سمجھتا ہوں وہ کہہ دیتا ہوں۔ مجھے اس سے غرض نہیں کہ یہ کسی کی مخالفت میں جاتا ہے یا کسی کی حمایت میں"۔ تنویر نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"تو اب کیا پروگرام ہے تمہارا"...... جولیا نے کہا۔

"پروگرام تو اس وقت ہی بن سکتا ہے جب صفدر خطبہ نکاح یاد کرلے۔ اس سے پہلے کیسے بن سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"تم بکواس سے باز نہیں آؤ گے۔ وہاں گریٹ لینڈ میں بھی تم نے یہی حرکت کی تھی کہ ہمیں اس طرح کمرے سے نکال کر تم نے کام کیا اور اب بھی شاید تم یہی چاہتے ہو۔ اس کا مطلب ہے کہ اب ہم تم پر بوجھ بن چکے ہیں۔ میں چیف سے بات کرتی ہوں"۔ جولیا نے انتہائی جھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون کی طرف ہاتھ بڑھایا۔

"مس جولیا۔ ہم اس وقت مشن سپاٹ کے قریب ہیں اور ہمارے مقابل بلیک ایجنسی ہے جس کے پاس انتہائی جدید ترین مشینری ہوتی ہے اس لئے یہاں سے چیف کو کی جانے والی کال ہمارے لئے عذاب بھی بن سکتی ہے اور آپ خود جانتی ہیں کہ چیف نے آپ کو کیا جواب دینا ہے"...... صفدر نے کہا تو جولیا نے ہاتھ پیچھے ہٹا لیا۔

"تو پھر اسے سمجھاؤ کہ یہ بکواس نہ کیا کرے"...... جولیا نے اسی طرح جھلائے ہوئے لہجے میں کہا لیکن پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی اور وہ سب چونک پڑے۔

"یس کم ان"...... عمران نے اونچی آواز میں کہا تو دروازہ کھلا اور ایک نوجوان مقامی لڑکی اندر داخل ہوئی۔

"ڈسٹربنس کی معافی چاہتی ہوں۔ پرنس کے نام خصوصی پیغام ہے باس ریزے کا۔ اس لئے مجھے خود یہاں آنا پڑا ہے۔ میرا نام میگی ہے"...... آنے والی نے دروازے سے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

"آئیں آئیں۔ مجھے آپ کا ہی انتظار تھا۔ چلیں آپ کم از کم مسکرا کر تو بات کرتی ہیں ورنہ یہاں تو سوائے جھلاہٹ کے اور کچھ نظر ہی نہیں آتا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے جبکہ صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں مسکرا دیئے جبکہ تنویر پہلے کی طرح خاموش اور لاتعلق انداز میں بیٹھا رہا۔

"شکریہ۔ کیا میں یہ پیغام سب کے سامنے دوہرا دوں"...... میگی نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"آپ اطمینان سے بات کریں مس میگی۔ یہ سب متعلقہ افراد ہی ہیں"...... عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"باس ریزے نے پیغام دیا ہے کہ بلیک ایجنسی کے سواکن نے ہابرٹ کے تمام ہوٹلوں میں ایسی مشینری نصب کرا دی ہے کہ میک اپ کے باوجود وہاں پہنچنے والوں کو چیک کیا جا سکتا ہے۔ ہر ہوٹل میں موجود ایک کمرے میں اس کا آپریشننگ سیکشن قائم کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ بندرگاہ اور ایئرپورٹ پر بھی ایسے جدید کیمرے نصب ہیں کہ جو میک اپ کو چیک کر سکتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ہابرٹ کے ایک معروف گروپ ریزان کی امداد بھی حاصل کر لی گئی ہے۔ اس کے آدمی پورے ہابرٹ میں پھیلے ہوئے ہیں اور یہ معمولی

ما شک پڑنے پر گولی چلا دیتے ہیں۔ ان کے پاس بھی انتہائی جدید
زین مشینری موجود ہے۔ باس ریمزے نے کہا کہ اوپیکس کے رچرڈ
نے بھی سواکن سے کئی بار ملاقات کی ہے"...... میگی نے تفصیل
سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"یہ سواکن ٹھہرا کہاں ہے"...... عمران نے اسی طرح اطمینان
بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ ہابرٹ کی ایک رہائشی کالونی رین بو کی کوٹھی نمبر آٹھ میں
موجود ہے اور وہاں اس کا پورا سیکشن موجود ہے اور وہ لوگ ہر لحاظ
سے مسلح بھی ہیں اور ان کے پاس ایسی مشینری بھی ہے جس کی مدد
سے وہ خلائی سیارے کے ذریعے ہابرٹ جزیرے کی چیکنگ کر سکتے
ہیں"...... میگی نے جواب دیا۔

"ریمزے نے یقیناً سواکن کا حلیہ معلوم کیا ہو گا"...... عمران
نے کہا تو میگی نے اثبات میں جواب دیتے ہوئے حلیہ بتا دیا۔

"گڈ شو۔ میری طرف سے اپنے باس کا شکریہ ادا کر دینا"۔ عمران
نے کہا تو میگی اٹھی اور سلام کر کے تیزی سے واپس مڑی اور کمرے کا
دروازہ کھول کر باہر چلی گئی۔

"یہ تو واقعی بہت خطرناک جال ہے"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ اسی لئے میں یہاں رک گیا تھا۔ ریمزے یہاں کا ایک
معروف آدمی ہے لیکن اس کا گروپ ہابرٹ میں بھی موجود ہے اور تم
نے دیکھا کہ ریمزے نے کس طرح ساری تفصیل معلوم کر لی

ہے"۔ عمران نے کہا۔

"لیکن ہمیں ہابرٹ میں تو نہیں رکنا۔ ہم نے تو پارٹن پہنچنا
ہے"۔ جولیا نے کہا۔

"ہابرٹ کے ساتھ ساتھ انہوں نے پارٹن میں بھی بلیک ایجنسی
کے ایجنٹ پہنچائے ہوئے ہیں اور وہاں بھی ظاہر ہے انتہائی ہائی
الرٹ قسم کے انتظامات کئے گئے ہوں گے اور پارٹن میں پہنچنا ہی
اصل مسئلہ بنا ہوا ہے۔ لانچ یا اسٹیمر ہابرٹ سے ہی مل سکتے ہیں۔
ہیلی کاپٹر ویسے ہی خطرناک ثابت ہو سکتا ہے اور مسئلہ یہ ہے کہ
ہمارے پاس واقعی وقت بے حد کم ہے۔ اگر ہم ہابرٹ میں سواکن
اور اس کے گروپ سے ٹکرا گئے تو ہفتہ ہمیں ویسے ہی لگ جائے گا
اور اسرائیلی پاکیشیائی ایٹمی تنصیبات کو ختم کرنے میں کامیاب ہو
گئے تو پھر مشن تو کیا سب کچھ ختم ہو جائے گا"...... عمران نے کہا۔

"آپ کی بات ٹھیک ہے۔ لیکن کیا اس کا حل یہی ہے کہ ہم
یہاں بیٹھے سوچتے رہیں اور وقت تیزی سے گزرتا رہے"...... صفدر
نے کہا۔

"میں یہی سوچ رہا ہوں کہ کسی طرح ہابرٹ میں داخل ہوئے
بغیر براہ راست پارٹن پہنچا جائے۔ اس لئے میں نے اوپیکس کی مدد
حاصل کی تھی لیکن اب ریمزے کی طرف سے اطلاع کے بعد رچرڈ والا
معاملہ بھی ختم ہو گیا ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ سب سے پہلے تو ہمیں ان کیمروں سے بچنا

ہے۔ اس کے بعد اگر ہم براہ راست سواکن کے اڈے میں داخل ہو
جائیں یا اسے میزائلوں سے تباہ کر دیں تو ہاربٹ ہمارے لئے اوپن
ہو جائے گا۔ اگر آپ کو اس بارے میں ہچکچاہٹ ہو تو آپ یہاں
رہیں۔ میں اور تنویر یہ کام کر لیتے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"کیا بات ہے۔ اس بار تمہیں سب سے زیادہ بے چینی ہو رہی
ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے وقت کے ضائع ہونے کا انتہائی شدت سے احساس ہو رہا
ہے"...... صفدر نے کہا۔

"او کے۔ تو پھر ایسا ہے کہ تنویر والا ایکشن لیا جائے۔ براہ راست
حملہ کیا جائے اور ہر چیز کو توڑ پھوڑ کر آگے بڑھا جائے"...... عمران
نے کہا تو تنویر کا چہرہ بے اختیار چمک اٹھا۔

"ویری گڈ۔ یہ ہوئی ناں بات"...... تنویر نے مسرت بھرے لہجے
میں کہا اور اس کے ساتھ ہی باقی ساتھیوں کے چہروں پر بھی اطمینان
کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ انہوں نے محسوس کیا تھا کہ عمران اب
واقعی ایکشن کے موڈ میں آگیا ہے۔ عمران نے فون کے نیچے لگا ہوا
بٹن پریس کر کے اسے ڈائریکٹ کیا اور رسیور اٹھا کر اس نے تیزی
سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے اور پھر آخر میں اس نے لاؤڈر کا
بٹن بھی پریس کر دیا۔

"ریزے بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز
سنائی دی۔

"پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ آپ۔ ایک منٹ۔ میں فون محفوظ کر لوں"...... دوسری
طرف سے چونک کر کہا گیا اور پھر لائن پر خاموشی طاری ہو گئی۔

"ہیلو پرنس"...... چند لمحوں بعد ریزے کی آواز سنائی دی۔

"کیا بات ہے ریزے۔ تم بے حد محتاط ہو۔ پہلے بھی تم نے فون
کرنے کی بجائے میگی کو پیغام دے کر بھیجا ہے"...... عمران نے
کہا۔

"پرنس۔ ترنتو میں بھی بلیک ایجنسی کے ایجنٹ ہو سکتے ہیں اور
اگر انہیں آپ کے ساتھ میرے رابطے کا علم ہو گیا تو میرے لئے
مشکلات پیدا ہو سکتی ہیں اس لئے میں محتاط ہوں"...... ریزے نے
جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ تم نے اسلحہ اور ہیلی کاپٹر کا بندوبست کر لیا ہے یا
نہیں"...... عمران نے کہا تو اس کے ساتھی بے اختیار چونک پڑے

"جی ہاں۔ ہو گیا ہے"...... ریزے نے جواب دیا۔

"کب یہ ہمارے حوالے کیا جائے گا اور کہاں"...... عمران نے
کہا۔

"ایک گھنٹے بعد آپ ترنتو کے شمال مشرقی علاقے میں موجود
زرعی فارم راسٹورا پہنچ جائیں۔ وہاں میرا آدمی رسل موجود ہو گا۔ آپ
اپنا نام اسے بتائیں گے لیکن پرنس اس کے بعد آپ نے ہم سے رابطہ

نہیں رکھنا کیونکہ مجھے اطلاع ملی ہے کہ خلائی سیارے کی مدد سے بلیک ایجنسی نے ہابرٹ اور بحیرہ ایڈریاٹک پر آنے والے تمام طیاروں اور ہیلی کاپٹروں کو چیک کرنے کا انتظام کر رکھا ہے اور ان طیاروں اور ہیلی کاپٹروں سے کی جانے والی یا رسیو کی جانے والی ٹرانسمیٹر کالوں کو بھی وہ مانیٹر کر رہے ہیں"...... ریمزے نے کہا۔

"تم فکر نہ کرو۔ ہم پیچھے مڑ کر دیکھنے کے ویسے ہی قائل نہیں ہیں"...... عمران نے کہا۔

"اوکے"...... ریمزے نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا تو عمران نے اس کا شکریہ ادا کر کے رسیور رکھ دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ آپ ہیلی کاپٹر میں براہ راست ہابرٹ پہنچنا چاہتے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ ہابرٹ میں واقعی ہم الجھ جائیں گے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن اگر انہوں نے ہیلی کاپٹر کو فضا میں ہی تباہ کر دیا۔ تب"...... جولیا نے کہا۔

"تو کیا ہوا۔ نہ جنازہ اٹھے گا اور نہ کہیں مزار ہو گا"...... عمران نے جواب دیا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

فون کی گھنٹی بجتے ہی سواکن نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ سواکن بول رہا ہوں"...... سواکن نے کہا۔

"ہارڈی بول رہا ہوں باس۔ آپ فوراً ہائی ٹاور پر پہنچ جائیں۔ عمران اور اس کے ساتھی ایک ہیلی کاپٹر پر سوار ہو کر بحیرہ ایڈریاٹک کے اوپر سے گزرنے والے ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ اچھا۔ میں آ رہا ہوں"...... سواکن نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھا اور اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار انتہائی تیز رفتاری سے مغربی سمت دوڑی چلی جا رہی تھی جہاں قدیم دور کا ایک ٹاور ساحل کے اوپر بنا ہوا تھا جس میں کسی زمانے میں بحری جہازوں کی رہنمائی کے لئے لائٹ جلائی جاتی تھی لیکن اب یہ ویران تھا اور سواکن نے اس ٹاور پر ایسی مشینری اور آدمی بھجوائے ہوئے تھے کہ جن کی مدد سے ایک خلائی سیارے کے

ذریعے وہاں سے گزرنے والے تمام طیاروں اور خصوصاً ہیلی کاپٹروں کو چیک کیا جا سکے کیونکہ اسے خدشہ تھا کہ کہیں عمران ایسا ہیلی کاپٹر نہ حاصل کر لے جسے پانی میں اتارا جا سکتا ہو اور اس کی مدد سے وہ ہاربرٹ میں داخل ہونے کی بجائے براہ راست پارٹن کی طرف پرواز کر جائے اور پارٹن کے قریب ہیلی کاپٹر کو پانی میں اتار کر وہ غوطہ خوری کرتے ہوئے پارٹن پہنچ جائیں۔ گو وہاں پارٹن میں ایسی میزائل گنیں نصب تھیں جو طویل فاصلے پر اڑنے والے ہیلی کاپٹروں کو بھی نشانہ بنا سکتی تھیں لیکن سواکن یہی چاہتا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ اس کے ہاتھوں ہی ہو اس لئے اس نے یہ سب انتظامات کئے تھے۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار لائٹ ہاؤس کے ایریئے میں پہنچ کر رک گئی اور پھر سواکن نیچے اترا تو ایک طرف موجود اس کا ساتھی تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے سواکن کو سلام کیا۔

"یہ کار مناسب جگہ پارک کر دو۔ میں اوپر جا رہا ہوں"۔ سواکن نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ٹاور کے اوپر کھلے حصے میں پہنچ گیا۔ یہ ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جس کے گرد چاروں طرف کھلی بالکونی تھی جس کے گرد پختہ ریلنگ بنی ہوئی تھی۔ یہاں اس کھلی بالکونی میں ایئر میزائل گن نصب تھی جو طویل فاصلے کے باوجود کسی بھی طیارے یا ہیلی کاپٹر کو نشانہ بنا کر فضا میں ہی تباہ کر سکتی تھی۔ اندر کمرے میں چار مشینیں موجود تھیں۔ ایک سائیڈ پر ایک مشین تھی جو مستطیل شکل کی تھی اور جس کے سامنے کرسی پر ایک

نوجوان بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے ساتھ ہی دوسری کرسی بھی موجود تھی جو خالی تھی۔ باقی مشینیں خودکار تھیں اور اندر کمرے میں صرف وہی نوجوان تھا۔ سواکن کے اندر داخل ہوتے ہی وہ نوجوان اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"کیسے یہ اطلاع ملی ہے ہارڈی"...... سواکن نے اس نوجوان کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"ترنتو سے ہمارے آدمی رانسن نے اطلاع دی ہے باس کہ ایک گروپ نے انتہائی حساس ٹائپ کا اسلحہ اور ایک بڑا ہیلی کاپٹر ایک کمپنی سے خفیہ طور پر حاصل کیا ہے۔ رانسن کو جب اس بارے میں اطلاع ملی تو رانسن نے باقاعدہ اس کی انکوائری کی تو اسے معلوم ہو گیا کہ اس گروپ کے چیف ریمزے کا تعلق پاکیشیا سے رہا ہے اور یہ ہیلی کاپٹر اور اسلحہ ترنتو کے شمال مشرق میں واقع ایک زرعی فارم میں پہنچایا گیا ہے۔ رانسن کو یقین ہے کہ یہ ہیلی کاپٹر اور اسلحہ یقیناً پاکیشیائی ایجنٹوں کے لئے حاصل کیا گیا ہے"...... ہارڈی نے جواب دیا۔

"لیکن یہ حتمی بات تو نہیں ہو سکتی"...... سواکن نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے قدرے ڈھیلے لہجے میں کہا۔

"رانسن نے حتمی معلومات کے لئے اس زرعی فارم کے گرد چیکنگ کی ہوئی ہے۔ وہ یہاں اطلاع دے گا اس لئے میں نے آپ کو کال کیا ہے تاکہ آپ اس سے خود بات کر لیں"...... ہارڈی نے کہا تو

سواکن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"عام ہیلی کاپٹر تو ان کے لئے فضول ہے۔ اسے وہ سمندر کی سطح پر اتار ہی نہیں سکتے"...... سواکن نے کہا۔

"رانسن کے مطابق تو یہ عام ہیلی کاپٹر ہے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ اسے ہاربٹ کے کسی ساحل پر اتار دیں"...... ہارڈی نے جواب دیا۔

"اوہ ہاں۔ ایسا ہو سکتا ہے"...... سواکن نے کہا اور اسی لمحے مشین سے ہلکی سی سیٹی کی آواز سنائی دی۔

"کال آ رہی ہے رانسن کی"...... ہارڈی نے کہا اور اس نے ہاتھ بڑھا کر ایک بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ رانسن کالنگ۔ اوور"...... بٹن پریس ہوتے ہی مشین میں سے آواز نکلی۔

"یس۔ ہارڈی اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... ہارڈی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"باس۔ میں ترتنو کے شمال مشرق میں واقع زرعی فارم کے قریب سے کال کر رہا ہوں۔ یہاں ایک بڑا ہیلی کاپٹر موجود ہے اور ابھی ایک کار یہاں پہنچی ہے جس میں ایک عورت اور چار ایکریمین مرد سوار ہیں۔ یہ لوگ اس فارم کے اندر چلے گئے ہیں۔ اوور"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"چیف باس یہاں موجود ہیں۔ ان سے بات کرو۔ اوور"۔ ہارڈی نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ اوور"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

"ہیلو رانسن۔ میں سواکن بول رہا ہوں۔ اس ہیلی کاپٹر کی کیا تفصیل ہے۔ کس کمپنی کا ہے۔ اس کا نمبر اور اس پر کوئی خصوصی نشان ہو تو بتاؤ۔ اوور"...... سواکن نے کہا۔

"چیف۔ ابھی وہ احاطے کے اندر ہے۔ جب وہ اوپر فضا میں اٹھے گا تو میں یہ سب باتیں چیک کر لوں گا۔ اوور"...... رانسن نے جواب دیا۔

"اوکے۔ یہ سب کچھ چیک کر کے تم نے مجھے بتانا ہے۔ اوور"۔ سواکن نے کہا۔

"ایک منٹ باس۔ ہیلی کاپٹر فضا میں بلند ہو رہا ہے۔ اوور"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"احتیاط سے چیک کرنا۔ اوور"...... سواکن نے کہا۔

"ہیلو چیف۔ میں نے چیک کر لیا ہے۔ اوور"...... رانسن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے وہ ساری تفصیلات بتا دیں جو سواکن نے اس سے پوچھی تھیں۔

"اس کا رخ کس طرف ہے۔ اوور"...... سواکن نے پوچھا۔

"بحیرہ ایڈریاٹک کی طرف چیف۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"آنے والے افراد اس میں سوار ہیں یا نہیں۔ اوور"...... سواکن نے کہا۔

"سوار ہیں چیف۔ میں نے دور بین سے چیک کیا ہے۔ پانچ افر
سوار ہیں اس میں۔اوور"...... رانسن نے جواب دیا۔
"ٹھیک ہے۔ تم نے وہاں اپنا کام بہرحال جاری رکھنا ہے۔اوور
اینڈ آل"...... سواکن نے کہا اور ہارڈی نے ہاتھ بڑھا کر بٹن آف کر
دیا۔
"اب اس ہیلی کاپٹر کو رینج میں لے کر چیک کرو۔ آرسٹاس سے
پہلے ہم نے چیک کرنا ہے کہ کیا اس میں سوار ہمارے مطلوبہ لوگ
ہیں یا کوئی غیر متعلقہ لوگ ہیں"...... سواکن نے کہا۔
"یس باس۔ آرسٹاس سے ان کے اصل چہرے سامنے آجائیں
گے"...... ہارڈی نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا اور اس نے
مشین کے مختلف بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے۔ سکرین پ
جھماکے ہونے لگے اور پھر ایک منظر ساکت ہو گیا۔ یہ آسمان اور نیچے
سمندر کا منظر تھا۔
"میں نے وہ سمت سیٹ کر دی ہے جہاں سے یہ ہیلی کاپٹر آئے
گا"...... ہارڈی نے کہا تو سواکن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس ک
نظریں سکرین پر جمی ہوئی تھیں لیکن سکرین صاف تھی اور پھر کچھ د
بعد اچانک سواکن اور ہارڈی دونوں چونک پڑے جبکہ سکرین ک
ایک سمت سے دھبہ سا داخل ہوا اور تیزی سے آگے بڑھنے لگا۔
"یہ ہیلی کاپٹر ہے۔ اسے چیک کرو"...... سواکن نے کہا تو ہارڈ
نے مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا اور سکرین پر موجود دھبہ

سے بڑا ہوتا چلا گیا۔ اب واقعی بڑا ہیلی کاپٹر نظر آنے لگ گیا تھا۔
تھوڑی دیر بعد وہ اتنا بڑا ہو گیا کہ پوری سکرین پر پھیل گیا۔ اس میں
موجود افراد سکرین پر نظر آنے لگ گئے۔ چونکہ ہیلی کاپٹر کی سائیڈیں
کھلی ہوئی تھیں اس لئے اندر موجود افراد واضح طور پر نظر آ رہے تھے۔
پائلٹ کے ساتھ ایک عورت بیٹھی ہوئی تھی جبکہ عقبی طرف تین
مرد موجود تھے اور یہ سب ایکریمی تھے۔
"آرسٹاس آن کرو۔ جلدی کرو"...... سواکن نے کہا تو ہارڈی نے
اثبات میں سر ہلا دیا اور مشین کو دوبارہ آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔
چند لمحوں بعد سکرین پر نیلا رنگ سا پھیلتا چلا گیا۔ ایسے محسوس ہوتا
تھا جیسے سکرین پر نیلے رنگ کا پردہ سا تن گیا ہو اور اس کے ساتھ ہی
سواکن اور ہارڈی دونوں اچھل پڑے کیونکہ اب ہیلی کاپٹر میں موجود
افراد کے چہرے بدل گئے تھے۔ پائلٹ اور عقبی طرف بیٹھے ہوئے مرد
ایشیائی تھے جبکہ سائیڈ سیٹ پر موجود عورت سوئس نژاد تھی۔
"یہ عورت تو سوئس نژاد ہے باس"...... ہارڈی نے کہا۔
"ہاں۔ یہ یقیناً اس عمران کی فرینڈ ہو گی۔ بہرحال یہ ہمارے
مطلوبہ لوگ ہیں۔ اب انہیں ہٹ کرنا ہے"...... سواکن نے کہا تو
ہارڈی نے دوبارہ مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ اس کے ساتھ
ہی سکرین پر موجود نیلا پردہ غائب ہو گیا اور اب وہ سب دوبارہ
ایکریمین نظر آنے لگ گئے تھے۔ ہارڈی مسلسل مشین آپریٹ کر رہا
تھا اور ہیلی کاپٹر تیزی سے چھوٹا ہوتا جا رہا تھا۔ پھر جب وہ سکرین کے

سنٹر میں آگیا تو ہارڈی نے ہاتھ روک لیا۔

" میں اسے ٹارگٹ میں لے لوں باس"...... ہارڈی نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ کمرے کے ایک کونے میں موجود مشین کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے اس مشین کو آن کیا اور پھر اسے آپریٹ کرنے لگا۔ اس کے ساتھ ہی سواکن کے سامنے موجود مشین کی سکرین پر ایک سرخ رنگ کا دائرہ سا نظر آنے لگا۔ دائرہ ہیلی کاپٹر سے کافی فاصلے پر تھا لیکن پھر وہ تیزی سے ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھتا چلا گیا اور چند لمحوں بعد ہیلی کاپٹر اس دائرے کے اندر آگیا تو ہارڈی تیزی سے مڑا اور واپس آکر اس کرسی پر بیٹھ گیا جہاں وہ پہلے بیٹھا ہوا تھا۔ سکرین پر ہیلی کاپٹر مسلسل نظر آرہا تھا لیکن اب وہ مستقل طور پر دائرے کے اندر تھا۔ ہارڈی نے اب سامنے رکھی مستطیل مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔

" اڑا دوں باس"...... ہارڈی نے کہا۔

" ہاں"...... سواکن نے جواب دیا تو ہارڈی نے ایک سرخ رنگ کے بٹن کو پریس کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی مشین سے ہلکی سی سیٹی کی آواز سنائی دینے لگی۔ ہارڈی نے ہاتھ پیچھے کر لیا۔ چند لمحوں بعد سکرین پر سرخ رنگ کا ایک چھوٹا سا تیر نظر آنے لگا جو انتہائی تیز رفتاری سے ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا اور ہارڈی اور سواکن دونوں سانس روکے بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کی نظریں جیسے سکرین پر چپک سی گئی تھیں اور چند لمحوں بعد وہ تیر اس ہیلی کاپٹر سے ٹکرایا اور اس کے

ساتھ ہی ہیلی کاپٹر یکلخت شعلے میں تبدیل ہو کر نیچے گرنے لگا اور چند لمحوں بعد وہ شعلہ سمندر پر گرا اور پھر یہ شعلہ سمندر پر پھیلتا چلا گیا اور پھر غائب ہو گیا۔ اب سکرین صاف تھی۔

" وکٹری۔ گریٹ وکٹری۔ یہ سب ہلاک ہو گئے۔ وکٹری"۔ سواکن نے اچھل کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر بے پناہ مسرت کے تاثرات تھے اور ہارڈی بھی اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کا چہرہ بھی مسرت کی شدت سے تمتما رہا تھا۔

" آؤ اب لانچ پر جا کر ان کی لاشیں نکلوائیں"...... سواکن نے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

ہیلی کاپٹر خاصی تیز رفتاری سے فضا میں اڑتا ہوا آگے بڑھا جا
رہا تھا۔ پائلٹ سیٹ پر خود عمران تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر جولیا
عقبی سیٹوں پر صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر موجود تھے۔ ان
عقب میں خالی جگہ پر سیاہ رنگ کے دو بڑے بڑے تھیلے موجود تھے
"عمران صاحب۔ اگر ہیلی کاپٹر کو فضا میں ہٹ کر دیا گیا
صفدر نے کہا۔
"وہ کیا کہتے ہیں جب اوکھلی میں سر دیا تو پھر موسلوں
ڈر"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔
"احتیاط ضروری ہے"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"وہ کیا کہتے ہیں۔ ہرچہ بادا باد یعنی اب جو بھی ہو گا دیکھا
گا"...... عمران نے جواب دیا۔
"کیا بات ہے۔ پہلے تو تم چھپ کر بیٹھ گئے تھے اور اب یو

ہے جیسے تم کسی خودکشی مشن پر جا رہے ہو"...... جولیا نے کہا۔
"پہلے میں عقل کے گھوڑے پر سوار تھا لیکن اب میں نے عشق کی
لگام ہاتھ میں لے لی ہے اور ایک شاعر نے کہا ہے کہ عشق تو بے خطر
آتش نمرود میں کود پڑا جبکہ عقل کوٹھے پر چڑھی تماشہ دیکھ رہی ہے۔
بس یوں سمجھ لو کہ اب ہم نے بے خطر آتش نمرود میں چھلانگ لگا دی
ہے اس لئے ہرچہ بادا باد"...... عمران نے جواب دیا تو سب بے
اختیار ہنس پڑے۔
"مجھے یقین ہے عمران صاحب کہ اس سواکن نے ہیلی کاپٹر کو
چیک کرنے کا انتظام کر رکھا ہو گا اور وہ ہیلی کاپٹر کو فضا میں ہی
میزائل سے اڑا سکتا ہو گا"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔
"ظاہر ہے اس نے اپنی طرف سے پوری کوشش کرنی ہے۔ ویسے
چیکنگ تو ہماری اس زرعی فارم سے ہی شروع ہو گئی تھی۔ جب میں
نے وہاں ہیلی کاپٹر کو جیسے ہی فضا میں اٹھایا تو میں نے دوربین کے
شیشے کی چمک دیکھ لی تھی"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار
چونک پڑے۔
"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ اسے ہمارے ہیلی کاپٹر کے بارے
میں اطلاعات پیشگی مل چکی ہوں گی۔ ویری سیڈ۔ پھر تو ہم اس وقت
شدید خطرے میں ہیں"...... جولیا نے کہا۔
"ہاں۔ کسی بھی لمحے کوئی میزائل ہمارے ہیلی کاپٹر کے پرخچے اڑا
سکتا ہے اور اس کے بعد نہ جنازہ اٹھے گا اور نہ کہیں مزار ہو گا"۔

عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" بکواس مت کرو۔ منہ اچھا نہ ہو تو بات تو اچھی کیا کرو"۔ جو
نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" اس کا مطلب ہے کہ تنویر کا منہ سب سے اچھا ہے جو ہ
سے بات ہی نہیں کرتا"...... عمران نے جواب دیا تو سب بے اختی
ہنس پڑے۔

" عمران صاحب۔ آپ نے یقیناً کوئی حفاظتی انتظامات کر رکھ
ہوں گے"...... صفدر نے کہا۔

" ظاہر ہے بطور لیڈر تم سب کی حفاظت میری ڈیوٹی میں شا
ہے"...... عمران نے جواب دیا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

" لیکن ہمیں بظاہر تو کوئی حفاظتی اقدام نظر نہیں آرہا"۔ صف
نے کہا۔

" اگر ایسا اقدام نظر آجائے تو پھر وہ حفاظتی اقدام کیا ہوا۔ پھ
وہ سوا کن اور اس کے آدمیوں کو بھی نظر آجائے گا"...... عمران
جواب دیا۔

" لیکن کیا حفاظتی اقدام ہے۔ کم از کم ہمیں معلوم تو ہو"۔
نے کہا۔

" جب وقت آئے گا تو پتہ بھی چل جائے گا"...... عمران
اطمینان بھرے لہجے میں جواب دیا۔ اسی لمحے اچانک ہیلی کاپٹر کو
سا جھٹکا لگا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

" اوہ۔ ہمیں کمپیوٹر گن کی مدد سے ٹارگٹ بنایا جا رہا ہے۔ ہم ان
کے ٹارگٹ میں آگئے ہیں"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا تو سب
کے چہروں پر سنسنی کے تاثرات ابھر آئے۔ ان سب کے جسم
لاشعوری طور پر تن سے گئے تھے۔

" گھبرانے کی ضرورت نہیں"...... عمران نے کہا اور اس کے
ساتھ ہی سرر کی آواز کے ساتھ ہی سائیڈوں پر موجود کھڑکیاں بند ہو
گئیں اور ان پر عجیب سی دھات کی چادریں بھی چڑھ گئیں اور نہ
صرف کھڑکیوں پر بلکہ یہ چادریں پورے ہیلی کاپٹر کے اندر پھیل گئی
تھیں۔ چند لمحوں بعد ہیلی کاپٹر کو اس قدر زوردار جھٹکا لگا کہ ہیلی کاپٹر
خاصا ڈول سا گیا اور اس کے ساتھ ہی وہ انتہائی تیز رفتاری سے نیچے
گرنے لگا لیکن عمران اسی طرح مطمئن بیٹھا ہوا تھا جبکہ ہیلی کاپٹر تیزی
سے نیچے گرتا چلا جا رہا تھا اور پھر ایک دھماکے سے وہ کسی چیز سے
ٹکرایا اور پھر انہیں ایسے محسوس ہوا جیسے وہ گہرائی میں گرتے چلے جا
رہے ہوں۔ اسی لمحے عمران نے ہاتھ بڑھا کر ایک بٹن دبا دیا تو ہیلی
کاپٹر تیزی سے اوپر کو اٹھنے لگا۔ عمران کی نظریں سامنے سکرین پر جمی
ہوئی تھیں۔ پھر اس نے تیزی سے چند بٹن پریس کئے تو ہیلی کاپٹر
تیزی سے اوپر اٹھتا چلا گیا اور اس کے ساتھ ہی وہ چادریں بھی غائب
ہو گئیں اور کھڑکیاں بھی کھل گئیں اور عمران کے ساتھی یہ دیکھ کر
حیران رہ گئے کہ ہیلی کاپٹر ایک بار پھر درست حالت میں اوپر فضا
میں موجود تھا اور بالکل محفوظ تھا۔ کافی بلندی پر جا کر وہ ایک بار پھر

تیزی سے آگے بڑھتا چلا گیا۔
"یہ کیا ہوا ہے۔ کچھ بتاؤ تو سہی"...... جولیا نے کہا۔
"ہم پر میزائل فائر کیا گیا تھا اور ہیلی کاپٹر شعلے میں تبدیل ہو کر سمندر پر گرا اور پھر پانی کے اندر ڈوبتا چلا گیا۔ اس طرح سواکن اور اس کے آدمی لازماً وکٹری کے نعرے لگا کر ناچنے لگ گئے ہوں گے لیکن ہیلی کاپٹر محفوظ ہے اور دوبارہ فضا میں اڑ رہا ہے۔ اب جب تک وہ سنبھلیں گے ہم ساحل پر پہنچ کر اس ہیلی کاپٹر کو چھوڑ چکے ہوں گے اور وہاں ایک خصوصی لانچ ہماری منتظر ہو گی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔
"اوہ۔ اوہ۔ یہ سب کیسے ہو گیا"...... سب نے ہی حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔
"اس ہیلی کاپٹر کے گرد مخصوص چادریں مصنوعی طور پر چڑھائی ہوئی ہیں جن پر اس طرح پینٹ کیا گیا اور نشانات اور نمبر وغیرہ لگے ہیں کہ مخصوص چادریں نظر نہیں آتیں۔ اندرونی طور پر ایسی چادریں چڑھا دی گئیں جن کی وجہ سے دھماکے کے اثرات ہم پر نہ ہو سکے جیسے ہی میزائل ٹکرایا پورا ہیلی کاپٹر شعلے میں تبدیل ہو گیا اور یہ شعلہ نیچے سمندر میں گر گیا لیکن اس ہیلی کاپٹر میں یہ سسٹم موجود کہ یہ گہرائی میں سے نکل کر فضا میں اٹھ سکتا ہے اس طرح انہوں نے یہ سمجھا ہو گا کہ ہیلی کاپٹر میزائل سے تباہ ہو کر سمندر میں غرق چکا ہے لیکن اب جب وہ سمندر میں ہماری لاشیں اور ہیلی کاپٹر

ٹکڑے تلاش کرتے رہ جائیں گے جبکہ ہم اطمینان سے آگے بڑھ جائیں گے۔ یوں سمجھو کہ سواکن کی ہاربرٹ میں ہمیں روکنے کی ساری پلاننگ اس ایک دھچکے میں ہی ختم ہو گئی ہے"...... عمران نے کہا۔
"لیکن وہ اگر ہمیں سکرین پر مسلسل چیک کرتے رہے تو پھر"۔ جولیا نے کہا۔
"آگ لگنے کے بعد اب ان چادروں پر موجود مخصوص کیمیکل جل گیا ہے۔ اب یہ ہیلی کاپٹر سکرین پر نظر آ ہی نہیں سکتا۔ کرتے رہیں چیکنگ"...... عمران نے کہا اور سب اس طرح عمران کو دیکھنے لگے جیسے بچے کسی شعبدہ باز کو دیکھتے ہیں۔
"یہ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ہیلی کاپٹر فضا میں پرواز کر رہا ہو اور سکرین پر نظر نہ آئے"...... جولیا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"میں براہ راست ہاربرٹ اس لئے نہیں گیا تھا کہ میں ہر صورت میں ہاربرٹ میں الجھنے سے بچنا چاہتا تھا کیونکہ ہمارے پاس واقعی وقت بے حد کم ہے اور میرے ذہن میں یہ امکان بہرحال موجود تھا کہ بلیک ایجنسی جیسی باوسائل اور انتہائی ترقی یافتہ ایجنسی صرف چند افراد کو گنیں دے کر بازاروں میں مارچ نہیں کرائے گی بلکہ وہ ہر امکان کو سامنے رکھ کر حفاظتی اقدامات کریں گے۔ ہاربرٹ میں الجھنے سے بچنے کا ایک تو طریقہ یہ تھا کہ ہم کسی بحری اسمگلنگ کرنے والی تنظیم کی خدمات حاصل کریں اور ان کی مدد سے ہاربرٹ سے بچ کر

نکل جائیں۔ میں نے اس کے لئے کوشش کی اور کام بھی کیا لیکن پ
اطلاع مل گئی کہ اوپیکس کا رچرڈ بلیک ایجنسی سے ملا ہوا ہے اس
لئے یہ آپشن بھی ختم کرنا پڑا۔ اب دوسرا آپشن یہ تھا کہ ہم ہیلی کاپٹر
سوار ہو کر بحیرہ ایڈریاٹک کو کراس کر کے ہاربٹ کے کسی ویران
ساحل پر اتر جائیں اور وہاں سے پارٹن کی طرف روانہ ہو جائیں لیکن
میرے ذہن میں یہ بات موجود تھی کہ بلیک ایجنسی نے اس اقدا
کے خلاف بھی ایسی کارروائی کر دی ہو گی اور جب تک انہیں یقین
نہ آجائے گا کہ ہیلی کاپٹر تباہ ہو چکا ہے اس وقت تک انہوں نے ہمارا
پیچھا نہیں چھوڑنا۔ اس لئے اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے میں نے
خصوصی کارروائی کرنے کا فیصلہ کیا اور ریزے کی مدد سے گریٹ
لینڈ کی ایک ہیلی کاپٹر بنانے والی کمپنی سے خصوصی طور پر ہیلی کاپٹر
تیار کرایا گیا۔ اس کے بعد ایسے میٹریل کی چادریں چڑھائی گئیں جن
سے ٹکرا کر کوئی میزائل پھٹ نہیں سکتا تھا لیکن میزائل کو فائر
کرنے والوں کو اگر یہ معلوم ہو جاتا کہ میزائل نے ہیلی کاپٹر کو کوئی
نقصان نہیں پہنچایا تو وہ مسلسل میزائل فائر کرتے رہتے یا کوئی
دوسرا خطرناک حربہ اختیار کرتے یا کم از کم ہیلی کاپٹر کو نظروں سے
اوجھل نہ ہونے دیتے اس لئے ایسا انتظام کیا گیا کہ جیسے ہی کوئی
میزائل ہیلی کاپٹر سے آکر ٹکرائے گا تو دھماکے کی وجہ سے ہیلی کاپٹر
لگایا گیا خصوصی کیمیکل شعلے کی صورت میں جلنا شروع ہو جائے گا
اور ہیلی کاپٹر پھٹ کر تباہ ہونے کی بجائے شعلہ بن کر نیچے سمندر میں

گرتا نظر آئے گا لیکن ہیلی کاپٹر کے اندر اس آگ یا شعلے کا کوئی اثر نہ ہو
گا۔ پھر اس ہیلی کاپٹر میں ایسی مشینری خصوصی طور پر نصب کی گئی
کہ جب ہیلی کاپٹر سمندر میں گر جائے تو نیچے سے اسے واپس سطح پر
اس مشینری کی مدد سے لایا جائے اور اس طاقت کی بنیاد پر وہ سطح
سمندر سے بھی اوپر فضا کی طرف اٹھتا چلا جائے۔ اس کے پر جو
میزائل ٹکراتے ہی خودبخود میکانکی انداز میں ایک دوسرے کے اندر
گھس کر سمٹ گئے تھے سمندر سے واپس سطح پر آتے ہی وہ خودبخود
میکانکی انداز میں کھل جاتے اور ہیلی کاپٹر فضا میں اڑنا شروع ہو
جاتا۔ دوسری بات یہ کہ اس آگ سے وہ تمام نشانات اور نمبر جو پہلے
اس ہیلی کاپٹر پر موجود تھے وہ ختم ہو گئے اور نیچے سے نئے نمبر اور
نشانات اور فائر پروف جگہ باہر آ گئی اس لئے اب یہ ہیلی کاپٹر پہلے سے
یکسر مختلف ہے اور بلیک ایجنسی چونکہ ہیلی کاپٹر کو ہٹ کر لینے میں
کامیاب ہو چکی ہے جو سمندر میں گر چکا ہے اس لئے بلیک ایجنسی اب
سمندر میں اس تباہ شدہ ہیلی کاپٹر کا ملبہ اور ہماری لاشیں تلاش کرتی
پھر رہی ہو گی جبکہ ہم بحیرہ ایڈریاٹک کو کراس کرنے والے
ہیں"...... عمران نے پوری تفصیل سے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"تمہارے ذہن کا مقابلہ واقعی کوئی نہیں کر سکتا۔ تم واقعی
سپریم ذہن کے مالک ہو"...... جولیا نے بے اختیار ایک طویل
سانس لیتے ہوئے کہا۔

"سیانے کہتے ہیں کہ جس کا ذہن جتنا سپریم ہو گا اس کی جیبیں

اتنی ہی خالی ہوں گی۔ اب بتاؤ یہ سپریم ذہن میرے لئے باعث جزا ہے یا باعث سزا کہ مفلس و قلاش بنا کبھی آغا سلیمان پاشا کی جھاڑیں کھاتا ہوں اور کبھی چیف کی منتیں کرتا نظر آتا ہوں کہ وہ بڑی رقم کا چیک دے دے لیکن اب مزید کیا کروں"۔ عمران نے بڑے بے بس سے لہجے میں کہا۔

"آخر تمہیں اپنے آپ کو غریب و مفلس کہہ کر کیا لطف آتا ہے"۔ جولیا نے کہا۔

"تم اسے لطف کہہ رہی ہو۔ تمہاری مثال ایسی ہے کہ جیسے شدید گرمی میں ایئر کنڈیشنڈ گاڑی میں بیٹھے ہوئے شخص کو جب باہر شدید گرمی میں پیدل چلتا ہوا کوئی آدمی نظر آتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ اس آدمی کو واک کرنے میں کتنا لطف آ رہا ہو گا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"عمران صاحب۔ ایسا نہ ہو کہ آپ اس ہیلی کاپٹر پر پارٹن پہنچ جائیں"...... اچانک عقبی طرف بیٹھے ہوئے کیپٹن شکیل نے کہا۔

"تو اس میں حرج ہی کیا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"حرج ہے کہ اس بار میزائل فائر ہونے کے بعد ہم سب کو باجماعت اناللہ پڑھنا پڑے گا"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہیلی کاپٹر کا رخ موڑا اور پھر اس کی رفتار اور بلندی کم کرتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد ہیلی کاپٹر سمندر کی بجائے زمینی پٹی کے اوپر اڑتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ کچھ دور جانے کے بعد عمران نے ایک بڑے

سے احاطے کے اندر ہیلی کاپٹر اتار دیا۔ اس احاطے کے گرد اونچی چار دیواری تھی۔ ایک سائیڈ پر عمارت بنی ہوئی تھی۔ جیسے ہی ہیلی کاپٹر اترا عمارت میں سے دو مسلح آدمی تیزی سے دوڑتے ہوئے ہیلی کاپٹر کی طرف آنے لگے۔

"آؤ۔ ہیلی کاپٹر کے مالک آ گئے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور چند لمحوں بعد وہ سب ہیلی کاپٹر سے نیچے اتر آئے۔ البتہ عقبی طرف موجود دونوں تھیلے بھی صفدر اور تنویر نے نیچے اتار لئے تھے۔ دونوں آدمیوں نے عمران کو سلام کیا اور پھر بغیر رکے وہ تیزی سے ہیلی کاپٹر میں سوار ہو گئے اور دوسرے لمحے ہیلی کاپٹر فضا میں اٹھا اور پھر کچھ بلندی پر پہنچ کر وہ تیزی سے مڑا اور نیچے کھڑے ہوئے عمران اور اس کے ساتھیوں کی نظروں سے غائب ہو گیا۔

"آؤ بھئی۔ ایک مرحلہ تو ختم ہوا"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور عمارت کی طرف بڑھنے لگا۔

"کیا یہاں صرف یہ دو افراد ہی تھے"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ جب تک یہ ہیلی کاپٹر ہمارے پاس تھا ہم شدید خطرے میں تھے اس لئے ایسا انتظام کیا گیا تھا کہ ہمارے پہنچتے ہی ہیلی کاپٹر فوراً دوسروں کے حوالے کر دیا جائے تاکہ بلیک ایجنسی کو اگر شک بھی پڑے تو وہ ختم ہو جائے"...... عمران نے کہا اور پھر اندر کمرے میں پہنچ گیا۔ عمران ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کمرے میں کرسیاں موجود تھیں۔ عمران کے باقی ساتھی بھی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ عمران

نے سامنے پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور ٹون چیک کرنے کے بعد اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ رابرٹ بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"سوری رانگ نمبر"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور چند لمحوں بعد اس نے کریڈل سے ہاتھ ہٹایا اور دوبارہ نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ رابرٹ بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے وہی پہلے والی آواز سنائی دی۔

"کیا بات ہے۔ ہر بار رانگ نمبر ملتا ہے۔ سوری"...... عمران نے قدرے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور پھر کریڈل دبا کر اس نے رابطہ ختم کر دیا اور پھر اطمینان سے رسیور رکھ دیا۔

"کیا یہ کوڈ تھا"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ اب تو خود زندگی ہی کوڈ میں گزر رہی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ پارٹن میں بھی تو حفاظتی انتظامات کیئے گئے ہوں گے"...... صفدر نے کہا۔

"ظاہر ہے وہاں بھی بلیک ایجنسی کا ایجنٹ کیلی موجود ہے اور چونکہ اصل جگہ وہی ہے اس لیئے وہاں تو انتہائی حد تک حفاظتی انتظامات ہوں گے"...... عمران نے جواب دیا۔

"تو پھر آپ کا وہاں پہنچنے کا کیا پلان ہے"...... صفدر نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ سواکن نے یقیناً اب تک کیلی کو بھی خوشخبری سنا دی ہو گی کہ اس نے ہمیں مار گرایا ہے اور ہماری لاشیں بحیرہ ایڈریاٹک میں تلاش کی جا رہی ہیں اس لیئے وہ مطمئن ہو گیا ہو گا اور اس اطمینان کی وجہ سے ہمیں کام کرنے کا موقع مل جائے گا"۔ عمران نے کہا۔

"اس کی بجائے اگر اس نے یہ پیغام دیا ہو کہ ہماری لاشیں نہیں مل رہیں اس لیئے وہ محتاط رہے تو پھر"...... جولیا نے کہا۔

"تو پھر وہ محتاط ہو جائے گا اور زیادہ احتیاط بھی کوئی نہ کوئی موقع نکال دیتی ہے"...... عمران نے جواب دیا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"عمران صاحب۔ آپ ہمارے ساتھ بچوں جیسا سلوک کرنے کے عادی ہو گئے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"ارے واہ۔ ماشاء اللہ۔ کیا خوش فہمی ہے کہ تم سب ابھی تک اپنے آپ کو بچے سمجھ رہے ہو۔ واہ۔ کیا بچپن ہے"...... عمران نے بے ساختہ لہجے میں کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"میرا یہ مطلب نہیں تھا کہ ہم بچے ہیں بلکہ میرا مطلب تھا کہ آپ ہمارے ساتھ بچوں جیسا سلوک کرتے ہیں"...... صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ میں تم سب سے عمر میں زیادہ ہوں۔ تنویر

سے بھی۔ اوہ۔ یہ تو باقاعدہ سازش ہے میرے خلاف"...... عمران نے کہا تو سب ایک بار پھر ہنس پڑے لیکن اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور سب بے اختیار چونک پڑے۔

"یس"...... عمران نے رسیور اٹھا کر کہا۔

"احاطے سے نکل کر ساحل پر آجائیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"آؤ بھئی۔ اب دوسرے مرحلے کا آغاز کریں"...... عمران نے رسیور رکھ کر اُٹھتے ہوئے کہا۔

"یہ اتنی دیر کیا چیکنگ کے لئے کی گئی ہے"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ تاکہ پوری طرح تسلی ہو جائے کہ بلیک ایجنسی نے ہمیں چیک تو نہیں کیا۔ یا یہاں ان کا کوئی آدمی تو موجود نہیں۔ وہاں دور دور تک کوئی آدمی نظر نہ آرہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ساحل پر پہنچ کر رک گئے۔ چند لمحوں بعد اچانک انہیں دور سے ایک دھبہ سا اپنی طرف آتا ہوا دکھائی دیا۔

"یہ لانچ ہے جس پر ہم پارٹن جزیرے پر پہنچیں گے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن کیا وہ لانچ کو ہٹ نہیں کر دیں گے"...... صفدر نے کہا۔

"عمران نے لازماً اس لانچ کو بھی ہیلی کاپٹر کی طرح بنوا لیا ہوگا"...... تنویر نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"کاش ایسا ہو سکتا کہ لانچ آبدوز میں تبدیل ہو سکتی تو لطف آ جاتا۔ میں اپنے ملک کی ساری لانچوں کو آبدوز میں تبدیل کر کے کروڑوں اربوں روپے تو لے لیتا اور آغا سلیمان پاشا کا سارا ادھار اتر جاتا اور میری مفلسی بھی ختم ہو جاتی۔ پھر میں ایک معمولی سے چیک کے لئے یہاں دھکے کھانے کی بجائے سوئٹزر لینڈ میں جا کر طویل چھٹیاں گزارتا"...... عمران نے بڑے حسرت بھرے لہجے میں کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"آپ نے خاص طور پر سوئٹزر لینڈ کا ہی نام کیوں لیا ہے۔ چھٹیاں تو دوسرے ممالک میں بھی گزاری جا سکتی ہیں"...... صفدر نے شرارت بھرے لہجے میں کہا تو جولیا کے چہرے پر یکلخت سرخی سی پھیلتی چلی گئی۔ وہ عمران کی طرف ایسی نظروں سے دیکھنے لگی جیسے عمران ابھی کہے گا کہ سوئٹزر لینڈ کا نام میں نے جولیا کی وجہ سے لیا ہے۔

"اس لئے کہ ناجائز رقم کا اکاؤنٹ صرف سوئٹزر لینڈ کے بینک ہی کھولتے ہیں"...... عمران نے جواب دیا تو جولیا نے بے اختیار منہ پھیر لیا۔

"اور سوئٹزر لینڈ بھی خوبصورت ملک ہے اور سوئٹزر لینڈ کی خوبصورتی بھی"...... عمران نے اپنی بات کو مزید اجاگر کرتے ہوئے کہا تو جولیا کا ستا ہوا چہرہ ایک بار پھر نجانے کس جذبے کی بنا پر کھل اٹھا۔ پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی ایک بڑی سی جدید لانچ ساحل پر آ لگی اور لانچ میں سے دو آدمی اتر کر ان کی طرف بڑھنے لگے۔

"جناب۔ لانچ حاضر ہے"...... ان میں سے ایک آدمی نے عمران اور اس کے ساتھیوں کے قریب سے گزرتے ہوئے آہستہ سے کہا اور پھر اس طرح وہ دونوں آگے بڑھ گئے جیسے ان کا عمران اور اس کے ساتھیوں سے کوئی تعلق ہی نہ ہو۔

"آؤ بھئی۔ فی الحال تو تفریح کے لئے لانچ حاضر ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے اپنے ساتھیوں سے کہا تو وہ سب بے اختیار ہنس پڑے اور پھر وہ سب لانچ میں سوار ہو گئے۔ عمران نے تنویر کو لانچ چلانے کے لئے کہا اور خود وہ تنویر کے قریب موجود ایک فکسڈ کرسی پر بیٹھ گیا جبکہ باقی ساتھیوں کو اس نے لانچ کے نیچے بنے ہوئے تہہ خانے میں بھیج دیا۔ تنویر نے لانچ سٹارٹ کی اور پھر عمران کی ہدایت پر اسے سمندر کے اندر چلاتا ہوا آگے لے جانے لگا۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر لانچ کا مخصوص ٹرانسمیٹر آن کیا۔

"ریڈ فاکس کالنگ۔ اوور"...... عمران نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ تھری ایس اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"کہاں موجود ہو تم۔ لوکیشن بتاؤ۔ اوور"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے لوکیشن کی تفصیل بتا دی گئی۔

"کیا پروگرام کے مطابق معاملات درست ہیں۔ اوور"۔ عمران نے کہا۔

"ہاں۔ آل از اوکے۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"ہم نے لانچ میں زیادہ دور نہیں جانا۔ یہاں سے شمال کی طرف تقریباً چھ بحری میل کے فاصلے پر ایک چھوٹا سا ٹاپو ہے۔ ہم نے وہاں پہنچ کر لانچ چھوڑ دینی ہے"...... عمران نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اور پھر وہاں سے آگے کیسے بڑھیں گے"...... تنویر نے کہا۔

"وہاں سے پارٹن جزیرے تک کا علاقہ شارک مچھلیوں کا مخصوص علاقہ ہے اس لئے لامحالہ ان لوگوں نے اس علاقے میں سمندر کے اندر کوئی بڑا حفاظتی اقدام نہیں کیا ہو گا۔ اس ٹاپو پر ہم لانچ چھوڑ دیں گے۔ وہاں ہمارے لئے غوطہ خوری کے ایسے لباس موجود ہیں جن پر ایسا کیمیکل لگایا گیا ہے کہ اس سے نکلنے والی مخصوص بو کی وجہ سے کوئی شارک مچھلی قریب نہیں آئے گی۔ اس طرح ہم تیرتے ہوئے پارٹن پہنچ جائیں گے"...... عمران نے جواب دیا۔

"اوہ۔ ویری گڈ۔ تمہارا ذہن واقعی سپریم ہے۔ جولیا نے درست کہا ہے"...... تنویر نے بڑے تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

"اس تعریف کا شکریہ۔ لیکن پارٹن پہنچ کر ہمیں انتہائی سخت حالات سے واسطہ پڑ سکتا ہے۔ اس لئے اصل امتحان وہاں شروع ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"کوئی میگا ٹسک بم حاصل کر لینا تھا تاکہ ایک ہی بم سے پورا

جزیرہ ہی اڑ جاتا"...... تنویر نے کہا۔

"ان لوگوں نے اس سلسلے میں وہاں حفاظتی اقدامات پہلے سے کر رکھے ہیں۔ اس لئے مجھے یقین ہے کہ پارٹن میں کوئی بم یا اس ٹائپ کا دوسرا اسلحہ کام ہی نہیں کر سکے گا"...... عمران نے جواب دیا۔ ساتھ ساتھ وہ تنویر کو لانچ کی سمت بھی بتاتا جا رہا تھا۔

"تو پھر یہ اسلحہ جو تم نے تھیلوں میں بھر رکھا ہے کس کام آئے گا"...... تنویر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ اسلحہ اس وقت کام آئے گا جب ہم ان کی کنٹرولنگ مشینری پر نئی فیڈنگ کر کے اسے ختم کر دیں گے۔ ہو گا وہی جو تم نے کہا ہے کہ پارٹن کا پورا جزیرہ ان میزائلوں سمیت ختم ہو گا ورنہ اور کوئی صورت نہیں ہے"...... عمران نے کہا تو تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے کے مسلسل سفر کے بعد انہیں دور سے ایک چھوٹا سا ٹاپو نظر آنے لگ گیا۔ تنویر نے لانچ کا رخ اس ٹاپو کی طرف ایڈجسٹ کر دیا۔

"یہ کون سا گروپ ہے جو یہاں تمہارے ساتھ کام کر رہا ہے"۔ تنویر نے پوچھا۔

"وہی اوپیکس۔ یہ ٹاپو بھی ان کے قبضے میں ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"لیکن اس کا انچارج تو تمہارے بقول بلیک ایجنسی سے مل گیا تھا"...... تنویر نے کہا۔

"میں نے یہی تو کام کیا ہے کہ ایک تنظیم کے دو بڑوں کے ساتھ معاملات بیک وقت طے کئے ہیں۔ رچرڈ ہابرٹ کا انچارج ہے جبکہ اوپیکس کا سمندر میں دوسرے شعبوں میں فیلڈ کا انچارج راسٹر ہے۔ راسٹر کا کوئی تعلق رچرڈ یا ہابرٹ سے نہیں اس لئے راسٹر اوپیکس کے چیف کے حکم پر ہماری مدد کر رہا ہے"...... عمران نے کہا۔

"تم نے باقی ساتھیوں کو نیچے کیوں بھیج دیا ہے۔ کیا ہماری کسی طرف سے چیکنگ ہو رہی ہے"...... تنویر نے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد پوچھا۔

"ہاں۔ سیٹلائٹ سے چیکنگ ہو رہی ہے۔ چونکہ دو آدمی اس لانچ پر ہابرٹ پہنچے تھے اس لئے دو آدمی ہی واپس جا رہے ہیں۔ سیٹلائٹ کی چیکنگ میں نیچے تہہ خانے میں موجود افراد نظر نہیں آ سکتے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد لانچ ٹاپو کے قریب پہنچ کر رک گئی تو عمران اور تنویر نے نیچے اتر کر باقاعدہ اسے ماہی گیروں کے انداز میں ہک کر دیا اور پھر عمران کے آواز دینے سے اس کے باقی ساتھی بھی نیچے تہہ خانے سے اوپر عرشے پر آئے اور پھر وہ ٹاپو پر پہنچ گئے۔

"یہ ہم کہاں پہنچ گئے ہیں"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا تنویر نے عمران سے ہونے والی تمام بات چیت دوہرا دی۔

"ارے۔ ارے۔ تم تو عورتوں سے بھی گئے گزرے ہو۔ میں

نے تمہیں اس لئے تو تمام تفصیل نہیں بتائی تھی کہ تم اسے سب کے سامنے دوہرا دو"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"آپ نے جان بوجھ کر تنویر کو یہ سب کچھ بتایا ہے تاکہ وہ ہمیں بتا دے ورنہ تو آپ تنویر کو بھی کچھ نہ بتاتے"...... صفدر نے کہا۔

"ارے۔ ارے۔ آخر ہم دونوں ساتھیوں نے کسی نہ کسی موضوع پر بات کرنی ہی تھی"...... عمران نے کہا اور سب بے اختیار ہنس پڑے۔ تھوڑی دیر بعد وہ ٹاپو کے درمیان میں بنے ہوئے لکڑی کے ایک کیبن کے سامنے پہنچ گئے۔ کیبن کا دروازہ بند تھا۔

"ریڈ فاکس"...... عمران نے دروازے کے سامنے کھڑے ہو کر اونچی آواز میں کہا تو دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور دو مقامی آدمی باہر گئے۔

"آپ کا سامان اندر موجود ہے جناب"...... ان میں سے ایک آدمی نے عمران اور اس کے ساتھیوں کے قریب سے گزرتے ہوئے کہا لیکن وہ دونوں آدمی رکے نہیں اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور کیبن کے اندر داخل ہو گیا۔ اس کے ساتھی بھی اس کے پیچھے اندر پہنچ گئے۔

"یہ کیا سسٹم ہے۔ پہلے ان لانچ والوں نے ساحل پر ہمارے ساتھ رک کر بات نہیں کی اور اب ان کیبن والوں نے بھی وہی رویہ اختیار کیا ہے"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سیٹلائٹ چیکنگ سے بچنے کے لئے یہ سسٹم اختیار کیا گیا۔

سیٹلائٹ پر رکے ہوئے لوگ سکرین پر نظر نہیں آتے جبکہ حرکت کرتی ہوئی چیزیں نظر آتی ہیں اس لئے یہ لوگ کیبن سے نکل کر رکے بغیر آگے بڑھ گئے ہیں جبکہ ہم رکے ہوئے تھے۔ اگر ہمیں پہلے وہ مارک کر رہے تھے۔ وہ یہی سمجھیں گے کہ ہم ان سے علیحدہ ہیں"...... عمران نے جواب دیا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ کیبن کے اندر ایک بڑا سا بیگ پڑا ہوا تھا۔ صفدر اور کیپٹن شکیل نے سیاہ رنگ کے دو بڑے بیگ اپنی اپنی پشت پر لادے ہوئے تھے۔

"ان بیگوں کو اتار دو۔ ان میں موجود اسلحہ اپنی جیبوں میں ڈال لو۔ یہ اسلحہ اب پارٹن جزیرے پر کام دے گا"...... عمران کہا تو صفدر اور کیپٹن شکیل نے اپنے اپنے بیگ اتارے اور پھر چند لمحوں بعد بیگز میں موجود مخصوص ساخت کا اسلحہ ان سب نے اپنی اپنی جیبوں میں ڈال لیا۔

"عمران صاحب۔ شارک مچھلیوں کے خلاف تحفظ کے لئے ہمارے پاس واٹر گنیں تو ہونی چاہئیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"نہیں۔ اس کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ کوئی شارک مچھلی ہمارے قریب آ ہی نہ سکے گی۔ دوسری بات یہ کہ اگر ہم نے پانی کے اندر واٹر گن کا فائر کھول دیا تو لازماً پارٹن جزیرے پر موجود افراد چیک کر لیں گے اور پھر ہمارے لئے بچ نکلنا ناممکن ہو جائے گا"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ تھوڑی دیر بعد ان سب نے غوطہ خوری کے لباس پہن لئے اور سروں

پر مخصوص بیلٹ بھی پہن لئے جن میں ٹرانسمیٹر بھی موجود تھے اور ساتھ ہی پانی سے آکسیجن کشید کرنے والا مخصوص آلہ بھی تاکہ انہیں بھاری آکسیجن سلنڈر نہ اٹھانے پڑیں اور نہ سانس لینے کے لئے سطح سمندر پر آنا پڑے۔

"آؤ اب اللہ تعالٰی کا نام لے کر مشن کی تکمیل کریں"۔ عمران نے ٹرانسمیٹر آن کرتے ہوئے کہا اور پھر وہ سب ایک ایک کر کے اس کیبن سے نکلے اور ساحل پر پہنچ کر انہوں نے پیروں میں مخصوص جوتے پہنے اور پانی میں اتر گئے۔ عمران سب سے آگے تھا اور اب وہ کافی گہرائی میں تیزی سے آگے بڑھے چلے جا رہے تھے۔ اچانک انتہائی خوفناک شارک مچھلیوں کا ایک پورا غول انہیں اپنی طرف آتا دکھائی دیا لیکن وہ مطمئن تھے کہ یہ ان تک نہ آسکیں گی اور یہی ہوا۔ تھوڑے فاصلے پر سے یہ غول تیزی سے مڑا اور پھر اس قدر تیزی سے غائب ہو گیا جیسے اگر ایک لمحہ مزید گزر گیا تو ان پر قیامت ٹوٹ پڑے گی۔ پھر انہیں ہر طرف سے شارک مچھلیوں کے غول اپنی طرف بڑھتے اور پھر مڑ کر بھاگتے نظر آنے لگے اور وہ اطمینان سے آگے بڑھتے چلے جا رہے تھے۔ ویسے وہ سب عمران کی خداداد ذہانت کے دل ہی دل میں قائل ہو رہے تھے جس کی وجہ سے وہ اس طرح اطمینان بھرے انداز میں اور صحیح سلامت آگے بڑھے چلے جا رہے تھے ورنہ یہاں جس قدر تعداد میں خوفناک شارک مچھلیاں موجود تھیں وہ انہیں چند لمحوں میں چٹ کر جاتیں۔ پانی کے اندر کوئی حفاظتی لائن

بھی نظر نہیں آ رہی تھی۔ ظاہر ہے پارٹن پر موجود لوگ ایسا سوچ بھی نہ سکتے تھے کہ شارک مچھلیوں کے اس علاقے سے کوئی انسان صحیح سلامت یہاں تک پہنچ سکتا ہے اور اگر کوئی اس ایریئے میں داخل ہو بھی گیا تو لامحالہ وہ شارک مچھلیوں کے خاتمے کے لئے گن استعمال کرتا اور ظاہر ہے گن استعمال ہونے کا انہیں علم ہو جاتا۔ لیکن یہاں تو وہ سب اس طرح اطمینان سے تیرتے ہوئے آگے بڑھے چلے جا رہے تھے جیسے وہ عام سا سمندر ہو۔

"عمران صاحب۔ کیا آپ کو پارٹن جزیرے کی سمت کا علم ہے"...... اچانک صفدر نے ٹرانسمیٹر پر بات کرتے ہوئے کہا۔

"تو تمہارا کیا خیال ہے کہ میں نے باقی ساری زندگی سمندر میں تفریح کرتے گزار دینی ہے"...... عمران کی آواز سنائی دی اور سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"عمران صاحب۔ جہاں جا کر ہم پارٹن جزیرے پر باہر آئیں گے وہاں نجانے کیا صورت حال ہو"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"میں نے اوپیکس سے اس جزیرے کے بارے میں معلومات حاصل کر لی ہیں۔ اس جزیرے کو ابھی ایک ماہ پہلے بند کیا گیا ہے اور اس سارے علاقے کو نان کراسنگ قرار دیا گیا ہے ورنہ پہلے اوپیکس کے لوگ اس جزیرے کے قریب سے بھی گزرتے رہتے تھے اور اس پر جا کر آرام بھی کرتے تھے۔ ان معلومات کے مطابق اس جزیرے کے درمیانی حصے میں اونچی چار دیواری بنائی گئی ہے۔ بہت اونچی۔ جس

طرح قلعے کی فصیل ہوتی ہے۔ یہ چاردیواری ریڈ بلاکس سے تعمیر کی
گئی ہے۔ اس چاردیواری کے باہر سوائے درختوں کے اور کوئی چیز
نہیں ہے اور ہم احتیاطاً کچھ دیر کسی کھاڑی میں رکیں گے اور پھر
صورت حال کو دیکھ کر آگے بڑھیں گے"...... عمران نے کہا اور
سب نے اس کی بات کی تائید کر دی اور پھر تھوڑی دیر بعد انہیں پانی
کے اندر جزیرے کا وہ حصہ نظر آنے لگ گیا جو پانی کے اندر تھا اور وہ
سمجھ گئے کہ یہی جزیرہ پارٹن ہے۔ ان کی رفتار تیز ہوتی چلی گئی اور
جزیرہ قریب آتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد عمران اوپر کو اٹھنے لگ گیا اور
اس کے ساتھ ہی عمران کے باقی ساتھی بھی اوپر کی طرف اٹھتے چلے
گئے۔ جزیرے کے بالکل قریب وہ پانی سے باہر آ گئے اور پھر انہیں جلد
ہی ایک بڑی کھاڑی نظر آنے لگ گئی تو وہ اس کھاڑی کی طرف
بڑھے اور پھر اس کھاڑی کے اندر وہ سب سمٹ کر بیٹھ گئے۔ چونکہ
انہوں نے کافی طویل فاصلہ تیر کر طے کیا تھا اور کافی گہرائی میں رہے
تھے اس لئے پانی کے بے پناہ دباؤ کی وجہ سے بھی ان کے جسموں میں
درد کی تیز لہریں دوڑنے لگ گئی تھیں۔ اس لئے ان کا کچھ دیر آرام
کرنا بے حد ضروری ہو گیا تھا۔ انہوں نے ہیلمٹ اتارے اور پھر غوطہ
خوری کے لباس بھی اتار کر ایک طرف رکھ دیئے۔ اب وہ اپنے عام
لباسوں میں تھے۔

"مشین گنوں اور میزائلوں کے پارٹس نکال کر انہیں جوڑ لو۔
کسی بھی لمحے ان کی ضرورت پڑ سکتی ہے"...... عمران نے کہا تو سب

نے جیبوں سے سامان نکال نکال کر باہر رکھنا شروع کر دیا اور تھوڑی
دیر بعد انہوں نے سب مشین گنوں اور میزائلوں کو تیار کر لیا۔

"عمران صاحب۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں جا کر چیکنگ کر
آؤں"...... صفدر نے کہا۔

"نہیں۔ اب ہمارا علیحدہ علیحدہ ہونا ہمارے خلاف جائے گا۔ اب
ساری کارروائی اکٹھے ہو گی"...... عمران نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد
جب ان کی تھکاوٹ میں خاصی کمی آ گئی تو عمران اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔
اس کے ساتھ ہی اس کے باقی ساتھی بھی اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔
میزائل گنیں انہوں نے کاندھوں سے لٹکا لیں جبکہ مشین گنیں
انہوں نے ہاتھوں میں پکڑ لیں لیکن جولیا کے ہاتھ میں صرف مشین
گن تھی اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ اس کھاڑی سے نکل کر اوپر جزیرے پر
پہنچ گئے۔ کافی دیر تک وہ چٹانوں کی اوٹ میں پڑے ادھر ادھر دیکھتے
رہے لیکن وہاں دور دور تک انہیں کوئی آدمی تو کیا کوئی ایسا آلہ بھی
نظر نہ آیا جس سے تحفظ کے بارے میں وہ کچھ سوچتے۔

"آؤ۔ میرا خیال ہے کہ یہ لوگ چاردیواری کے اندر ہیں۔ باہر
کوئی نہیں ہے"...... عمران نے کہا اور اٹھ کر وہ چٹان کی اوٹ سے
نکلا اور جزیرے کی اوپر والی سطح پر پہنچ گیا۔ اس کے پیچھے اس کے
ساتھی بھی اوپر پہنچ گئے اور پھر وہ تھوڑا سا ہی آگے بڑھے تھے کہ انہیں
دور سے ریڈ بلاکس کی بنی چاردیواری نظر آنے لگ گئی۔ وہ واقعی
بہت بلند تھی اور تمام تر چاردیواری ریڈ بلاکس سے ہی بنائی گئی

تھی۔ عمران اور اس کے ساتھی حیرت سے اس چار دیواری کو دیکھ رہے تھے۔

"اب اسے کراس کیسے کیا جائے"...... صفدر نے کہا۔

"عمران نے اس کا بھی کوئی نہ کوئی طریقہ سوچ رکھا ہوگا"۔ تنویر نے جواب دیا۔

"ایک ہی طریقہ ہے کہ ہم اڑتے ہوئے اسے کراس کر جائیں ورنہ تو یہ اتنی بلند ہے کہ اس پر شاید ہم کمند بھی نہ پھینک سکیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تو پھر"...... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

"میرا خیال ہے کہ یہ لوگ ہمیں خود اندر لے جائیں گے"۔ عمران نے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک اس چار دیواری کے ایک حصے میں سے یکلخت سرخ رنگ کی شعاعوں کا ایک دھارا سا نکلا اور پلک جھپکنے میں وہ سب اس دھارے کی زد میں آ گئے۔ اس کے ساتھ ہی عمران کو ایسے محسوس ہوا جیسے اس کے ذہن پر تاریکی نے غلبہ پا لیا ہو لیکن عمران نے انتہائی تیز رفتاری سے اپنے ذہن کو بلینک کر لیا کیونکہ وہ شروع سے ہی ایسے کسی حربے کی توقع ذہن میں رکھے ہوئے تھا اس لئے اس نے اپنے آپ کو ایسا کرنے کے لئے تیار کر رکھا تھا اس لئے پلک جھپکنے سے بھی کم عرصے میں اس کا ذہن بلینک ہو گیا اور پھر مخصوص وقت کے بعد جب اس کے ذہن میں روشنی پھیلی تو اس نے

آنکھیں کھول دیں۔ اس نے دیکھا کہ وہ جزیرے پر ہی ٹیڑھے میڑھے انداز میں پڑا ہوا تھا۔ وہ بے اختیار اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا۔ اس کے سب ساتھی ٹیڑھے میڑھے انداز میں اس کے پیچھے زمین پر پڑے ہوئے تھے اور وہ سب بے ہوش تھے۔ عمران نے مشین گن جو اس کے ہاتھ سے نکل کر ایک طرف گر گئی تھی اٹھا لی اور پھر اس کے ساتھ ہی وہ دوبارہ زمین پر لیٹ گیا۔ البتہ اس نے مشین گن کو اس انداز میں پکڑ لیا تھا کہ وہ اسے کسی بھی لمحے آسانی سے استعمال کر سکے۔ اسے یقین تھا کہ کہیں نہ کہیں سے کوئی نہ کوئی انہیں ہلاک کرنے کے لئے آئے گا اور پھر اس طرح وہ اس آدمی کی مدد سے اندر داخل ہونے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ وہ آنکھیں کھولے زمین پر لیٹا ہوا تھا کہ اچانک ایک بار پھر چار دیواری سے سرخ روشنی کا دھارا سا نکلا اور ایک بار پھر عمران سمیت اس کے سارے ساتھی اس دھارے میں نہا سے گئے اور اس بار چونکہ عمران اس کے لئے ذہنی طور پر تیار نہ تھا اس لئے وہ اپنے ذہن کو بلینک بھی نہ کر سکا اور اس کا ذہن اس قدر تیزی سے تاریکی میں ڈوب گیا جیسے کیمرے کا شٹر بند ہوتا ہے۔ وہ اب اپنے ساتھیوں کی طرح باقاعدہ بے ہوش ہو چکا تھا۔

سواکن کی حالت دیکھنے والی تھی۔ پورا بحیرہ ایڈریاٹک چھان مارنے کے باوجود نہ تباہ شدہ ہیلی کاپٹر کا کوئی پرزہ انہیں ملا تھا اور نہ ہی کوئی لاش یا اس کا کوئی ٹکڑا۔

"یہ کیا ہوا ہے۔ کیا سمندر انہیں نگل گیا ہے۔ کیا مطلب"۔ سواکن نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ وہ اس وقت اپنے مخصوص آفس میں موجود تھا۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھرے ہوئے تھے۔ چونکہ تلاش ابھی تک جاری تھی اس لئے اسے یقین تھا کہ کسی نہ کسی لمحے ان کی دستیابی کی اطلاع آ جائے گی۔ اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور اس نے جھپٹ کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ سواکن بول رہا ہوں"...... سواکن نے انتہائی تیز لہجے میں کہا۔

"ہارڈی بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے ہارڈی کی آواز سنائی دی۔

"ہاں۔ کیا رہا۔ مل گئیں لاشیں اور ہیلی کاپٹر کے ٹکڑے"۔ سواکن نے بڑے اشتیاق آمیز لہجے میں کہا۔

"نو سر۔ البتہ میں نے واپس جا کر جب مشین پر چیکنگ کی تو ایک انتہائی حیرت انگیز انکشاف ہوا ہے"...... ہارڈی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیسا انکشاف"...... سواکن نے چونک کر پوچھا۔

"باس۔ میں تو آپ کے ساتھ ہی چیکنگ کے لیئے لائٹ ٹاور سے آ گیا تھا۔ البتہ مشینری آن رہی تھی اور آپ کو تو معلوم ہے کہ اس کی باقاعدہ فلم تیار ہوتی ہے۔ میں نے واپس جا کر جب اس فلم کو ریوائنڈ کر کے دوبارہ آن کیا تو ہیلی کاپٹر کے ٹارگٹ میں آنے اور پھر میزائل کے ٹکرانے سے لے کر شعلہ بنے ہیلی کاپٹر کے سمندر میں گرنے اور سمندر کے اندر ڈوب جانے کی فلم تو وہی تھی جو آپ نے اور میں نے دیکھی تھی اور پھر ہم لائٹ ٹاور سے آ گئے تھے۔ لیکن بعد میں جو فلم تیار ہوئی ہے اس میں عین اسی جگہ سے جہاں وہ ہیلی کاپٹر سمندر میں گرا تھا ایک ہیلی کاپٹر سمندر سے نکل کر فضا میں بلند ہوتا نظر آیا۔ گو اس ہیلی کاپٹر کا رنگ، اس پر موجود نشانات اور نمبر وغیرہ اس پہلے والے ہیلی کاپٹر سے مختلف تھے لیکن یہ عین اسی جگہ سے نمودار ہوا جہاں وہ پہلا ہیلی کاپٹر گرا تھا۔ حالانکہ عام ہیلی کاپٹر سمندر

ی سطح سے کسی صورت اوپر کو اٹھ ہی نہیں سکتا لیکن یہ ہیلی کاپٹر
اس طرح بلند ہوا جیسے کسی گیند کو فرش پر مارا جائے تو وہ واپس اوپر
کو اٹھتی ہے اور پھر یہ ہیلی کاپٹر بحیرہ ایڈریاٹک کو کراس کر کے
شمال کی طرف ساحل کے قریب ایک احاطے کے اندر اتر گیا۔ چونکہ
مشین کا تعلق سیٹلائٹ سے ہے اور مشین کے کمپیوٹر میں اس ہیلی
کاپٹر کو بطور ٹارگٹ فیڈ کیا گیا تھا اس لئے وہ اسے چیک کرتی رہی۔
یہ ہیلی کاپٹر اس احاطے میں اترنے کے کچھ دیر بعد دوبارہ اوپر کو اٹھتا
دکھائی دیا اور پھر یہ ہابرٹ کے اوپر سے گزرتا ہوا ترنتو کی طرف بڑھتا
چلا گیا حتیٰ کہ وہ جزیرے کی رینج سے آؤٹ ہو گیا۔ باقی فلم صاف
ہے"۔ ہارڈی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" یہ کیسے ممکن ہے کہ ایک ہیلی کاپٹر میزائل سے تباہ ہو کر سمندر
میں گرے اور پھر سمندر سے نکل کر فضا میں اڑتا ہوا ساحل پر پہنچے اور
احاطے میں اتر کر دوبارہ اڑے اور ترنتو چلا جائے۔ کیا تم احمق تو
نہیں ہو گئے۔ یہ کیسے ممکن ہے"...... سواکن نے انتہائی غصیلے لہجے
میں کہا۔

" ممکن تو نہیں ہے باس۔ لیکن فلم موجود ہے۔ آپ آکر خود
چیک کر لیں یا اگر آپ حکم دیں تو یہ فلم ہیڈ کوارٹر بھجوا دوں۔ آپ
خود دیکھ لیں اسے"...... ہارڈی نے کہا۔

" تمہارا مطلب ہے کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کا ہیلی کاپٹر
میزائل سے تباہ نہیں ہوا اور صحیح سلامت سمندر کے اندر اتر گیا اور

پھر سمندر سے اسی طرح واپس باہر نکلا اور فضا میں اڑنے لگا اور پھر
اس کا رنگ بھی تبدیل ہو گیا اور اس کے نمبرز اور نشانات بھی
تبدیل ہو گئے۔ کیا احمقوں جیسی باتیں کر رہے ہو۔ نانسنس"۔
سواکن نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے
ایک جھٹکے سے رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔

" نانسنس۔ کیا احمقانہ کہانی مجھے سنا رہا ہے۔ نانسنس"۔ سواکن
نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" لیکن پھر یہ ہیلی کاپٹر گیا کہاں۔ اسے ملنا تو چاہئے"...... چند لمحے
خاموش رہنے کے بعد سواکن نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر مزید چند
لمحوں بعد اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس
کرنے شروع کر دیئے۔

" یس۔ نمبر تھری اٹنڈنگ"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک
مردانہ آواز سنائی دی۔

" سواکن بول رہا ہوں"...... سواکن نے تیز لہجے میں کہا۔

" یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" تم ساحلی علاقے میں موجود ہو۔ کیا تم نے کسی ہیلی کاپٹر کو
وہاں کسی احاطے میں اترتے اور پھر اڑ کر ہابرٹ شہر سے گزر کر ترنتو
کی طرف جاتے چیک کیا ہے"...... سواکن نے کہا۔

" یس باس۔ ایک ہیلی کاپٹر بحیرہ ایڈریاٹک کے اوپر سے پرواز
کرتا ہوا ساحل پر آیا اور ایک بڑے احاطے میں اتر گیا۔ پھر تھوڑی دیر

بعد ہی وہ دوبارہ اڑا اور ہابرٹ شہر کے اوپر سے گزرتا ہوا آگے بڑھ گیا تھا۔ وہ کسی ٹورسٹ کمپنی کا ہیلی کاپٹر تھا شاید۔ وہ اس احاطے میں سیاحوں کو اتارنے کے لئے آیا ہوگا"...... نمبر تھری نے جواب دیا۔

"تم نے اس احاطے کو چیک کیا ہے۔ وہاں سے کچھ لوگ باہر نکلے ہیں"...... سواکن نے کہا۔

"نو سر۔ میری ڈیوٹی تو فضا کو چیک کرنے کی ہے"...... نمبر تھری نے جواب دیا۔

"اوہ اچھا۔ ٹھیک ہے"...... سواکن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تیزی سے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"نمبر فور اٹنڈنگ"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"سواکن بول رہا ہوں"...... سواکن نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ساحل اور سمندر پر تمہاری چیکنگ ہے"...... سواکن نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"ساحل پر کوئی بڑا سا احاطہ ہے جس میں ہیلی کاپٹر اترا اور پھر اڑ کر گیا ہے۔ تم نے اسے چیک کیا ہے"...... سواکن نے کہا۔

"نو سر۔ ایسا کوئی احاطہ میری رینج میں نہیں ہے"...... نمبر فور

نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم نے کوئی لانچ سمندر میں پارٹن جزیرے کی طرف جاتی تو نہیں دیکھی"...... سواکن نے پوچھا۔

"ماہی گیروں کی ایک لانچ ساحل پر پہنچی تھی۔ اس میں دو ماہی گیر تھے۔ وہ اتر کر ساحل پر کسی جگہ گئے اور پھر دوبارہ وہ لانچ میں سوار ہوئے اور لانچ ٹاسکو کی طرف بڑھ گئی۔ ٹاسکو تک میں نے اسے چیک کیا ہے۔ اس میں دو ہی ماہی گیر تھے اور پھر میں نے چیکنگ ختم کر دی۔ یہ ہمارے مطلب کی لانچ نہیں تھی"...... نمبر فور نے جواب دیا۔

"ٹاسکو تمہاری رینج میں نہیں ہے"...... سواکن نے کہا۔

"رینج میں تو ہے باس۔ لیکن وہ تو ایک چھوٹا سا ٹاپو ہے جس میں ایک کیبن ہے جس میں ادپیکس نامی تنظیم کے دو آدمی مستقل طور پر رہتے ہیں اس لئے اسے چیک کرنے کی ضرورت ہی نہیں پیش آئی"...... نمبر فور نے جواب دیا۔

"ٹاپو کو چیک کر کے مجھے رپورٹ دو کہ وہاں کی کیا صورت حال ہے"...... سواکن نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"میں آفس میں موجود ہوں۔ جلد از جلد رپورٹ دو"...... سواکن نے کہا اور رسیور رکھ دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ سواکن بول رہا ہوں"...... سواکن نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"نمبر فور بول رہا ہوں باس۔ ٹاپو تو خالی پڑا ہوا ہے۔ وہاں کوئی آدمی ہی نہیں ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"جبکہ تم کہہ رہے تھے کہ وہاں مستقل طور پر دو آدمی موجود رہتے ہیں"...... سواکن نے کہا۔

"یس باس۔ لیکن اب ٹاپو خالی ہے۔ کیبن میں بھی کوئی نہیں ہے اور کوئی لانچ بھی موجود نہیں ہے جبکہ ایک لانچ وہاں مستقل طور پر رہتی ہے"...... نمبر فور نے جواب دیا۔

"تو لانچ پر جانے والے کہاں چلے گئے"...... سواکن نے ایک خیال کے تحت پوچھا۔

"ہو سکتا ہے باس کہ وہ اپنے کسی اور اڈے پر چلے گئے ہوں"۔ نمبر فور نے جواب دیا۔

"وہاں کوئی ایسے آثار نظر نہیں آئے کہ سمجھا جا سکے کہ پاکیشیائی ایجنٹ وہاں پہنچے ہیں"...... سواکن نے کہا۔

"نو سر۔ میں نے پورا ٹاپو چیک کیا ہے"...... نمبر فور نے جواب دیا۔

"اس ٹاپو سے پارٹن جزیرے کے درمیانی حصے کو چیک کیا؟ تم نے"...... سواکن نے کہا۔

"یس سر۔ میں تو مسلسل پارٹن کے گرد پوری طرح طویل

فاصلے تک چیکنگ کر رہا ہوں۔ ویسے پارٹن میں ایسا سیٹ اپ ہے کہ بیس میل کے فاصلے تک ہر لانچ، جہاز اور اسٹیمر کو تباہ کر دیا جائے اس لئے کوئی لانچ وہاں جا ہی نہیں سکتی"...... نمبر فور نے جواب دیا۔

"کتنا فاصلہ ہے اس ٹاپو سے پارٹن کا"...... سواکن نے پوچھا۔

"جناب صرف پانچ سو میٹر ہے"...... نمبر فور نے جواب دیا۔

"اوہ۔ یہ تو بے حد کم ہے۔ اتنا فاصلہ تو غوطہ خوری کے لباس پہن کر بھی آسانی سے طے کیا جا سکتا ہے"...... سواکن نے بے اختیار اچھلتے ہوئے کہا۔

"اوہ نہیں باس۔ اس پورے علاقے میں انتہائی خوفناک شارک مچھلیاں موجود رہتی ہیں۔ ادھر سے تو لانچ سے بھی کوئی گزرے تو یہ شارک مچھلیاں ان پر حملہ کر دیتی ہیں۔ زندہ انسان تو کسی صورت بھی ادھر سے گزر ہی نہیں سکتا"...... نمبر فور نے جواب دیا۔

"اوہ اچھا۔ پھر ٹھیک ہے۔ اوکے۔ بہرحال تم نے ہر طرف سے محتاط رہنا ہے"...... سواکن نے کہا اور اس نے رسیور رکھا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو سواکن نے ایک بار پھر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ سواکن بول رہا ہوں"...... سواکن نے کہا۔

"کیلی بول رہا ہوں سواکن۔ پارٹن سے"...... دوسری طرف سے کیلی کی آواز سنائی دی تو سواکن بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ تم۔ کیسے کال کی ہے۔ کیا سب اوکے ہے"...... سواکن

نے کہا۔

"ہاں۔ سب اوکے ہے۔ لیکن تم مجھے بتاؤ کہ تم نے ہاربٹ میں پاکیشیائی ایجنٹوں کے لئے جو وسیع و عریض جال پھیلا رکھا ہے اس سے بچ کر پاکیشیائی ایجنٹ کیسے پارٹن پہنچ گئے"...... دوسری طرف سے کیلی نے کہا تو سواکن بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ پاکیشیائی ایجنٹ پارٹن پہنچ گئے ہیں۔ نہیں۔ ایسا تو ممکن ہی نہیں ہے"...... سواکن نے کہا۔

"وہ اس وقت پارٹن پر بے ہوش پڑے ہوئے ہیں۔ ایک عورت اور چار مرد۔ عورت سوئس نژاد ہے جبکہ مرد پاکیشیائی ہیں اور ان کے پاس انتہائی خوفناک اور حساس اسلحہ بھی موجود ہے"۔ کیلی نے کہا تو سواکن کے ذہن میں بے اختیار دھماکے سے ہونے شروع ہو گئے۔

"اوہ۔ اوہ۔ مگر کیسے۔ وہ وہاں کیسے پہنچ گئے۔ نہیں۔ ایسا تو ممکن ہی نہیں ہے"...... سواکن نے یقین نہ آنے والے لہجے میں کہا۔

"وہ اچانک سمندر سے نکلے اور چار دیواری کی طرف بڑھنے لگے تو آٹو میٹک نظام کے تحت ان پر ریز فائر ہوئیں اور وہ سب بے ہوش ہو گئے۔ پھر مجھے اطلاع ملی۔ میں انہیں چیک کر رہا تھا کہ ان میں سے ایک آدمی اس طرح اٹھ کر بیٹھ گیا جیسے وہ ریز کے فائر کے باوجود سرے سے بے ہوش ہی نہ ہوا ہو۔ میں نے اس پر دوبارہ طاقتور ریز فائر کرائیں اور پھر وہ بے ہوش ہو گیا۔ اس کے بعد میں نے ان کے

اصل چہرے چیک کرائے تو معلوم ہوا کہ عورت سوئس نژاد ہے اور چار مرد ایشیائی ہیں۔ چونکہ تمہیں یقین نہیں آ رہا اس لئے تم خود پارٹن آ جاؤ اور ان کو ہلاک کر دو"...... کیلی نے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا ابھی وہ زندہ ہیں۔ تم نے انہیں ہلاک نہیں کیا"...... سواکن نے کہا۔

"نہیں۔ وہ چار دیواری سے باہر ہیں اور یہ بات میں نے اصولی طور پر طے کر رکھی ہے کہ جب تک میزائل فائر نہیں ہو جاتے اس وقت تک چار دیواری کسی صورت بھی نہیں کھل سکتی اور نہ کوئی آدمی باہر جا سکتا ہے اور نہ کوئی اندر آ سکتا ہے۔ البتہ میں نے چار دیواری کے اندر مخصوص فاصلے پر ریز فائرنگ سسٹم نصب کر رکھا ہے تاکہ اگر کوئی غیر متعلقہ آدمی اس دوران وہاں آ جائے تو اسے ان ریز کی مدد سے بے ہوش کر دیا جائے اور یہ ریز ایسی ہیں کہ ان سے بے ہوش ہو جانے والا آدمی دوبارہ ہوش میں نہیں آ سکتا اور نتیجہ یہ کہ اسی بے ہوشی کے عالم میں ہی وہ ہلاک ہو جاتا ہے اور یہی ریز ان پر فائر کی گئی ہیں۔ اب صورت حال یہ ہے کہ ہم میں سے کوئی آدمی بھی باہر نہیں جا سکتا اس لئے اب دو ہی صورتیں ہیں کہ یہ لوگ یہاں پڑے پڑے خود ہی ہلاک ہو جائیں گے یا پھر تم چاہو تو ہیلی کاپٹر پر آ جاؤ اور انہیں ہلاک کر دو۔ جیسے تم پسند کرو"۔ کیلی نے کہا۔

"لیکن تم نے اگر ایسی ریز کا سسٹم وہاں نصب کر رکھا ہے جو

بے ہوش کر سکتی ہیں تو ایسی ریز بھی نصب کی جا سکتی تھیں جو انہیں ہلاک کر دیتیں یا ریز کی بجائے آٹو گنیں بھی نصب کی جا سکتی تھیں"...... سواکن نے کہا۔

" تمہیں یہاں کی صورت حال کا علم نہیں ہے۔ یہاں جن میزائلوں کی تنصیب کی جا رہی ہے ان کی مشینری اور ان کی آپریٹنگ مشین اس قدر حساس ہے کہ ہلاک کرنے والی طاقتور ریز یہاں فائر نہیں کی جا سکتیں اور گنیں بھی اگر نصب کی جاتیں تو پھر لامحالہ چار دیواری میں رکھنے بھی پڑتے جو حفاظتی طور پر غلط ہوتے۔ اب یہ لوگ تو ایک لحاظ سے مردہ ہی ہیں۔ اب نہیں تو چند گھنٹوں بعد پارٹن کی مخصوص آب و ہوا انہیں ہلاک کر دے گی لیکن تم یہ بتاؤ کہ یہ لوگ ہاربرٹ سے کیسے بچ کر یہاں پہنچ گئے"...... کیلی نے کہا۔

" یہ بات تو میری سمجھ میں بھی نہیں آ رہی۔ میں نے تو ان کا ہیلی کاپٹر بحیرہ ایڈریاٹک پر تباہ کر دیا تھا اور پھر تباہ شدہ ہیلی کاپٹر سمندر میں گرا لیکن پھر نہ ہیلی کاپٹر ملا اور نہ ہی ان کی لاشیں اور اب تمہاری کال سے مجھے پتہ چل رہا ہے کہ یہ لوگ انتہائی پراسرار انداز میں پارٹن پہنچ گئے ہیں۔ ویری سیڈ۔ میری تو سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا" سواکن نے کہا۔

" تو پھر ایسا کرو کہ ہیلی کاپٹر پر آ جاؤ۔ البتہ جب پارٹن کے قریب پہنچ جاؤ تو مجھے ٹرانسمیٹر پر کال کر لینا تاکہ میں فضا میں فائر کرنے والا

آٹومیٹک مشینری کو بند کرا دوں اور پھر یہاں پہنچ کر انہیں اٹھا کر لے جاؤ اور اس کے بعد ان سے پوچھ گچھ کر کے معلوم کرو کہ یہ یہاں کیسے پہنچ گئے"...... کیلی نے کہا۔

" نہیں۔ انہیں ہوش میں لے آنا حماقت ہے۔ جیسے بھی یہ پہنچے انہیں بہرحال فوری طور پر ہلاک ہونا چاہئے"...... سواکن نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ جیسے تمہاری مرضی آئے کرو"...... کیلی نے کہا۔

" میں آ رہا ہوں اور تم سے رابطہ کروں گا"...... سواکن نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے ساتھ پڑے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور پھر دوسری طرف سے بولنے والے آدمی کو مسلح افراد اور بڑا ہیلی کاپٹر تیار کرنے کا حکم دے کر اس نے رسیور رکھ دیا۔ اس کا ذہن واقعی سائیں سائیں کر رہا تھا کیونکہ ایک لحاظ سے وہ ناکام ہو گیا تھا اور کیلی اس کے مقابل کامیاب رہا تھا اور یہ اس کی زندگی کا پہلا موقع تھا کہ وہ اس طرح ناکام رہا تھا لیکن اسے اطمینان اس بات پر تھا کہ بہرحال یہ پاکیشیائی ایجنٹ بھی اپنے مشن میں ناکام ہو گئے ہیں۔

جولیا کے ذہن پر چھائی ہوئی تاریکی میں روشنی کا چھوٹا سا نکتہ اچانک اس طرح چمکنے لگا جس طرح گھپ اندھیرے میں جگنو بار بار چمکتا ہے اور پھر یہ نکتہ آہستہ آہستہ پھیلتا چلا گیا اور جولیا کی آنکھیں کھل گئیں لیکن وہ کچھ دیر تو لاشعوری کیفیت میں پڑی رہی اور پھر اس کا شعور جاگ اٹھا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں بے ہوش ہونے سے پہلے کے مناظر گھوم گئے ۔ وہ عمران اور دیگر ساتھیوں کے ساتھ چار دیواری کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی کہ اچانک دیوار میں سے سرخ رنگ کی روشنی کا دھارا سا نکل کر ان پر پڑا اور اس کے ساتھ ہی جولیا کا ذہن تاریک پڑ گیا تھا اور اب اسے خود بخود ہوش آ گیا تھا۔ وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گئی اور اس کے ساتھ ہی یہ دیکھ کر اس کی آنکھیں حیرت سے پھٹنے کے قریب ہو گئیں کہ صرف وہی ہوش میں آئی تھی جبکہ عمران اور دوسرے ساتھی

ویسے ہی ٹیڑھے میڑھے انداز میں وہیں بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔

"یہ میں کیسے ہوش میں آ گئی جبکہ عام طور پر تو عمران سب سے پہلے ہوش میں آ جاتا ہے"...... جولیا نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیزی سے عمران کی طرف بڑھی۔ اس نے اسے ہلایا جلایا، ناک اور منہ بند کیا لیکن باوجود بے حد کوشش کے وہ ہوش میں نہ آ سکا تو اس نے دوسرے ساتھیوں کو ہوش میں لانے کی کوششیں شروع کر دیں لیکن اس کی انتہائی کوششوں کے باوجود کوئی بھی ہوش میں نہ آ سکا تو اس نے سوچا کہ سمندر سے پانی لا کر ان کے چہروں اور سروں پر ڈالا جائے تو شاید اسی طرح یہ ہوش میں آ جائیں۔ چنانچہ وہ تیزی سے مڑی اور دوڑتی ہوئی ساحل کی طرف بڑھتی چلی گئی لیکن ابھی وہ ساحل پر پہنچی ہی تھی کہ اچانک ٹھٹھک کر رک گئی کیونکہ دور اسے آسمان پر ایک چھوٹا سا دھبہ نظر آ رہا تھا جو ایک جگہ رکا ہوا تھا۔ جولیا نے غور سے اسے دیکھا تو وہ بے اختیار اچھل پڑی کیونکہ یہ ہیلی کاپٹر تھا جو آسمان پر ایک جگہ معلق تھا۔

"اوہ۔ یہ شاید نگرانی کر رہا ہے"...... جولیا نے سوچا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جلدی سے اپنی جیکٹ کی جیبیں دیکھنا شروع کر دیں۔ دوسرے لمحے اسے دیکھ کر یہ اطمینان ہو گیا کہ اس کی جیب میں مشین پسٹل موجود ہے۔ اس نے سوچا کہ اس سے پہلے کہ یہ لوگ یہاں پہنچ جائیں اسے اپنے ساتھیوں کو ہوش میں لے آنا چاہئے چنانچہ اس نے جھک کر دونوں ہاتھوں میں پانی بھرنے کی کوشش کی

ہی تھی کہ ایک بار پھر چونک پڑی جب اس نے اس دھبے کو حرکت میں آتے دیکھا اور پھر اس کے دیکھتے ہی دیکھتے وہ دھبہ بڑا ہوتا چلا گیا۔ وہ واقعی ہیلی کاپٹر تھا اور اس کی رفتار خاصی تیز تھی اور اس کا رخ بھی اسی جزیرے کی طرف ہی تھا۔ جولیا نے ادھر ادھر دیکھا اور پھر اسے قریب ہی ایک درخت نظر آگیا جس کا تنا خاصا موٹا تھا۔ وہ دوڑ کر اس درخت کی طرف بڑھی اور اس تنے کے پیچھے اس طرح رک گئی کہ وہ آسانی سے اس ہیلی کاپٹر کو چیک کر سکے لیکن ہیلی کاپٹر میں سوار افراد اس کو چیک نہ کر سکیں۔ تھوڑی دیر بعد ہیلی کاپٹر کافی قریب آ گیا اور پھر وہ ساحل پر آکر اتر گیا۔ جولیا نے دیکھا کہ اس میں تین افراد سوار تھے۔ ہیلی کاپٹر رکتے ہی یہ تینوں نیچے اتر آئے۔ ان میں سے دو کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں جبکہ ایک خالی ہاتھ تھا۔ ہیلی کاپٹر سے اتر کر وہ تیزی سے بے ہوش پڑے ہوئے عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ جولیا نے جیب سے مشین پسٹل نکال کر ہاتھ میں لے لیا۔ وہ اب ان کے خلاف کسی بھی قسم کی کارروائی کرنے کے لئے پوری طرح تیار تھی کہ اچانک وہ تینوں افراد رک گئے۔

" وہ۔ وہ سوئس نژاد لڑکی کہاں ہے۔ وہ تو ان میں شامل نہیں ہے "...... اچانک ایک آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی اور وہ چونک پڑی کیونکہ وہ تو ایکریمین میک اپ میں تھی لیکن یہ آدمی اس کی اصلیت جانتا تھا۔

" باس۔ اسے یقیناً ہوش آگیا ہو گا اور وہ یہاں جزیرے پر ہی کہیں موجود ہو گی "...... ایک اور آواز سنائی دی۔

" نہیں۔ کیلی نے مجھے بتایا تھا کہ ان ریز کا شکار کسی صورت بھی ہوش میں نہیں آ سکتا اور پھر یہ بے ہوشی کے عالم میں ہی ہلاک ہو جاتا ہے۔ بہرحال تم ان سب کو گولیوں سے اڑا دو۔ پھر جزیرے پر پھیل کر اس لڑکی کو بھی تلاش کر لیں گے "...... اس آدمی نے کہا تو اس کے دونوں ساتھیوں نے مشین گنیں عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف سیدھی کی ہی تھیں کہ جولیا نے ٹریگر دبا دیا اور تڑتڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی قطار کی صورت میں کھڑے وہ تینوں افراد چیختے ہوئے اچھل کر نیچے گرے ہی تھے کہ ان میں سے ایک نے یکلخت قلابازی کھائی اور دوسرے لمحے جولیا کی طرف مشین گن کی گولیوں کی جیسے بارش سی ہو گئی لیکن جولیا چونکہ درخت کے تنے کی اوٹ میں تھی اس لئے وہ ان گولیوں کی زد میں نہ آ سکی۔ البتہ اس نے ٹریگر سے انگلی ہٹا لی تھی کیونکہ وہ تیسرا آدمی جسے باس کہا جا رہا تھا اور جس نے جولیا پر جوابی فائر کھولا تھا وہ عمران اور دوسرے ساتھیوں کے پاس ہی زمین پر اوندھے منہ لیٹ گیا تھا اور اب اگر جولیا فائر کرتی تو گولی اس کے کسی ساتھی کو بھی لگ سکتی تھی اس لئے جولیا نے ہاتھ روک لیا تھا اور پھر وہ آدمی جولیا کی اس مجبوری کو سمجھ گیا تھا اس لئے وہ اور زیادہ کھسک کر عمران کے ساتھیوں میں گھس گیا جبکہ اس کے دو مسلح ساتھی اب بے حس و حرکت پڑے

ہوئے تھے۔

"خبردار۔ ہتھیار پھینک دو اور سامنے آجاؤ ورنہ میں تمہارے ساتھیوں کو ہلاک کر دوں گا"...... اچانک اس آدمی نے مشین گن کی نال بے ہوش پڑے ہوئے صفدر کی کنپٹی سے لگاتے ہوئے چیخ کر کہا تو جولیا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لیے۔ اس نے ہاتھ میں پکڑا ہوا مشین پسٹل تنے کی اوٹ سے سامنے پھینک دیا اور پھر دونوں ہاتھ سر پر رکھے وہ خود بھی تنے کی اوٹ سے باہر آگئی۔ اسے صرف یہ خطرہ تھا کہ یہ آدمی اچانک اس پر فائر نہ کھول دے لیکن جیسے ہی جولیا سر پر دونوں ہاتھ رکھے اوٹ سے باہر آئی وہ آدمی اچھل کر کھڑا ہو گیا اور اس نے مشین گن کا رخ جولیا کی طرف کر دیا۔

"تم نے میرے دو آدمی مار دیئے ہیں اس لئے تم بھی چھٹی کرو"...... اس آدمی نے کہا لیکن اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ ختم ہوتا جولیا نے یکلخت لمبی چھلانگ لگائی اور اس بار واقعی وہ مشین گن کی فائرنگ سے بال بال بچی تھی لیکن اس طرح چھلانگ لگا کر وہ ہیلی کاپٹر کی اوٹ میں آگئی تھی۔ اب وہ آدمی جب تک سائیڈ پر نہ آتا وہ جولیا پر فائر نہ کر سکتا تھا۔ جولیا نے فوری طور پر جھک کر ایک پتھر اٹھا لیا۔

"میں تمہارے سارے ساتھیوں کو گولیوں سے اڑا دیتا ہوں"...... اس آدمی نے چیخ کر کہا اور اسی لمحے جولیا یکلخت تیزی سے سائیڈ پر ہوئی۔ اس نے اس آدمی کو تیزی سے مشین گن سمیت اپنے

ساتھیوں کی طرف مڑتے ہوئے دیکھا تو اس کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور دوسرے لمحے وہ آدمی چیختا ہوا اچھل کر منہ کے بل نیچے گرا۔ پتھر اس کی کھوپڑی پر پڑا تھا اور جولیا تیزی سے اس کی طرف دوڑ پڑی لیکن اس سے پہلے کہ جولیا اس کے قریب پہنچتی وہ آدمی بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ مشین گن ابھی تک اس کے ہاتھ میں تھی لیکن اسی لمحے جولیا نے یکلخت چھلانگ لگائی اور دوسرے لمحے وہ بھوکے عقاب کی طرح اس آدمی پر جھپٹ پڑی اور وہ دونوں ایک دوسرے سے ٹکرا کر نیچے زمین پر جا گرے۔ نیچے گرتے ہی جولیا نے قلابازی کھائی اور تیزی سے اٹھ کر کھڑی ہو گئی جبکہ وہ آدمی شاید جولیا سے بھی زیادہ تیز رفتاری سے اٹھ کر کھڑا ہونے میں کامیاب ہو گیا تھا لیکن اب اس کے ہاتھ میں گن موجود نہ تھی اور پھر اس سے پہلے کہ جولیا سنبھلتی اس آدمی نے انتہائی ماہرانہ انداز میں جولیا پر حملہ کر دیا۔ جولیا نے تیزی سے ایک طرف ہٹ کر اپنے آپ کو بچانا چاہا لیکن اس آدمی کا بازو ساتھ ہی گھوما اور جولیا کو یوں محسوس ہوا جیسے کسی نے اس کی پسلیوں پر آہنی راڈ مار دیا ہو۔ وہ بے اختیار چیختی ہوئی اچھل کر سائیڈ پر پڑے ہوئے تنویر کے جسم کے اوپر جا گری۔ اس آدمی نے غوطہ مارا اور نیچے گری ہوئی مشین گن اٹھا لی اور پھر سیدھا ہوا ہی تھا کہ یکلخت چیختا ہوا اچھل کر پشت کے بل زمین پر جا گرا۔ جولیا، تنویر کے جسم پر گرتے ہی نہ صرف تیزی سے گھوم گئی تھی بلکہ جب تک وہ آدمی مشین گن اٹھا کر سیدھا ہوتا جولیا کا جسم کسی کھلتے

ہوئے سپرنگ کی طرح اڑتا ہوا اس آدمی سے ٹکرایا اور اس کے ساتھ
ہی جولیا الٹی قلابازی کھا کر سیدھی کھڑی ہو گئی جبکہ وہ آدمی نیچے گر کر
ابھی سیدھا ہونے کے لئے پلٹ ہی رہا تھا کہ جولیا کی لات گھومی اور
اس آدمی کی کنپٹی پر پڑنے والی بھرپور ضرب نے اسے چیخنے پر مجبور کر
دیا لیکن وہ خاصا جاندار آدمی تھا۔ کنپٹی پر ضرب کھا کر اس کا جسم
یکلخت کسی چھلاوے کی طرح اچھلا اور جولیا جو دوسری ضرب لگانے
کے لئے اپنی جگہ سے اچھلی تھی یکلخت چیختی ہوئی سائیڈ پر جا گری۔ اس
آدمی نے اچھل کر جڑی ہوئی دونوں ٹانگیں جولیا کی ٹانگوں پر مار دی
تھیں۔ پھر جولیا کے نیچے گرتے ہی وہ آدمی یکلخت اچھل کر کھڑا ہوا اور
اس بار واقعی اس نے انتہائی وحشیانہ انداز میں جولیا پر حملہ کر دیا لیکن
جولیا تیزی سے زمین پر ہی رول ہوتی چلی گئی اور اس آدمی کو اپنے آپ
کو گرنے سے بچانے کے لئے تیزی سے الٹی قلابازی کھا کر سیدھا ہونا
پڑا لیکن ابھی وہ سیدھا ہو ہی رہا تھا کہ ایک بار پھر چیختا ہوا اچھل کر
نیچے جا گرا۔ اس بار جولیا نے وہی وار اس آدمی پر کیا تھا جو اس سے
پہلے اس آدمی نے جولیا پر کیا تھا کہ جولیا نے اچھل کر اپنی دونوں جڑی
ہوئی ٹانگیں اس آدمی کی ٹانگوں پر بھرپور انداز میں مار دی تھیں اور وہ
آدمی چیختا ہوا اچھل کر نیچے جا گرا تھا۔ اس کے نیچے گرتے ہی جولیا
اچھل کر کھڑی ہو گئی۔ وہ آدمی بھی بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر کھڑا
ہوا لیکن دوسرے لمحے تڑتڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی وہ چیختا ہوا
اچھل کر پشت کے بل نیچے جا گرا اور چند لمحے تڑپنے کے بعد اس نے

دم توڑ دیا۔ جولیا نے اٹھتے ہوئے ایک مشین گن پر ہاتھ ڈال دیا تھا
جو اس آدمی کے ساتھیوں میں سے کسی کے ہاتھ سے نکل کر وہاں
پڑی ہوئی تھی اور پھر اس سے پہلے کہ وہ آدمی سنبھلتا جولیا نے اس پر
فائر کھول دیا تھا اور مشین گن سے نکلنے والی گولیوں نے اس آدمی کا
سینہ ایک لمحے میں چھلنی کر دیا تھا۔ جولیا نے اس کے ہلاک ہوتے
ہی بے اختیار لمبے لمبے سانس لینے شروع کر دیئے کیونکہ یہ آدمی واقعی
اس کی توقع سے کہیں زیادہ مضبوط اور تیز ثابت ہوا تھا اور جولیا کو
خدشہ محسوس ہونے لگ گیا تھا کہ اگر کچھ دیر مزید گزر گئی تو یہ آدمی
لڑائی کے دوران اس پر حاوی بھی ہو سکتا ہے اور یہ بات وہ پہلے ہی
محسوس کر چکی تھی کہ یہ آدمی ہر صورت میں عمران اور اس کے
ساتھیوں کو ہلاک کرنا چاہتا ہے اور اگر جولیا مار کھا گئی تو وہ لازماً
ایسا کر گزرے گا اس لئے اس نے اس آدمی کو ہر صورت میں شکست
دینے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ چند لمحے لمبے لمبے سانس لینے کے بعد وہ مڑی
اور پھر اس نے جھک کر عمران کو اٹھا کر کاندھے پر لادنے کی کوشش
کی لیکن ظاہر ہے تھوڑی سی کوشش کے بعد ہی اسے اندازہ ہو گیا کہ
وہ عمران تو کیا اپنے کسی بھی ساتھی کو اس طرح کاندھے پر اٹھا کر
ہیلی کاپٹر تک نہیں لے جا سکتی۔ چنانچہ وہ تیزی سے دوڑتی ہوئی
ساحل کے قریب کھڑے ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ ہیلی کاپٹر
میں سوار ہو کر اس نے انجن سٹارٹ کیا اور چند لمحوں بعد ہیلی کاپٹر
فضا میں اٹھا تو جولیا نے اسے تھوڑا سا آگے بڑھا کر اپنے ساتھیوں کے

قریب لا کر دوبارہ زمین پر اتار دیا اور پھر وہ ہیلی کاپٹر سے نیچے اتری اور عمران کو بازو سے پکڑ کر گھسیٹتی ہوئی ہیلی کاپٹر کے قریب لے آئی۔ اس کے بعد وہ خود اوپر چڑھی اور پھر اس نے عمران کے دونوں بازو پکڑ کر اسے کسی بورے کی طرح اوپر کھینچنا شروع کر دیا اور تھوڑی سی جدوجہد کے بعد وہ اسے ہیلی کاپٹر پر چڑھا لینے میں کامیاب ہو گئی۔ پھر اس نے ایک ایک کر کے صفدر، تنویر اور کیپٹن شکیل کو بھی اسی طرح کھینچ کر ہیلی کاپٹر پر چڑھا لیا اور چند لمحوں بعد ہیلی کاپٹر فضا میں اڑتا ہوا واپس سمندر کی طرف بڑھتا چلا جا رہا تھا۔ جولیا کی تیز نظریں ارد گرد کا جائزہ لے رہی تھیں اور پھر تھوڑی دیر بعد اسے ایک چھوٹا سا ٹاپو نظر آنے لگا تو اس نے ہیلی کاپٹر کا رخ اس ٹاپو کی طرف موڑ دیا۔ ٹاپو پر ہیلی کاپٹر اتار کر وہ ہیلی کاپٹر سے نیچے اتری اور دوڑتی ہوئی آگے موجود ایک کیبن کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ اب وہ اس ٹاپو کو پہچان چکی تھی۔ یہ وہی ٹاپو تھا جہاں سے وہ غوطہ خوری کے لباس پہن کر پارٹن جزیرے پر پہنچے تھے۔ اسے یاد تھا کہ اس نے کیبن میں ایک بڑا سا واٹر کولر اور گلاس پڑا ہوا دیکھا تھا۔ چنانچہ وہ بھاگتی ہوئی کیبن میں گئی۔ کیبن خالی تھا البتہ وہاں پانی سے بھرا ہوا واٹر کولر اور گلاس موجود تھا۔ جولیا نے واٹر کولر اور گلاس دونوں اٹھائے اور پھر وہ ہیلی کاپٹر پر چڑھی اور پھر اس نے واٹر کولر کو ایک سائیڈ پر رکھ کر اس میں موجود پانی سے گلاس بھرا اور آگے بڑھ کر اس نے عمران کا منہ بھینچا اور پھر پانی اس کے منہ میں ڈالنا شروع کر دیا۔ تھوڑا سا پانی عمران

کے حلق میں اتر گیا تو اس نے گلاس میں موجود باقی پانی اس کے چہرے پر انڈیل دیا اور پھر وہ امید بھری نظروں سے عمران کو دیکھنے لگی کہ وہ کب ہوش میں آتا ہے لیکن کافی دیر تک جب عمران کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار نہ ہوئے تو جولیا نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ اب اس کے پاس اس کے سوا اور کوئی چارہ نہ تھا کہ وہ عمران کی گردن کی پشت پر چاقو یا خنجر سے کٹ لگا کر خون نکالے اور اسے ہوش میں لے آئے۔ چنانچہ وہ ایک بار پھر ہیلی کاپٹر سے نیچے اتری اور تیزی سے دوڑتی ہوئی کیبن کی طرف بڑھ گئی۔ کیبن میں موجود الماری کھول کر اس نے چیکنگ شروع کر دی اور پھر ایک خانے سے اسے ایک خنجر مل گیا۔ وہ خنجر اٹھائے واپس ہیلی کاپٹر پر پہنچی اور اس نے ہیلی کاپٹر کے فرش پر پڑے ہوئے عمران کو پلٹ کر اوندھے منہ لٹایا اور پھر اس کی گردن کی پشت پر اس نے عمران کے انداز میں کٹ لگایا کہ خون بھی نکل آئے اور کوئی گہرا زخم بھی نہ آئے۔ جب کٹ سے خون رسنے لگا تو جولیا سیدھی ہو کر کھڑی ہو گئی۔ اس کے چہرے پر امید کے تاثرات موجود تھے۔ چند لمحوں بعد جب عمران کے جسم میں ہلکی سی حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہو گئے تو وہ بے اختیار اچھل پڑی۔ اس نے ہاتھ میں پکڑا ہوا خون آلود خنجر ایک طرف سیٹ پر رکھا اور پھر عمران کو سیدھا کر کے اس نے دونوں ہاتھوں سے زور زور سے اسے جھنجوڑنا شروع کر دیا۔

"عمران۔ عمران۔ ہوش میں آؤ عمران۔ عمران"...... عمران کو

جھنجھوڑنے کے ساتھ ساتھ جولیا نے چیخ چیخ کر کہنا شروع کیا تو چند لمحوں بعد عمران نے آنکھیں کھول دیں لیکن اس کی آنکھوں میں شعور کی چمک موجود نہ تھی۔

"عمران ہوش میں آؤ۔ ہم خطرے میں ہیں"...... جولیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ہیلی کاپٹر کی سیٹ پر بیٹھ گئی اور چند لمحوں بعد عمران ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اب وہ انتہائی حیرت بھرے انداز میں ادھر ادھر دیکھ رہا تھا۔ عمران کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات دیکھ کر جولیا کے چہرے پر مسکراہٹ رینگ گئی جیسے اس نے بہت بڑا کارنامہ سرانجام دیا ہو۔

"ارے جولیا۔ ارے۔ اوہ۔ تو یہ تمہاری آواز تھی جو میرے کانوں میں پڑی تھی"...... اچانک عمران نے جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا ہاتھ اپنی گردن کے عقب میں پہنچ گیا تھا۔

"تم ہوش میں نہیں آ رہے تھے اس لئے مجبوراً مجھے گردن کے عقب میں زخم لگانا پڑا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"گردن کے عقب میں زخم سے اگر ہوش آ سکتا ہے تو دل پر موجود زخم سے تو نجانے کیا نتیجہ نکلے گا"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

"اوہ۔ یہ ہیلی کاپٹر۔ یہ ہم کہاں ہیں"...... عمران نے اٹھ کر سائیڈ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو جولیا نے اسے

اپنے ہوش میں آنے سے لے کر اب تک کے سارے واقعات تفصیل سے بتا دیئے اور عمران حیرت سے آنکھیں پھاڑے تفصیل سنتا رہا۔ البتہ اس کے چہرے پر تحسین کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"تو تم نے سواکن کے ساتھ فائٹ کی ہے اور اس سے جیتی ہو۔ ویل ڈن جولیا۔ وہ بلیک ایجنسی کا بڑا نامور ایجنٹ تھا"...... عمران نے تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

"نام تو مجھے نہیں معلوم۔ بہرحال تم سب کی زندگیاں بچانے کے لئے مجھے یہ لڑائی لڑنا پڑی"...... جولیا نے کہا۔

"تم نے اچھا کیا کہ ہم سب کو لاد کر یہاں لے آئی ہو ورنہ وہاں کسی بھی وقت معاملات خراب بھی ہو سکتے تھے۔ میں باقی ساتھیوں کو بھی ہوش میں لے آؤں۔ تم مجھے خنجر دو"...... عمران نے کہا تو جولیا نے خنجر اٹھا کر عمران کی طرف بڑھا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد عمران، صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر تینوں کو ہوش میں لے آنے میں کامیاب ہو گیا اور پھر ہوش میں آ کر جب انہیں ساری صورت حال کا علم ہوا تو ان سب نے بھی جولیا کا شکریہ ادا کیا اور پھر وہ سب ہیلی کاپٹر سے اتر کر کیبن کے قریب موجود چشمے کی طرف بڑھ گئے جبکہ جولیا کیبن کی طرف بڑھ گئی تھی۔

"عمران صاحب۔ جولیا کو کیسے ہوش آ گیا جبکہ نہ آپ کو ہوش آیا اور نہ ہی ہمیں"...... صفدر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں نے بھی اس پہلو پر سوچا ہے لیکن کوئی بات سمجھ میں نہیں

آئی کیونکہ اس سرخ رنگ کی ریز کی سائنسی ہیئت کا مجھے علم نہیں ہے
اس لئے یہی کہا جا سکتا ہے کہ ان سائنسی ریز کا اثر مردوں کی نسبت
عورتوں پر کم ہوتا ہو گا"...... عمران نے جواب دیا تو باقی ساتھی بے
اختیار ہنس پڑے۔

"کیا شعاعیں بھی مردوں اور عورتوں میں تمیز رکھتی ہیں"۔ صفدر
نے کہا تو اس بار عمران ہنس پڑا۔

"میں نے ریز کے اثرات کی بات کی ہے۔ تمہیں اتنا تو بہرحال
معلوم ہو گا کہ عورتوں اور مردوں کی جسمانی ساخت میں فرق ہوتا
ہے۔ اسی طرح ان دونوں کے اعصابی ردعمل میں بھی بے پناہ فرق
ہوتا ہے۔ میں نے اس فرق کی بات کی ہے اور یہ بھی میرا اندازہ
ہے۔ کوئی حتمی بات نہیں ہے"...... عمران نے چشمے کے پانی سے
منہ ہاتھ اور سر دھونے کے ساتھ ساتھ گردن کے عقب میں پانی
ڈالتے ہوئے کہا لیکن پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی یکلخت
جولیا کیبن کی طرف سے دوڑ کر ان کی طرف آتی ہوئی دکھائی دی۔

"کیا ہوا"...... عمران نے جولیا سے پوچھا۔

"ہیلی کاپٹر پر سمندر کی طرف سے لائٹ پڑ رہی ہے۔ میں نے
لائٹ خود دیکھی ہے کیبن میں بیٹھ کر۔ یوں لگتا ہے جیسے کوئی
دوربین سے چیکنگ کر رہا ہو اور روشنی سیدھ میں جانے کی وجہ سے
دوربین کے شیشوں کی چمک پڑ رہی ہو"...... جولیا نے کہا۔

"دوربین کہاں ہے۔ ٹھہرو میں دیکھتا ہوں"...... عمران نے کہا

اور تیزی سے ہیلی کاپٹر کی طرف دوڑ پڑا لیکن وہ جان بوجھ کر اس انداز
میں دوڑ رہا تھا کہ وہ روشنی کی سیدھ میں نہ ہو سکے۔ تھوڑی دیر بعد وہ
ہیلی کاپٹر کی اس سمت میں پہنچ گیا جو سمندر کی مخالف سمت تھی۔
عمران کی تیز نظریں سمندر پر جمی ہوئی تھیں اور پھر اچانک دور سے
اسے واقعی چمک سی ہیلی کاپٹر پر پڑتی ہوئی دکھائی دی۔ یہ چمک ایسی
تھی جیسے دور سمندر میں کہیں کوئی جگنو چمکا ہو۔ اس دوران اس کے
دوسرے ساتھی بھی وہاں پہنچ گئے تھے۔

"اوہ۔ اس طرف تو پارٹن جزیرہ ہے"...... عمران نے کہا اور پھر
اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک تیز سرخ رنگ کی روشنی
کا گولہ سا دور سمندر میں سے نکل کر اوپر فضا میں اٹھتا ہوا دکھائی
دیا۔

"میزائل فائر ہوا ہے۔ بھاگو یہاں سے۔ ہیلی کاپٹر نشانہ ہے"۔
عمران نے تیزی سے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ بے تحاشہ کیبن کی
طرف دوڑ پڑا۔ اس کے ساتھی بھی اس کے پیچھے دوڑ پڑے اور پھر ابھی
وہ کیبن تک بمشکل پہنچے تھے کہ ان کے عقب میں ایک خوفناک
دھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے مڑ کر دیکھا تو ہیلی کاپٹر
پرزے پرزے ہو کر ہوا میں بکھر رہا تھا اور چاروں طرف آگ کے شعلے
پھیل رہے تھے۔

"ویری بیڈ۔ اب یہاں سے نکلنا تو ہمارے لئے واقعی مسئلہ بن
جائے گا۔ ہمارے غوطہ خوری کے لباس بھی وہاں پارٹن جزیرے پر

ہی رہ گئے ہیں"...... صفدر نے کہا تو اس کی بات سن کر سب کے
چہرے بگڑ سے گئے۔

" ارے۔ ارے۔ کیا ہوا۔ تم گھبرا کیوں گئے ہو۔ کیا یہ کافی
نہیں ہے کہ ہم زندہ ہیں اور یار زندہ صحبت باقی"...... عمران نے
ان کے چہرے بگڑتے دیکھ کر کہا تو سب کے ستے ہوئے چہرے بے
اختیار کھل اٹھے۔

" لیکن عمران صاحب اب یہاں سے جانے کا کیا ہو گا"...... صفدر
نے کہا۔

" جن لوگوں نے میزائل سے ہیلی کاپٹر تباہ کیا ہے وہ لازماً یہاں
چیکنگ کرنے بھی آئیں گے اور پھر وہ چاہے کسی لانچ میں آئیں یا
کسی ہیلی کاپٹر پر وہی ہمارا ذریعہ بن جائے گا"...... عمران نے کہا تو
سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

" لیکن اگر یہ لوگ اتنے فاصلے سے ہیلی کاپٹر تباہ کر سکتے ہیں تو یہ
ہمیں وہاں اس جزیرے پر بھی تو ہلاک کر سکتے تھے جبکہ ہمیں وہاں
صرف بے ہوش کیا گیا اور پھر سوا کن کو ہاربرٹ سے بلایا گیا ہمیں
ہلاک کرنے کے لئے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

" ہم اس جزیرے پر موجود تھے اور میزائل فائرنگ فاصلے پر تو ہو
سکتی ہے وہاں جزیرے پر کم فاصلے کی وجہ سے نہیں ہو سکتی اور انہوں
نے چار دیواری سے باہر آنے کا کوئی راستہ بھی نہیں رکھا ہو گا اس
لئے ان کی مجبوری تھی"...... عمران نے کہا۔

" میرا خیال ہے کہ ہمیں چاروں طرف سے نگرانی کرنی چاہئے۔
ایسا نہ ہو کہ کوئی اچانک ہمارے سر پر پہنچ جائے"...... جولیا نے کہا
تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور چند لمحوں بعد وہ سب چاروں
طرف بکھر گئے جبکہ جولیا اور عمران اس طرف کو جا کر درختوں کی
اوٹ میں کھڑے ہو گئے جس طرف پارٹن جزیرہ تھا۔

" کیا تمہارا خیال ہے کہ چیکنگ کے لئے پارٹن جزیرے سے کوئی
ہیلی کاپٹر یا لانچ آئے گی"...... جولیا نے کہا۔

" نہیں۔ اگر ان کے پاس ہیلی کاپٹر یا لانچ ہوتی تو وہ ہمیں وہاں
اس انداز میں صرف بے ہوش کر کے نہ چھوڑتے۔ جو بھی یہاں آئے
گا وہ ہاربرٹ کی طرف سے ہی آئے گا لیکن میں یہ سوچ رہا ہوں کہ
پارٹن جزیرے پر پہنچنے کی کیا صورت ہو گی"...... عمران نے کہا۔

" اگر لانچ یا ہیلی کاپٹر جو کچھ بھی یہاں آیا تو اسے ہم استعمال کر
سکتے ہیں"...... جولیا نے کہا۔

" نہیں۔ پہلے وہ شاید کسی وجہ سے ہمیں چیک نہیں کر سکے اور
تم ہمیں لے کر یہاں صحیح سلامت پہنچ گئی ہو۔ تم نے خود دیکھا ہے
کہ جب انہوں نے چیک کیا تو انہوں نے اتنے فاصلے سے بھی ہیلی
کاپٹر پر درست نشانہ لگا کر اسے تباہ کر دیا ہے اس لئے جو لانچ یا ہیلی
کاپٹر پارٹن جزیرے کی طرف بڑھے گا اسے تو وہ ویسے ہی تباہ کر دیں
گے اور اگر انہیں وہاں کھاڑی میں موجود ہمارے غوطہ خوری کے
مخصوص لباس مل گئے تو یہ سمجھو کہ انہوں نے اس علاقے میں بھی

فوری طور پر حفاظتی اقدامات کر دیئے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر اب مشن کی تکمیل کیسے کریں گے"...... جولیا نے کہا۔

"تم ہماری جانیں بچانے کے چکر میں پڑ گئی ورنہ وہاں تم اس ہیلی کاپٹر کو اس چار دیواری کے اندر اتار کر کام دکھا سکتی تھی۔ ضروری اسلحہ بھی ہمارے بیگز میں موجود تھا۔ اس طرح مشن مکمل ہو جاتا"...... عمران نے کہا۔

"لیکن تم اور باقی ساتھی ہلاک ہو جاتے۔ پھر"...... جولیا نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"ہم سب انسان ہیں۔ ہم نے آج نہیں تو کل مرجانا ہے لیکن اگر یہ مشن مکمل نہ ہو سکا اور پاکیشیا کی ایٹمی تنصیبات تباہ کر دی گئیں اور پھر کافرستان نے اسرائیل کے ساتھ مل کر پاکیشیا پر قبضہ کر لیا تو تم بتاؤ کہ پندرہ کروڑ افراد کا کیا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے لیکن میں اس حد تک نہیں جا سکتی تھی اور مجھے یقین ہے کہ میری جگہ اگر تمہیں ہوش آتا تو تم بھی وہی کرتے جو میں نے کیا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"نہیں۔ میں سب سے پہلے مشن مکمل کرتا۔ ملک کا مفاد پہلے باقی سب باتیں بعد میں آتی ہیں"...... عمران نے کہا۔

"میں تمہاری طرح اس قدر غیر جذباتی اور پتھر دل نہیں ہو سکتی کبھی نہیں ہو سکتی۔ تم تو سرے سے انسان ہی نہیں ہو"...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"ملک و قوم کے تحفظ کے لئے جب ہم خود اپنی جانیں اپنی ہتھیلیوں پر اٹھائے پھر رہے ہیں تو پھر اس میں جذباتی یا پتھر دل ہونے کی کیا بات ہے۔ اگر ہم تین چار افراد کی موت سے پاکیشیا بچ سکتا ہے تو اس سے بڑا فائدے کا سودا اور کیا ہو سکتا ہے"...... عمران نے جان بوجھ کر بات کو آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔

"تم۔ تم انسان نہیں ہو۔ خاموش رہو۔ جو میں نے درست سمجھا وہی کیا"...... جولیا نے یکلخت پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔ اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ عمران کی باتیں سن کر اس کا موڈ سخت خراب ہو گیا ہے۔

"ارے۔ ارے۔ اس میں ناراض ہونے کی کیا بات ہے۔ میرا مطلب تھا کہ دونوں ہی مشن مکمل ہو جاتے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"دونوں مشن۔ کیا مطلب"...... جولیا نے چونک کر پوچھا۔

"ایک ملک کا مشن اور دوسرا مبارکوں کا مشن۔ میرا مطلب ہے وہ بینڈ باجوں والا مشن"...... عمران نے جواب دیا۔

"یہ دوسرا مشن کیسے مکمل ہو جاتا"...... اچانک جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کا بگڑا ہوا چہرہ عمران کی بات سن کر اس طرح جگمگا اٹھا تھا جیسے عمران نے بات کرنے کی بجائے اس کے چہرے کے نیچے بجھے ہوئے بلب کو جلا دیا ہو۔

"میں تو بین الاقوامی طور پر تسلیم شدہ ڈھیٹ ہوں اس لئے میں

تو مر نہیں سکتا۔ باقی کے بارے میں اتنا تو میں جانتا ہوں کہ وہ میری طرح ڈھیٹ نہیں ہیں اس لئے مشن مکمل ہو جانے کے بعد ہم دونوں اس جزیرے پر رہ جاتے اور نتیجہ وہی ہوتا بلکہ دوسرا مشن بھی مکمل ہو جاتا۔ یہ اور بات ہے کہ بینڈ باجے کے بغیر ہوتا"۔ عمران نے کہا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

"تم نے یہ بات صرف اس لئے کی ہے کہ تمہیں اب احساس ہو گیا ہے کہ تم نے پہلے غلط بات کی ہے"...... جولیا نے کہا لیکن پھر اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا اچانک عمران اور جولیا دونوں بے اختیار اچھل پڑے کیونکہ انہوں نے پہلے کی طرح دور سمندر میں ایک اور میزائل کو آسمان کی طرف اٹھتے ہوئے دیکھا تھا۔

"اوہ۔ اوہ۔ وہ جزیرے پر میزائل فائر کر رہے ہیں۔ دوڑو"۔ عمران نے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے چیخ چیخ کر اپنے ساتھیوں کو بھی جزیرے کی عقبی طرف پہنچنے کا کہنا شروع کر دیا۔ اسی لمحے ان کے عقب میں ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور یہ دھماکہ پہلے سے زیادہ اندر کی طرف ہوا تھا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ لوگ میزائل مار رہے ہیں۔ ہمیں عقبی طرف جزیرے کی کھاڑیوں میں پناہ لینا پڑے گی"...... عمران نے کہا۔ اسی لمحے ایک اور خوفناک دھماکہ ہوا اور اس بار یہ دھماکہ ان کے قریب ہی ہوا تھا اور ہر طرف خوفناک تباہی پھیلتی چلی جا رہی تھی اور پھر وہ سب دوڑ کر جزیرے کے عقبی حصے کی طرف پہنچے اور پھر

پانی سے ذرا فاصلے پر موجود ایک بڑی سی کھاڑی میں پہنچ گئے۔ دھماکے یکے بعد دیگرے مسلسل ہو رہے تھے اور ہر دھماکہ پہلے سے زیادہ قریب اور خوفناک محسوس ہو رہا تھا۔

"یہ تو پورا ٹاپو ہی تباہ کرنے پر تل گئے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"انہوں نے شاید کسی ذریعے سے ہماری یہاں موجودگی چیک کر لی ہے اور اب وہ اس ٹاپو کو ہی تباہ کرنا چاہتے ہیں"...... عمران نے کہا۔ خوفناک دھماکے مسلسل جاری تھے حتیٰ کہ یہ میزائل ٹاپو کے عقبی طرف بھی پانی میں گرنے لگے تھے۔ چند لمحوں بعد دھماکے ایک بار پھر ٹاپو پر ہونے لگے لیکن اب ان دھماکوں کی آوازیں دوسری طرف سنائی دے رہی تھیں اور اب فاصلہ کافی تھا۔ کافی دیر تک وقفے وقفے سے خوفناک دھماکے ہوتے رہے اور پھر خاموشی طاری ہو گئی۔

"آؤ اب جا کر دیکھیں کہ ٹاپو کا کیا ہوا ہے"...... عمران نے کہا اور پھر جب وہ ٹاپو کے اوپر پہنچے تو وہاں واقعی ہر طرف خوفناک تباہی پھیلی ہوئی تھی۔ خوفناک میزائلوں نے واقعی ٹاپو کو مکمل طور پر تباہ کر دیا تھا۔ درختوں کے ٹکڑے اڑ گئے تھے۔ کیبن وغیرہ کا وجود ہی غائب ہو چکا تھا۔ ہیلی کاپٹر بھی مکمل طور پر تباہ ہو چکا تھا۔ وہ سارے ٹاپو میں گھومتے رہے اور تباہی کا اندازہ کرتے رہے۔

"اب یہاں سے نکلنے کا بھی کچھ سوچو"...... جولیا نے کہا۔

"وہ شاید یہاں ہماری لاشیں دیکھنے آئیں۔ پھر ہی کوئی سکوپ

بن سکتا ہے"...... عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے لیکن پھر رات پڑ گئی اور وہ رات انہوں نے شدید سردی سے بچنے کے لئے کھاڑی میں گزار دی لیکن وہاں کوئی چیکنگ کرنے نہ آیا۔ چشمہ چونکہ ویسے ہی موجود تھا اس لئے صبح انہوں نے منہ ہاتھ دھوئے۔ کھانے پینے کے لئے کچھ نہ تھا اس لئے وہ سب بھوکے تھے۔

"عمران صاحب۔ وہ شاید سائنسی چیکنگ کے بعد مطمئن ہو گئے ہیں کہ ہم ہلاک ہو چکے ہیں اس لئے وہ یہاں نہیں آئیں گے"۔ صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ ہو سکتا ہے ایسے ہی ہو"...... عمران نے جواب دیا۔ وہ سب جزیرے کے عقبی ساحل پر پہنچے ہوئے تھے۔

"تو پھر ہم یہاں سے کیسے نکلیں گے۔ ادھر وقت بھی تیزی سے گزرتا جا رہا ہے۔ وہ اپنا مشن مکمل کر لیں گے اور ہم یہاں بیٹھے کسی کے آنے کا انتظار کرتے رہ جائیں گے"...... صفدر نے کہا۔

"کبھی تو تم بھی سوچ لیا کرو۔ آخر بھاری بھاری تنخواہیں لیتے ہو۔ سارا کام میرے ہی ذمے کیوں لگا رکھا ہے تم نے"...... عمران نے کہا۔

"اس لئے کہ صرف تمہارا دماغ ہی شیطانی ہے اور شیطان کا دماغ ہی نئے نئے جواز تلاش کر سکتا ہے"...... اس بار تنویر نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"اور تم ان پر عمل کرتے ہو۔ یہ بتاؤ کہ شیطان کون ہوا۔ سوچنے

والا یا عمل کرنے والا"...... عمران نے جواب دیا تو سب ایک بار پھر ہنس پڑے۔

"عمران صاحب۔ اب یہی صورت رہ گئی ہے کہ ہم بڑی بڑی لکڑیوں کو جوڑ کر کوئی کشتی بنائیں اور عقبی طرف روانہ ہو جائیں۔ کہیں نہ کہیں تو پہنچ ہی جائیں گے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اس کشتی میں ہم جب تک کہیں نہ کہیں پہنچیں گے تب تک پاکیشیائی ایٹمی تنصیبات تباہ ہو چکی ہوں گی اس لئے ہم نے کہیں نہ کہیں نہیں جانا بلکہ پارٹن جزیرے پر جانا ہے تاکہ مشن کو مکمل کیا جا سکے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن کیسے۔ کیا یہاں بیٹھے بیٹھے مشن مکمل ہو جائے گا"۔ جولیا نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سیانے کہتے ہیں جھلائے ہوئے ذہن کوئی مثبت بات نہیں سوچ سکتے اس لئے تم پہلے تو اپنے ذہن پر موجود جھلاہٹ کے اثرات ختم کرو پھر تمہیں مثبت سوچ آئے گی ورنہ نہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"عمران صاحب۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں اس کشتی کے بارے میں ہی سوچنا چاہئے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"کچھ دیر اور ٹھہر جاؤ۔ شاید اللہ تعالیٰ کوئی سبیل پیدا کر دے"...... عمران نے کہا تو سب عمران کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑے۔

"تو آپ کو کسی کے آنے کی امید ہے"...... صفدر نے چونک کر کہا۔

"امید پر تو دنیا قائم ہے۔ وہ کسی شاعر نے کہا ہے کہ شجر سے پیوستہ رہ کر امید بہار رکھنی چاہیے"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ میرا خیال ہے کہ آپ کو یہ امید ہے کہ ہارپ جزیرے سے کوئی چیکنگ کرنے لامحالہ یہاں آئے گا لیکن ہو سکتا ہے کہ وہ یہ رسک نہ لیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"نہ لیں۔ ان کا ہی نقصان ہے کیونکہ رسک لئے بغیر کامیابی کا تصور بھی نہیں ہو سکتا"...... عمران نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے اس طرح اچانک اٹھنے کی وجہ سے اس کے ساتھی بھی بے اختیار اٹھ کھڑے ہوئے۔

"کیا ہوا"...... جولیا نے پوچھا۔

"کچھ نہیں۔ بس بیٹھے بیٹھے تھک گیا تھا اس لئے سوچا کہ ذرا چل پھر کر تھکاوٹ دور کی جائے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنی آنکھوں کے اوپر اس طرح ہاتھ رکھ لیا جیسے دور کسی چیز کو دیکھ رہا ہو۔

"مبارک ہو۔ بہار پہنچنے والی ہے"...... عمران نے ہاتھ ہٹاتے ہوئے کہا تو سب کی نظریں اس طرف جم گئیں جہاں عمران دیکھ رہا تھا لیکن دور دور تک سمندری لہریں ہی نظر آ رہی تھیں۔

"ہمیں تو کوئی چیز نظر نہیں آ رہی"...... صفدر نے کہا۔

"کچھ ہو گا تو نظر آئے گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ تم نے کیا مذاق بنا رکھا ہے۔ کیا تم ہمیں احمق سمجھتے ہو"۔ جولیا نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا لیکن پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک جزیرے کی اسی سمت جس طرف پارٹن جزیرہ تھا ایسی آواز سنائی دی جیسے کوئی پرندہ بولتا ہے اور وہ سب تیزی سے مڑے لیکن عمران ویسے ہی دوسری طرف منہ کئے کھڑا رہا۔ اس کی نظریں سمندر پر جمی ہوئی تھیں۔

"یہ کیسی آواز تھی"...... سب نے کہا۔

"سپیشل ڈیوز کی مدد سے ہماری چیکنگ کی جا رہی ہے اور یہ سپیشل ڈیوز یہاں سے تقریباً چار پانچ ناٹ کے فاصلے سے استعمال کی جا رہی ہیں"...... عمران نے کہا۔

"سپیشل ڈیوز۔ وہ کیا ہوتی ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"سامنے دیکھو۔ سمندر کی لہروں میں تمہیں سرخ رنگ کی لائنیں نظر آنے لگ جائیں گی"...... عمران نے کہا تو سب نے غور سے سمندری لہروں کو دیکھنا شروع کر دیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ واقعی پانی میں سرخ لائنیں نظر آ رہی ہیں۔ یہ کیا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"سپیشل ڈیوز"...... عمران نے مختصر سا جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جھک کر ایک پتھر اٹھایا اور ہاتھ گھما کر اس جگہ پھینک دیا جہاں پانی میں دھاگوں جیسی سرخ رنگ کی لائنیں نظر آ

رہی تھیں۔ پتھر گرنے سے لہروں میں تبدیلی پیدا ہوئی اور چند لمحوں بعد یہ سرخ رنگ کی لائنیں غائب ہو گئیں۔

"آؤ۔ اب یہ لوگ اطمینان سے یہاں آئیں گے اس لئے ہم نے دوبارہ اس کھاڑی میں ہی رہنا ہے کیونکہ لازماً وہ لوگ ہیلی کاپٹر پر آئیں گے"...... عمران نے کہا اور کھاڑی کی طرف بڑھ گیا۔

"عمران صاحب۔ پلیز ہمارے صبر کا امتحان نہ لیں اور اس پراسرار کھیل کی تفصیل ہمیں بھی بتا دیں"...... صفدر نے اس کے پیچھے بڑھتے ہوئے کہا۔

"مجھے یقین ہے کہ کیلی کبھی اندازے پر کام نہیں چھوڑ سکتا۔ کیونکہ وہ سیکرٹ ایجنٹ ہے اس لئے ہیلی کاپٹر تباہ کرنے اور جزیرے پر تباہی پھیلانے کے باوجود وہ کسی صورت بھی مطمئن نہیں ہو سکتا۔ جو کچھ ہمارے ذہن میں ہے وہ اس کے ذہن میں بھی ہو گا کہ اگر ہم اس جزیرے پر زندہ موجود ہوئے تو ہم لامحالہ لانچ یا ہیلی کاپٹر پر قبضہ کر کے گیم پلٹ سکتے ہیں اس لئے اس نے سائنسی انداز میں ہماری یہاں موجودگی چیک کرنے کا سوچا۔ مجھے اچانک دور سمندر پر چمک سی محسوس ہوئی تو میں نے آنکھوں پر ہاتھ رکھ کر چیک کیا۔ چمک تیزی سے جزیرے کے قریب آتی جا رہی تھی اور میں اس چمک کو دیکھ کر سمجھ گیا کہ یہ سپیشل ویوز ہیں۔ ان کی کارکردگی کو میں جانتا ہوں اس لئے مجھے معلوم تھا کہ جزیرے کے قریب آ کر یہ رک جائیں گی اور پھر جزیرے کے چاروں طرف ان میں سے ریز نکل کر

آپس میں مل جائیں گی اور اس طرح یہ سرکٹ مکمل ہوتے ہی جزیرے پر اگر کوئی انسان موجود ہو تو سکرین پر اس کی نشاندہی ہو جائے گی لیکن اگر سرکل کو توڑ دیا جائے تو پھر سکرین خالی رہے گی اور وہ لوگ یہ سمجھیں گے کہ یہاں کوئی زندہ انسان موجود نہیں ہے اس لئے جیسے ہی سرکٹ مکمل ہونے کا وقت آیا میں نے پتھر پھینک کر سرکل توڑ دیا اور چند لمحوں بعد سرخ لائنیں غائب ہو گئیں۔ اس کا مطلب تھا کہ سکرین کو خالی دیکھ کر وہ اس نتیجے پر پہنچیں گے کہ یہاں کوئی زندہ انسان موجود نہیں ہے اور یہ چمک جس اینگل پر سمندر میں نظر آ رہی تھی اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ سپیشل ویوز خاصی بلندی سے ڈالی جا رہی ہیں اور اس بلندی پر کوئی ہیلی کاپٹر ہی ہو سکتا ہے"...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"حیرت ہے کہ آپ کو اس قدر جدید سائنسی ایجادات کا پہلے سے علم ہوتا ہے حالانکہ یہ سپیشل ویوز پہلے کبھی ہمارے سامنے نہیں آئیں لیکن آپ ان کے بارے میں ایسے بتا رہے ہیں جیسے یہ ایجاد ہی آپ کی ہو"...... صفدر نے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے۔ یہ میری ذاتی ایجاد ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

"آپ کی۔ کیا مطلب"...... سب نے چونک کر کہا۔

"کارمن میں ایک سائنس دان ہے ڈاکٹر رینالڈ۔ وہ آکسفورڈ میں میرا کلاس فیلو رہا ہے۔ یہ اس کی ایجاد ہے اور اس کی ایجاد کے دوران

کئی ایسے مواقع آگئے جہاں اس کی ریسرچ تھک گئی تو اس نے مجھ سے رابطہ کیا اور میں نے سرداور سے ڈسکس کر کے ان رکاوٹوں کو دور کرنے میں ڈاکٹر رینالڈ کی مدد کی۔ پھر ڈاکٹر رینالڈ نے اس پر جو ریسرچ پیپر لکھا اس کی ایک کاپی اس نے مجھے خصوصی طور پر بھیجی اس لئے میں سمجھو کہ یہ میری ایجاد ہے ورنہ شاید میں آخر تک اسے نہ سمجھ سکتا عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو سب نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"کاش ان لوگوں کو یہ بھی علم ہو جاتا کہ یہ تمہاری ایجاد ہے تو انہیں سمجھ آجاتی کہ جسے وہ جدید ترین ایجاد سمجھ کر استعمال کر رہے ہیں وہ اس کے موجد کے خلاف ہی استعمال کی جا رہی ہیں"۔ صفدر نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔ اسی لمحے انہیں اپنے سروں پر ہیلی کاپٹر کی آواز سنائی دی۔ ہیلی کاپٹر جزیرے کے اوپر ہوا میں تھا اور پھر وہ اس کی آواز سے اندازہ لگاتے رہے کہ ہیلی کاپٹر جزیرے پر ہر طرف پرواز کر کے چیکنگ کر رہا ہے۔ ظاہر ہے وہ چونکہ کھاڑی میں تھے اس لئے وہ انہیں کیسے نظر آسکتے تھے اور پھر تھوڑی دیر بعد انہیں محسوس ہوا کہ ہیلی کاپٹر جزیرے پر اتر گیا ہے۔

"ہمارے پاس اسلحہ نہیں ہے اور وہ لازماً مسلح ہوں گے"۔ صفدر نے آہستہ سے کہا۔

"ڈنڈوں سے کام چلانا پڑے گا اور ڈنڈے جزیرے پر بہت پڑے ہیں"...... عمران نے جواب دیا تو سب بے اختیار مسکرا دیئے۔ چند

لمحوں بعد وہ بڑے محتاط انداز میں کھاڑی سے نکل کر اوپر جزیرے پر پہنچے اور زمین پر لیٹ کر انہوں نے چیکنگ شروع کر دی اور پھر ایک ہیلی کاپٹر انہیں کچھ فاصلے پر کھڑا نظر آگیا۔ اس کے ساتھ ایک آدمی کھڑا ہوا تھا۔ اس کے ہاتھ میں مشین گن تھی اور وہ بڑے چوکنا انداز میں کھڑا تھا۔ اس کا رخ ان کی طرف نہ تھا۔ تھوڑی دیر بعد انہیں دو مسلح آدمی ایک سائیڈ سے اپنی طرف آتے دکھائی دیئے۔ وہ آپس میں باتیں کر رہے تھے۔ عمران اور اس کے ساتھی جھاڑیوں کی اوٹ میں پڑے ہوئے تھے۔

"تنویر اور میں ان پر حملہ کریں گے اور پھر ان کی مشین گنوں سے ہیلی کاپٹر کے قریب کھڑے آدمی کو نشانہ بنائیں گے۔ باقی خاموش اور بے حس و حرکت رہیں کیونکہ ہو سکتا ہے کہ ان کے اور بھی ساتھی ہوں"...... عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ پھر وہ دونوں آدمی جیسے ہی قریب آئے اچانک عمران اور تنویر اٹھ کر ان پر اس طرح جھپٹ پڑے جیسے بھوکے عقاب چڑیوں پر جھپٹتے ہیں اور وہ چونکہ جزیرہ خالی سمجھ کر اطمینان سے آ رہے تھے اس لئے وہ آسانی سے مار کھا گئے اور چند لمحوں بعد ہی ان کے منہ سے ہلکی ہلکی آوازیں نکلیں اور وہ ختم ہو گئے۔ ان دونوں کی گردنیں ٹوٹ چکی تھیں۔ ہیلی کاپٹر کے قریب موجود آدمی یکلخت ان کی طرف مڑا۔ شاید ان کی ہلکی آوازیں اس تک پہنچ گئی تھیں لیکن دوسرے لمحے تڑتڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی وہ آدمی چیختا ہوا نیچے گرا اور چند لمحے تڑپنے

کے بعد ساکت ہو گیا۔

"چلو ہیلی کاپٹر کے پاس۔ لیکن محتاط رہنا ان کے ساتھی اچانک ہم پر حملہ کر سکتے ہیں"...... عمران نے کہا اور وہ سب تیزی سے دوڑتے ہوئے ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ البتہ دوسری مشین گن تنویر نے اٹھالی تھی۔ ہیلی کاپٹر کے پاس پہنچ کر عمران تیزی سے ہیلی کاپٹر میں سوار ہو گیا جبکہ باقی ساتھی تیزی سے ہیلی کاپٹر کی اوٹ میں ہو کر کھڑے ہو گئے۔ تھوڑی دیر بعد عمران ہیلی کاپٹر سے نیچے اتر آیا۔

"اس میں سپیشل ویوز کی مشین موجود ہے۔ بہر حال ان تینوں کے علاوہ اور یہاں کوئی نہیں ہے اس لئے اب ہم نے یہاں سے نکلنا ہے"..... عمران نے کہا۔

"لیکن عمران صاحب۔ کیا اس ہیلی کاپٹر کے ذریعے ہم پارٹن جائیں گے"...... صفدر نے کہا۔

"نہیں بلکہ ہمیں ہابرٹ جانا ہو گا کیونکہ ان تینوں میں سے ہم کسی سے بات نہیں کر سکے اور کسی بھی لمحے ٹرانسمیٹر پر کال آسکتی ہے اور اگر ہم پارٹن کی طرف گئے تو پھر تو لازماً کال آئے گی اور جب انہیں درست جواب نہیں ملے گا تو پھر وہ ہیلی کاپٹر کو فضا میں ہی اڑا دیں گے اس لئے پہلے ہم اس ہیلی کاپٹر پر ہابرٹ جائیں گے اور پھر وہاں سے دوبارہ تیاری کر کے پارٹن پہنچیں گے"۔ عمران نے کہا۔

"لیکن عمران صاحب اس طرح وقت ضائع نہیں ہو گا۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں یہ رسک لینا ہی پڑے گا"... صفدر نے کہا۔

"نہیں۔ اگر ہیلی کاپٹر راستے میں ہی تباہ ہو گیا تو ہمیں سمندر میں تیرنا ہو گا اور وہاں شارک مچھلیاں ہمیں چند لمحوں میں چٹ کر جائیں گی۔ دوسری بات یہ کہ ہمارے پاس اسلحہ بھی نہیں ہے اور وہاں کی صورت حال تم لوگ دیکھ چکے ہو۔ تم فکر مت کرو۔ ہابرٹ سے ہم فوری طور پر پارٹن پہنچنے کا کوئی نہ کوئی سلسلہ بنالیں گے"۔ عمران نے کہا اور اس بار سب نے اس کی تائید میں سر ہلا دیئے اور پھر وہ سب ہیلی کاپٹر میں سوار ہو گئے اور عمران نے پائلٹ کی سیٹ پر بیٹھ کر اس کا انجن سٹارٹ کیا اور چند لمحوں بعد ہیلی کاپٹر فضا میں اڑتا ہوا ہابرٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

کیلی کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ سامنے موجود مشین کی سکرین پر اس
کی نظریں ایسے چپکی ہوئی تھیں جیسے لوہا مقناطیس سے چپک جاتا
ہے۔ اس نے ہابرٹ میں سواکن کو کال کر کے اسے بتا دیا تھا کہ
پاکیشیائی ایجنٹ پارٹن پہنچ گئے تھے اور اس نے ریڈ ریز کے ذریعے
انہیں بے ہوش کر دیا ہے اور اب وہ ہوش میں نہیں آسکتے لیکن اس
نے اسے یہ بھی بتا دیا تھا کہ چونکہ وہ اور اس کے ساتھی کسی صورت
بھی چار دیواری سے باہر نہیں آسکتے تھے اس لئے اب ایسا ہو سکتا ہے
کہ یہ لوگ اسی بے ہوشی کے عالم میں بھوک پیاس سے خود بخود ہلاک
ہو جائیں گے لیکن سواکن نے انہیں ہلاک کرنے کے لئے خود پارٹن
جزیرے پر آنے کی بات کی تو اس نے اسے اجازت دے دی اور
آپریٹنگ انچارج ہڈسن کو ہدایت دے دی کہ سواکن جب پارٹن
آنے کے لئے اجازت طلب کرے تو اس کے ہیلی کاپٹر کو پارٹن پہنچنے

اور پھر وہاں سے جانے کی اجازت دے دی جائے اور پھر وہ آرام
کرنے کے لئے اپنے خصوصی کمرے میں چلا گیا کیونکہ اس کے نقطہ
نظر سے اب تمام خطرات ختم ہو چکے تھے۔ سواکن نے ان بے ہوش
افراد کو گولیوں سے اڑا دینا تھا اس طرح پاکیشیائی ایجنٹوں کا خاتمہ ہو
جائے گا اور وہ خطرہ ختم ہو جائے گا جس کے لئے اسرائیل نے بلیک
ایجنسی کو ہائر کیا تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ اسے یقیناً اس بات کی
خوشی تھی کہ ان پاکیشیائی ایجنٹوں کا خاتمہ سواکن کی بجائے اس کے
ہاتھوں ہوا ہے۔ اسے یہ معلوم تھا کہ جب وہ چیف کو رپورٹ دے
گا تو چیف اس کے لئے خصوصی انعامات کا ضرور اعلان کرے گا اور
اسرائیلی حکومت بھی اسے یقیناً اس کارنامے پر کوئی بڑا انعام دے
گی۔ ایک بار تو اسے خیال آیا کہ وہ ابھی چیف کو تفصیل بتا دے
لیکن پھر اس نے ارادہ بدل دیا۔ وہ یہ دیکھنا چاہتا تھا کہ سواکن ان
پاکیشیائی ایجنٹوں کی لاشیں ہابرٹ لے جا کر چیف کو کیا رپورٹ دیتا
ہے اس طرح اسے سواکن کے دل کا حال بھی معلوم ہو جائے گا۔
چونکہ ان پاکیشیائی ایجنٹوں کی پارٹن میں آمد اور پھر ان کی بے ہوشی
کی باقاعدہ فلم تیار کی جا چکی تھی اس لئے وہ مطمئن تھا کہ سواکن نے
اگر کوئی غلط بیانی کرنے کی کوشش کی تو وہ یہ فلم پیش کر کے چیف
کو بتا دے گا کہ سواکن نے واقعی غلط بیانی کی ہے۔ ویسے اسے یقین
تھا کہ سواکن جیسا آدمی غلط بیانی نہیں کرے گا لیکن پھر بھی وہ اس
کی رپورٹ دیکھنا ضرور چاہتا تھا اس لئے وہ اپنے کمرے میں جا کر کچھ

دیر تک شراب نوشی کرتا رہا۔ پھر بستر پر لیٹ گیا تو اسے نیند آ گئی کیونکہ اس سے پہلے وہ پاکیشیائی ایجنٹوں کے آنے کے خطرے کے پیش نظر دن رات جاگ کر چیکنگ میں مصروف رہا تھا اور پھر نجانے اسے سوئے ہوئے کتنا وقت ہوا تھا کہ کمرے میں تیز سیٹی کی آواز گونج اٹھی اور کیلی بے اختیار ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھا۔ اس نے سائیڈ پر پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھا لیا۔ رسیور اٹھتے ہی سیٹی کی تیز آواز بند ہو گئی۔

"یس۔ کیلی بول رہا ہوں"...... کیلی نے خوابیدہ لہجے میں کہا۔

"ہڈسن بول رہا ہوں باس۔ آپ فوراً آپریشن روم میں آ جائیں"...... دوسری طرف سے انتہائی متوحش لہجے میں کہا گیا۔

"کیا ہوا ہے"...... کیلی نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سواکن کی لاش پارٹن پر موجود ہے اور پاکیشیائی ایجنٹ غائب ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو کیلی بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے"...... کیلی نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"آپ آ جائیں باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو کیلی نے رسیور رکھا اور پھر اچھل کر وہ بیڈ سے اترا اور دوڑتا ہوا آپریشن روم کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ انتہائی پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔ سواکن کی موت اور پاکیشیائی ایجنٹوں کے غائب ہو جانے کی بات اس کے حلق سے کسی طرح بھی

نہ اتر رہی تھی۔ چند لمحوں بعد وہ آپریشن روم میں پہنچ گیا اور پھر وہ کنٹرول روم میں داخل ہوا جہاں ہڈسن موجود تھا۔

"کیا کہہ رہے ہو تم۔ کیا تم نشے میں تو نہیں ہو"...... کیلی نے اندر داخل ہوتے ہی چیخ کر کہا۔

"میں آپ کو چیک کراتا ہوں"...... دبلے پتلے ہڈسن نے کہا اور پھر اس نے کنٹرولنگ مشین کی مختلف نابیں گھمانا شروع کر دیں۔ چند لمحوں بعد سکرین پر چار دیواری کے باہر اس جگہ کا منظر ابھر آیا جہاں پاکیشیائی ایجنٹوں کو ریڈ ریز سے بے ہوش کیا گیا تھا اور اب وہاں سواکن اور اس کے تین ساتھیوں کی لاشیں پڑی صاف دکھائی دے رہی تھیں۔

"یہ۔ یہ کیسے ہو گیا۔ تم نے چیک نہیں کیا تھا۔ وہ لوگ ریڈ ریز سے بے ہوش ہوئے تھے۔ وہ کیسے ہوش میں آ سکتے ہیں۔ وہ ہیلی کاپٹر کہاں گیا۔ یہ سب کیا ہے۔ میں خواب تو نہیں دیکھ رہا"۔ کیلی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے باقاعدہ اپنے بازو میں خود ہی چٹکی بھری۔

"سواکن نے مجھ سے بات کی تو میں نے ہیلی کاپٹر کو تباہ کرنے والی ریز آف کر کے انہیں پارٹن آنے کی اجازت دے دی۔ اس کے بعد چونکہ چیک کرنے کے لئے کچھ نہ رہا تھا اس لئے میں دوسرے کاموں میں مصروف ہو گیا۔ اب سے چند لمحے پہلے اچانک مجھے خیال آیا کہ میں چیک تو کروں کہ سواکن واپس چلا گیا ہے یا نہیں تو میں

نے اس پوائنٹ کو اوپن کیا جس کے نتیجے میں یہ سب کچھ نظر آیا تو
میں نے آپ کو ایمر جنسی کال کیا“...... ہڈسن نے جواب دیتے ہوئے
کہا۔

”ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ ان لوگوں کو کسی طرح ہوش
آگیا اور وہ سوا کن اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر کے سوا کن کے
ہیلی کاپٹر میں اطمینان سے واپس چلے گئے۔ ویری بیڈ“...... کیلی نے
ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”باس۔ میں نے ہیلی کاپٹر کو تلاش کر لیا ہے۔ وہ مشرق کی طرف
ایک چھوٹے سے ٹاپو پر موجود ہے“...... ہڈسن نے کہا تو کیلی بے
اختیار اچھل پڑا۔

”اوہ۔ اوہ۔ کیا وہ پاکیشیائی ایجنٹ بھی وہاں موجود ہیں“۔ کیلی
نے کہا۔

”یس باس۔ میں نے چیک کر لیا ہے۔ وہ سب وہاں موجود ہیں۔
گو اتنے طویل فاصلے سے ان کے صرف خاکے ہی نظر آرہے ہیں لیکن
بہر حال وہ وہاں موجود ہیں“...... ہڈسن نے جواب دیا۔

”اوہ۔ اوہ۔ پھر تو فوراً اس ہیلی کاپٹر کو میزائل فائر کر کے ختم کر
دو تاکہ یہ لوگ اس ٹاپو سے فرار نہ ہو سکیں اور پھر اس پورے ٹاپو
کو تباہ کر دو تاکہ یہ پاکیشیائی ایجنٹ بھی ختم ہو جائیں“...... کیلی
نے کہا تو ہڈسن نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر دوڑتا ہوا باہر نکل گیا
جبکہ کیلی ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھا سکرین کو دیکھتا رہا۔ اس کی

نگاہیں جیسے سکرین پر چپک سی گئی تھیں اور پھر تھوڑی دیر بعد اسے
سکرین پر ایک میزائل فضا میں اٹھتا دکھائی دیا۔ کافی بلندی پر جا کر
اس کا رخ مشرق کی طرف ہوا اور پھر وہ بجلی کی سی تیز رفتاری سے
آگے بڑھتا چلا گیا۔ اس کے ساتھ ہی سکرین پر ایک چھوٹا سا ٹاپو نظر
آنے لگ گیا۔ اس پر ایک ہیلی کاپٹر بھی کھڑا صاف دکھائی دے رہا
تھا اور پھر میزائل ٹھیک اس ہیلی کاپٹر سے ٹکرایا اور اس کے ساتھ
ہی ہیلی کاپٹر کے پرخچے اڑ گئے تو کیلی نے اس انداز میں سر ہلایا جیسے یہ
سب کارروائی اس کی مرضی کے مطابق ہوئی ہو۔ چند لمحوں بعد ہڈسن
واپس آگیا۔

”میں نے احکامات دے دیئے ہیں باس کہ زیرو دن میزائل
باقاعدہ وقفے وقفے سے اور رینج میں داغے جائیں تاکہ ٹاپو کا کوئی حصہ
بھی میزائلوں کی زد سے نہ بچ سکے۔ اس کی ایڈجسٹمنٹ ہو رہی ہے۔
جیسے ہی ایڈجسٹمنٹ مکمل ہوئی فائرنگ شروع ہو جائے گی“۔ ہڈسن
نے کہا تو کیلی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اب سکرین صاف ہو چکی
تھی اور پھر تقریباً بیس پچیس منٹ بعد ایک بار پھر سکرین پر جھماکے
سے منظر ابھر آیا جس میں سمندر اور ٹاپو نظر آرہا تھا اور پھر ایک
میزائل فضا میں اٹھتا ہوا دکھائی دیا اور پھر وہ ٹاپو پر جا کر پھٹ گیا۔
پھر تو یکے بعد دیگرے میزائل ٹاپو کے مختلف حصوں پر فائر ہونے لگے
اور ٹاپو پر خوفناک تباہی کا آغاز ہو گیا۔ کیلی اور ہڈسن دونوں
خاموش بیٹھے یہ سب کچھ دیکھ رہے تھے۔ کچھ دیر بعد فائرنگ

ختم ہو گئی۔ اب ٹاپو پر کوئی درخت بھی سلامت نظر نہ آ رہا تھا۔

"اب یہ لوگ یقیناً ختم ہو گئے ہوں گے باس۔ لیکن چیکنگ کیسے ہو گی"...... ہڈسن نے کہا تو کیلی نے سامنے پڑے ہوئے ٹرانسمیٹر کو اٹھا کر اپنے سامنے رکھا اور اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ کیلی کالنگ فرام پارٹن آئی لینڈ۔ اوور"...... کیلی نے فریکونسی ایڈجسٹ کر کے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ ہارڈی اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"ہارڈی تم سواکن کے نمبر ٹو ہو اس لئے میں نے تمہیں کال کیا ہے۔ سواکن کہاں ہے۔ اوور"...... کیلی نے کہا۔

"باس سواکن ہیلی کاپٹر پر آپ کے جزیرے پارٹن گئے تھے وہاں سے پاکیشیائی ایجنٹوں کی لاشیں اٹھانے۔ اس کے بعد وہ ابھی تک نہ واپس آئے ہیں اور نہ ہی ان کی طرف سے کوئی اطلاع ہے۔ اوور"۔ ہارڈی نے کہا۔

"تو سنو۔ تمہارا باس سواکن ان پاکیشیائی ایجنٹوں کے ہاتھوں ہلاک ہو چکا ہے۔ اوور"...... کیلی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے شروع سے لے کر اب تک کی ساری تفصیل بتا دی۔

"اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ تو اب کیا ہو گا۔ کیا چیف باس کو اطلاع دینا ہو گی۔ اوور"...... ہارڈی نے کہا۔

"اب تم خود بخود سیکشن انچارج بن چکے ہو۔ میں نے اپنے طور پر تو ان پاکیشیائی ایجنٹوں کا ٹاپو پر خاتمہ کر دیا ہے۔ لیکن میں خود یہاں سے باہر نہیں جا سکتا اور نہ ہی میرا کوئی آدمی باہر جا سکتا ہے اس لئے تم کسی ہیلی کاپٹر پر دو تین آدمی اس ٹاپو پر بھیجو اور ان پاکیشیائی ایجنٹوں کی لاشوں کے ٹکڑے اکٹھے کر کے ہیلی کاپٹر میں لادو اور یہاں پارٹن پہنچ کر یہاں سے سواکن اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں بھی اٹھا کر لے جاؤ۔ باقی چیف باس کو میں خود تفصیل بتا دوں گا۔ اوور"...... کیلی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"سنو۔ گو مجھے سو فیصد یقین ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹ ہلاک ہو چکے ہوں گے لیکن جس طرح پہلے یہ لوگ ناممکن انداز میں ہوش میں آئے اور انہوں نے صورتحال پلٹ دی اس لئے اب مجھے اس بات پر کوئی اعتماد نہیں رہا اس لئے تم ہیلی کاپٹر پر سپیشل ویوز کی مشین ساتھ لے جانا اور فاصلے سے پہلے سپیشل ویوز کے ذریعے ٹاپو کو چیک کر لینا۔ سپیشل ویوز کی وجہ سے تمہیں حتمی طور پر اس بارے میں علم ہو جائے گا۔ اوور"...... کیلی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں ایسا ہی کروں گا۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو کیلی نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"ہڈسن۔ میں آفس جا کر چیف سے رابطہ کرتا ہوں۔ تم چیکنگ کرتے رہنا۔ اگر کوئی بات ہو تو مجھے کال کر لینا"...... کیلی نے اٹھتے

ہوئے کہا۔

"یس باس"...... ہڈسن نے بھی اٹھتے ہوئے کہا تو کیلی تیز تیز قدم اٹھاتا کنٹرولنگ روم سے نکل کر راہداری سے گزرتا ہوا اپنے مخصوص آفس کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ پھر اس نے آفس میں پہنچ کر خصوصی ٹرانسمیٹر پر چیف سے رابطہ کیا اور اسے پوری تفصیل بتا دی۔

" کیلی اس کا مطلب ہے کہ سواکن بھی ناکام رہا اور تم بھی۔ اوور"...... دوسری طرف سے چیف کی سرد آواز سنائی دی۔

" چیف۔ یہاں کا سکیورٹی سیٹ اپ ایسا رکھا گیا ہے کہ میں کسی صورت بھی چار دیواری سے باہر نہیں جا سکتا ورنہ میں ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو اپنے ہاتھوں سے ہلاک کر دیتا۔ اوور"۔ کیلی نے کہا۔

" دیکھو کیلی۔ ہاربٹ میں سواکن نے انتہائی زبردست انتظامات کر رکھے تھے لیکن یہ لوگ ان تمام انتظامات کو ڈاج دے کر پارٹن پہنچ گئے۔ تم نے بھی غفلت کا مظاہرہ کیا کہ ان کو بے ہوش کرنے کے بعد ان کو چیک نہیں کیا۔ یہ لوگ دنیا کے خطرناک ترین ایجنٹ ہیں۔ ایسے ہی تو اسرائیل حکومت نے بلیک ایجنسی کو ان کے مقابل ہائر نہیں کیا تھا۔ اگر تم چوکنے رہتے تو سواکن اس انداز میں نہ مارا جاتا۔ تم پہلے ہی اسے آگاہ کر سکتے تھے کہ یہ لوگ ہوش میں آ چکے ہیں۔ بہرحال اب بھی جو کچھ تم نے کیا ہے اس کے باوجود یہ بات طے شدہ نہیں ہے کہ یہ مارے جا چکے ہوں اور فوری طور پر

اب کوئی نیا سیٹ اپ بھی نہیں کیا جا سکتا اور انہوں نے بہرحال پارٹن ہی پہنچنا ہے اس لئے اب بلیک ایجنسی اور یہودیوں کی عزت تمہارے ہاتھ میں ہے۔ تم نے ہر لحاظ سے چوکنے رہنا ہے۔ اوور"...... چیف نے کہا۔

" باس۔ وہ لوگ کسی صورت بھی چار دیواری کو کراس نہیں کر سکتے۔ اوور"...... کیلی نے کہا۔

" وہ ہیلی کاپٹر کے ذریعے تو چار دیواری کے اندر اتر سکتے ہیں۔ اوور"...... چیف نے کہا۔

" نہیں باس۔ چار دیواری کے اوپر والا حصہ گو کھلا ہوا ہے لیکن فضا میں خوفناک ریز کا جال پھیلا دیا گیا ہے کہ کوئی مکھی بھی زندہ ان کو کراس نہیں کر سکتی۔ اوور"...... کیلی نے کہا۔

" پھر تم نے میزائل کیسے فائر کر دیئے تھے۔ اوور"...... چیف نے کہا۔

" اس کے لئے ہمیں یہ جال ہٹانا پڑا تھا۔ اوور"...... کیلی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" لیکن اب چاہے کچھ بھی کیوں نہ ہو جائے۔ چاہے اسرائیل کے پریذیڈنٹ یا میں خود بھی وہاں کیوں نہ آ جاؤں تم نے کسی صورت بھی اسے اوپن نہیں کرنا جب تک کہ مشن مکمل نہ ہو جائے اور یہ بھی سن لو کہ یہ عمران دوسروں کی آوازوں اور لہجوں کی اس قدر کامیاب نقل کر لیتا ہے کہ کوئی نہیں پہچان سکتا۔ اس لئے چاہے کچھ

بھی کیوں نہ ہو جائے تم نے مشن سپاٹ کو اب کسی صورت بھی اوپن نہیں کرنا۔ اوور"...... چیف نے کہا۔

"یس چیف۔ اوور"...... کیلی نے جواب دیا۔

"او کے۔ اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو کیلی نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ چیف کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ سخت غصے میں ہے اور صرف مشن کی نزاکت کی وجہ سے خاموش ہو گیا ہے ورنہ شاید وہ کیلی کو بھی سزا دینے سے گریز نہ کرتا۔ چنانچہ وہ اٹھا اور ایک بار پھر آپریشن روم کی طرف بڑھ گیا تاکہ ہڈسن کو ہدایات دے سکے کہ اب اس نے کسی صورت بھی چار دیواری کے اوپر والے حصے کو اوپن نہیں کرنا اور خود بھی اسے ایک بار پھر مسلسل آپریشن روم میں بیٹھ کر نگرانی کرنا ہو گی۔

"باس۔ یہ ہارڈی کا ہیلی کاپٹر پارٹن آنے کی بجائے واپس ہاربٹ چلا گیا ہے"...... ہڈسن نے کہا۔

"کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں تمہاری بات"...... کیلی نے کرسی پر بیٹھ کر الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"آپ نے ہارڈی کو کہا تھا کہ وہ یہاں پارٹن آ کر سوا کن اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں بھی اٹھا کر لے جائے"...... ہڈسن نے کہا۔

"ہاں"...... کیلی نے کہا۔

"لیکن اس کا بھیجا ہوا ہیلی کاپٹر ٹاپو پر اترا اور پھر وہاں سے واپس ہاربٹ چلا گیا۔ وہ ادھر آیا ہی نہیں"...... ہڈسن نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ پاکیشیائی ایجنٹ ہماری میزائل فائرنگ کے باوجود ہلاک نہیں ہوئے بلکہ الٹا انہوں نے ہارڈی کے ہیلی کاپٹر پر قبضہ کر لیا۔ ویری بیڈ۔ یہ لوگ تو واقعی انتہائی خطرناک ہیں"...... کیلی نے کہا۔

"یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں باس"...... ہڈسن نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں درست کہہ رہا ہوں۔ ہارڈی کے آدمی لازماً یہاں آتے اور اپنے باس سوا کن کی لاش لے جاتے لیکن چونکہ وہ نہیں آئے اس کا مطلب ہے کہ وہ یہ نہیں ہیں بلکہ ان کی جگہ پاکیشیائی ایجنٹوں نے لے لی اور وہ صرف اس خوف سے یہاں نہیں آئے کہ کہیں ان کا ہیلی کاپٹر ہٹ نہ ہو جائے"...... کیلی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر پر ایک بار پھر ہارڈی کی فریکوئنسی ایڈجسٹ کی اور پھر اسے کال کرنا شروع کر دیا۔

"یس۔ ہارڈی بول رہا ہوں۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ہارڈی کی آواز سنائی دی۔

"تمہارے بھیجے ہوئے آدمی پارٹن پر نہیں آئے سوا کن اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں اٹھانے کے لئے۔ اوور"...... کیلی نے کہا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ میں نے انہیں خصوصی طور پر حکم دیا تھا۔ اوور"...... ہارڈی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم نے میری ہدایت کی پرواہ نہیں کی اور

اس ٹاپو کو پہلے سپیشل ویوز سے چیک نہیں کیا۔ اوور"...... کیلی نے کہا۔

"نہیں۔ میں نے سپیشل ویوز مشین ساتھ بھیجی تھی اور مجھے میرے آدمی ڈیرک نے باقاعدہ مجھے اطلاع دی کہ سپیشل ویوز کے ذریعے ٹاپو کو چیک کیا گیا ہے۔ وہاں کوئی زندہ انسان موجود نہیں ہے۔ اوور"...... ہارڈی نے جواب دیا۔

"اس کے باوجود یہ لوگ اس ٹاپو سے واپس ہاربرٹ چلے گئے ہیں اس لئے میرا خیال ہے کہ یہ پاکیشیائی ایجنٹ ہیں جنہوں نے تمہارے ہیلی کاپٹر پر قبضہ کر لیا ہو گا۔ تم ہوشیار رہو اور اگر ایسا ہے تو ان کا خاتمہ کر دو۔ گیم اب بھی تمہارے ہاتھ میں ہے۔ اوور"۔ کیلی نے کہا۔

"اوہ۔ اگر ایسا ہے تو میں ان کا واقعی خاتمہ کر دوں گا۔ اوور"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اور سنو۔ اب چیف نے حکم دیا ہے کہ کسی کو کسی صورت بھی پارٹن آنے کی اجازت نہ دی جائے اس لئے اب سواکن اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں یہیں پڑی رہیں گی۔ اب کوئی آدمی نہ بھیجنا ورنہ اسے فضا میں ہی ہلاک کر دیا جائے گا۔ جب مشن مکمل ہو جائے گا تو پھر دیکھا جائے گا۔ اوور"...... کیلی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ جیسے چیف نے کہا ہے ویسے ہی ہو گا۔ اوور"۔ ہارڈی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ اوور اینڈ آل"...... کیلی نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"سنو ہڈسن۔ چیف کا حکم ہے کہ اب چاہے کچھ بھی کیوں نہ ہو جائے چاردیواری اور اوپر والے حصے کو اوپن نہیں کرنا اور چاہے اسرائیلی یا ایکریمی صدر یا خود چیف کیوں نہ آ جائے ہم نے اسے اوپن نہیں کرنا اور دوسری بات یہ کہ جب تک مشن مکمل نہیں ہو جاتا اس وقت تک کسی کو بھی پارٹن آنے کی اجازت نہ دی جائے اس لئے اب تم نے ہر لحاظ سے ہوشیار رہنا ہے اور ہاں چیف نے یہ بھی بتایا ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹ عمران دوسروں کی آواز اور لہجے کی انتہائی کامیاب نقل کر لیتا ہے اس لئے ہم نے کسی پر اعتبار نہیں کرنا"...... کیلی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ جیسے آپ کا حکم ہو"...... ہڈسن نے جواب دیا۔

"اور اب تم نے بھی مسلسل نگرانی کرنی ہے اور ہر لحاظ سے۔ ارے ہاں۔ کیا تم نے معلوم کیا ہے کہ یہ پاکیشیائی ایجنٹ یہاں پہنچے کیسے تھے۔ کس طرف سے آئے تھے"...... کیلی نے بات کرتے کرتے اس طرح چونک کر کہا جیسے اسے اچانک اس بات کا خیال آیا ہو۔

"نو باس۔ باہر میں جا نہیں سکتا اور کوئی ایسی چیز نظروں میں نہیں آئی جس سے کچھ معلوم ہوتا"...... ہڈسن نے کہا۔

"کوئی لانچ بھی نہیں آئی۔ کوئی ہیلی کاپٹر بھی نہیں آیا اور جس

طرف یہ ٹاپو ہے وہاں سے یہاں جزیرے تک انتہائی خوفناک شارک مچھلیاں بھی موجود ہیں جن سے بچ کر آنا ناممکن ہے اور دوسری اطراف میں سخت حفاظتی انتظامات سمندر کی گہرائی تک موجود ہیں"...... کیلی نے کہا۔

"ہو سکتا ہے باس کہ انہوں نے غوطہ خوری کے ایسے لباس استعمال کئے ہوں جن کی مدد سے شارک مچھلیاں نزدیک نہ جا سکی ہوں"...... ہڈسن نے کہا تو کیلی بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"کیا مطلب۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے"...... کیلی نے کہا۔

"باس۔ اب ایسے غوطہ خوری کے لباس ملتے ہیں جن پر ایسے کیمیکلز کی تہہ چڑھی ہوتی ہے جن سے ایسی بو نکلتی ہے کہ شارک مچھلیاں اس بو کی وجہ سے قریب نہیں آسکتیں"...... ہڈسن نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یقیناً ایسا ہی ہو گا۔ پھر تو ہمیں اس سمت کا خاص خیال رکھنا ہو گا۔ لیکن کیسے۔"...... کیلی نے پریشان سے لہجے میں کہا۔

"اب تو ہم باہر نہیں جا سکتے باس اس لئے مجبوری ہے"۔ ہڈسن نے کہا۔

"تم رینج بڑھا کر اسے چاروں طرف کر دو"...... کیلی نے کہا۔

"باس۔ مشین پر دباؤ بڑھ جائے گا اور ریز کی طاقت بھی کم ہو جائے گی"...... ہڈسن نے کہا۔

"اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا لیکن یہ راستہ بہرحال بند ہونا چاہئے"...... کیلی نے کہا۔

"یس باس"...... ہڈسن نے کہا اور اٹھ کر تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے کے دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت ہیلی کاپٹر پر سوار بابرٹ کے ساحل پر پہنچا اور پھر اس نے ہیلی کاپٹر کو اس احاطے میں لے جا کر اتار دیا جہاں پہلے وہ ہیلی کاپٹر میں سوار ہو کر پہنچے تھے۔ احاطہ خالی پڑا ہوا تھا۔

"آؤ"...... عمران نے نیچے اترتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھی اس کے پیچھے ہیلی کاپٹر سے نیچے اتر آئے۔

"یہاں کیوں رک گئے ہو۔ ہمیں بابرٹ جانا تھا تاکہ وہاں سے وہی مخصوص غوطہ خوری کے لباس دوبارہ خرید سکیں"...... جولیا نے کہا۔

"اب تک یقیناً اس ہیلی کاپٹر کے بارے میں اطلاع بابرٹ پہنچ چکی ہو گی اس لئے ہمیں گھیرا بھی جا سکتا تھا اور فضا میں تباہ بھی کیا جا سکتا تھا۔ جہاں تک غوطہ خوری کے لباس کا تعلق ہے تو اب یہ ترکیب دوبارہ کام نہیں دے گی۔ یقیناً انہوں نے اب تک یہ معلوم

کر لیا ہو گا کہ ہم کس طرح شارک مچھلیوں کو کراس کر کے پار من پہنچے تھے"...... عمران نے ایک بڑے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"تو پھر اب دوبارہ ہم وہاں کیسے پہنچیں گے"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہی بات اب بنیادی نکتہ بن چکی ہے اس لئے اس پر سوچنا پڑے گا"...... عمران نے ایک صوفہ نما کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"چونکہ سوچنا آپ نے ہے اس لئے کیوں نہ ہم باہر نگرانی کریں"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے باجماعت سوچنا اچھا ہوتا ہے"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"مس جولیا یہاں موجود ہیں مل کر سوچ لیں"...... صفدر نے کہا اور کیپٹن شکیل اور تنویر کو باہر آنے کا اشارہ کر کے وہ مڑ گیا۔

"دیکھا ہمارے ساتھی ہمارا کتنا خیال رکھتے ہیں"...... عمران نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کیا مطلب۔ میں سمجھی نہیں تمہاری بات"...... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اسے واقعی عمران کی بات کا مطلب سمجھ میں نہ آیا ہو۔

"ہم دونوں نے مل کر چونکہ سوچنا ہے کہ مستقبل کو کیسے پر بہار بنایا جائے اس لئے وہ باہر چلے گئے ہیں"...... عمران نے کہا تو

جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

" پھر تم اکیلے ہی سوچتے رہو۔ میں باہر چلی جاتی ہوں کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ تم نے باقی ساری عمر سوچتے ہی رہنا ہے" ...... جولیا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" ارے ۔ارے ۔جب تک سوچ کا محور سامنے نہ ہو کیسے سوچا جا سکتا ہے اس لئے تمہیں تو بہرحال بیٹھنا ہی پڑے گا" ...... عمران نے کہا تو جولیا کا چہرہ یکلخت جگمگا سا اٹھا۔ اسے عمران کے یہ الفاظ کہ جولیا اس کی سوچ کا محور ہے تے جولیا کے دل کی حساس تاروں کو چھیڑ دیا تھا۔

" ہمیں اس مشن کو مکمل کرنا ہے اس لئے فضول باتیں چھوڑو" ...... جولیا نے اپنے آپ پر سنجیدگی کا خول چڑھاتے ہوئے کہا۔

" کمال ہے۔ یہ ایک مشن ہی ہے۔ آخر پوری زندگی کا فیصلہ ہے" ...... عمران نے اس انداز میں بار بار سر ہلاتے ہوئے کہا جیسے وہ اس کی بات کی بھرپور انداز میں تائید کر رہا ہو۔

" تم واقعی اس وقت ریسٹ کے موڈ میں ہو اور جب تم پر ایسا موڈ طاری ہو جائے تو تم خواہ مخواہ دوسروں کے جذبات سے کھیلنا شروع کر دیتے ہو اس لئے یہاں تم سوچتے رہو میں جا رہی ہوں" ...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا اور اٹھ کر تیزی سے باہر چلی گئی تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ وہ خود بھی یہی چاہتا تھا کہ جولیا باہر چلی جائے اس لئے جولیا کے باہر جاتے ہی عمران نے کرسی

کی پشت سے سر ٹکایا اور آنکھیں بند کر لیں۔ اس کی فراخ پیشانی پر سلوٹیں سی ابھر آئی تھیں۔ وہ واقعی مشن کے بارے میں ہی سوچ رہا تھا کیونکہ اس بار ایسے انتظامات کئے گئے تھے کہ بظاہر اس مشن کو مکمل کرنے کا کوئی راستہ سمجھ میں نہیں آ رہا تھا۔ مسئلے دو تھے ایک تو پارٹن پہنچنے کا اور دوسرا اس چاردیواری کے اندر نصب ہونے والے ان میزائلوں کے خاتمے کا جن کی مدد سے پاکیشیا کی ایٹمی تنصیبات کو اڑایا جانا تھا اور وقت تیزی سے گزرتا جا رہا تھا۔ کافی دیر تک وہ آنکھیں بند کئے بیٹھا رہا اور مختلف پہلوؤں پر غور کرتا رہا لیکن جب کوئی حتمی بات سمجھ میں نہ آئی تو اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے آنکھیں کھولیں اور پھر سامنے پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھا کر کان سے لگایا تو فون میں ٹون موجود تھی اور پھر اس نے تیزی سے انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

" یس ۔انکوائری پلیز" ...... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

" میں ایک سیاح بول رہا ہوں۔ مجھے سمندر کے بہت اندر موجود جزیرے ٹریس کرنے اور ان کے بارے میں جاننے کا بے حد شوق ہے۔ کیا آپ کسی ایسی کمپنی یا ادارے کا نام بتا سکتی ہیں جو اس سلسلے میں میری مدد کر سکے۔ ان کا فون نمبر بھی بتا دیں" ...... عمران نے کہا۔

" یس سر۔ ہاربرٹ میں ایک کمپنی شارٹی ہے جو سیاحوں کو ایسے جزیروں پر لے جانے کے لئے بہت مشہور ہے" ...... دوسری طرف

سے جواب دیا گیا اور ساتھ ہی فون نمبر بتا دیا گیا۔

"بے حد شکریہ"...... عمران نے کہا اور کریڈل دبا دیا اور پھر فون آنے پر اس نے انکوائری آپریٹر کے بتائے ہوئے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"شارٹی کارپوریشن"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"مینجر صاحب سے بات کرائیں"...... عمران نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ مینجر سٹام بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"مسٹر سٹام۔ میں ایک سیاح ہوں اور مجھے سمندر کے بہت اندر غیر آباد اور آباد چھوٹے جزیروں کی سیر کا جنون کی حد تک شوق ہے۔ میں نے یہاں نقشے میں دیکھا ہے کہ ہابرٹ کے ساتھ سمندر کے اندر کافی چھوٹے بڑے جزیرے ہیں۔ کیا آپ کی کمپنی ان جزیروں کی سیر کرانے کا کوئی انتظام رکھتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"یس سر۔ ہمارا تو بزنس ہی یہی ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"لیکن مجھے یہاں ایک پارٹی نے بتایا ہے کہ سمندر میں ایک جزیرہ پارٹن ہے جو ایکریمین نیوی کے قبضے میں ہے اور وہ کسی کو سمندر میں داخل نہیں ہونے دیتے"...... عمران نے کہا۔

"یس سر۔ پارٹن کے ساتھ ایسا ہی ہے۔ پہلے تو نہیں تھا لیکن اب گزشتہ دو ماہ سے ایسے احکامات یہاں کی پولیس کے ذریعے ہم تک پہنچائے گئے ہیں کہ پارٹن کے چاروں طرف دس بحری میل تک ممنوعہ علاقہ قرار دے دیا گیا ہے لیکن پارٹن کے علاوہ اور بھی بے شمار چھوٹے بڑے جزیرے ہیں۔ آپ ان کی سیر کر سکتے ہیں چاہے لانچ پر، چاہے ہیلی کاپٹر پر"...... مینجر سٹام نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ایسا نہ ہو کہ ہم لانچ پر سیر کرنے نکلیں اور ایکریمین نیوی ہمیں نشانہ بنا دے۔ میں اپنی جان کو تو تفریح کی خاطر رسک میں ڈالنا نہیں چاہتا"...... عمران نے کہا۔

"ایسی بات نہیں ہے جناب۔ پارٹن سے دس بحری میل تک ممنوعہ علاقہ ہے۔ باقی پورا سمندر اوپن ہے اور ہمارے آدمی اس معاملے میں مہارت رکھتے ہیں"...... مینجر سٹام نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ساحل سمندر پر آپ کا کوئی آفس یا پوائنٹ ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"یس سر۔ ہماری کمپنی کا سب آفس وہاں موجود ہے کیونکہ زیادہ تر سیاح لانچوں کے ذریعے ہی سمندر کی سیر کو ترجیح دیتے ہیں"۔ مینجر نے کہا۔

"وہاں کا انچارج کون ہے جسے نقد ادائیگی وہیں کر دی جائے اور ہم سیر کے لئے روانہ ہو جائیں۔ اس طرح ہمارا وقت بچ جائے

گا"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے جناب۔ آپ سب آفس سے رابطہ کر لیں اور وہیں ساری پلاننگ طے کر لیں۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ آپ کو ہماری طرف سے کوئی شکایت نہ ہو گی"...... مینجر نے کاروباری انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مسٹر سٹام۔ مجھے ان جزیروں کی تاریخ معلوم کرنے کا بھی بے حد شوق ہے۔ کیا آپ کے سب آفس میں کوئی ایسا آدمی ہے جو ایسے جزیروں کی قدیم تاریخ سے بھی واقف ہو"...... عمران نے کہا۔

"اوہ یس سر۔ وہاں ہمارا کریو انچارج سڈنی موجود ہے۔ وہ بوڑھا آدمی ہے اور اپنے بچپن سے لے کر جوانی تک وہ انہی جزیروں پر ماہی گیروں کے ساتھ ہی کام کرتا رہا ہے اور اس کا تعلق سیاحوں کے ایک قدیم ماہی گیروں کے خاندان سے ہے اس لئے وہ ان جزیروں کے بارے میں وہ کچھ بھی جانتا ہے جو شاید اور کوئی نہ جانتا ہو"۔ مینجر سٹام نے کہا۔

"اوکے شکریہ"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھا۔ پھر کمرے سے باہر آ گیا۔ باہر اس کے ساتھی موجود تھے۔

"آؤ اب ہمیں بندرگاہ پر جانا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"کیا ہوا عمران صاحب۔ کیا کوئی لائن آف ایکشن سمجھ میں آ گئی ہے"...... صفدر نے کہا۔

"لائن آف ایکشن تو ابھی معلوم نہیں ہو سکی البتہ اس شخصیت

کے بارے میں معلوم ہوا ہے جو لائن آف ایکشن کے بارے میں بتا سکتی ہے"...... عمران نے کہا اور پھر اس نے مینجر سٹام سے ہونے والی گفتگو کی تفصیل بتا دی۔

"لیکن ہمارے پاس اب اسلحہ تو نہیں ہے اس لئے پہلے ہاربٹ تو جانا ہو گا"...... جولیا نے کہا۔

"رقم بھی نہیں ہے۔ وہ بھی کسی گیم کلب سے حاصل کرنا پڑے گی"...... صفدر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم بندرگاہ سے ٹیکسی پر ہاربٹ چلے جانا اور وہاں سے ضروری اسلحہ اور رقم کا انتظام کر کے واپس آ جانا۔ میں اور جولیا اس دوران اس آدمی سے ملاقات کر لیں گے"...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر وہ احاطے سے نکل کر پیدل اس طرف کو چل پڑے جدھر انہوں نے ہیلی کاپٹر پر آتے ہوئے بندرگاہ کی عمارتیں دیکھی تھیں۔ تھوڑی دیر بعد وہ بندرگاہ کے علاقے میں پہنچ گئے۔ پھر صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر تو ٹیکسی میں بیٹھ کر ہاربٹ کے اندرونی حصے کی طرف چلے گئے جبکہ عمران جولیا کو ساتھ لے کر شارٹی کارپوریشن کا سب آفس تلاش کرنے لگا۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس آفس میں داخل ہو رہے تھے۔

"ہمیں سڈنی سے ملنا ہے کریو سپروائزر"...... عمران نے استقبالیہ لڑکی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"آپ لابی میں تشریف رکھیں۔ میں سڈنی کو کال کر کے وہاں

بھجوا دیتی ہوں"...... لڑکی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اشارے سے لابی کی سمت اشارہ کر دیا تو عمران اور جولیا اس طرف کو بڑھ گئے۔ یہاں ایک راہداری کے کونے میں بیٹھنے کے لئے صوفے اور سنٹرل ٹیبلز وغیرہ موجود تھیں اور لوگ وہاں بیٹھے ایک دوسرے سے باتوں میں مصروف تھے۔ شاید یہ لوگ کسی کے انتظار کے لئے یہاں بیٹھے ہوں گے۔ اسے ہوٹل کے ہال کے انداز میں بنایا گیا تھا اور نام بھی وہی رکھا گیا تھا۔ عمران ایک خالی میز کے قریب موجود کرسی پر بیٹھ گیا اور جولیا بھی کرسی پر بیٹھ گئی۔ تھوڑی دیر بعد ایک بوڑھا آدمی لابی میں داخل ہوا۔ اس نے ایک نظر لابی پر ڈالی اور پھر وہ عمران اور جولیا والی سیٹ کی طرف بڑھ آیا۔

"میرا نام سڈنی ہے اور میں کریو سپروائزر ہوں"...... اس آدمی نے قریب آکر کہا تو عمران باقاعدہ اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے اٹھتے ہی جولیا بھی اٹھ کھڑی ہوئی۔

"ہم سیاح ہیں مسٹر سڈنی۔ ہمیں آپ کی ٹپ آپ کے مین آفس کے مینجر سٹام نے دی ہے۔ ہمیں یہاں کے چھوٹے بڑے جزیروں کے بارے میں کچھ تاریخی معلومات حاصل کرنی ہیں جس کا آپ کو بھرپور معاوضہ بھی دیا جائے گا"...... عمران نے کھڑے ہو کر اپنا اور جولیا کا تعارف اور اپنی آمد کی وجہ بھی بتا دی۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ میری خوش قسمتی ہے جناب کہ آپ نے مجھے خدمت کا موقع دیا ہے لیکن آپ کو اس کے لئے ایک گھنٹہ انتظار کرنا ہو گا کیونکہ میری ڈیوٹی ایک گھنٹہ بعد ختم ہو رہی ہے۔ پھر بیٹھ کر اطمینان سے باتیں ہوں گی"...... سڈنی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ہم یہیں بیٹھ کر ایک گھنٹہ گزار لیں گے"۔ عمران نے کہا۔

"بہتر۔ میں ایک گھنٹے بعد حاضر ہو جاؤں گا"...... سڈنی نے کہا اور واپس چلا گیا۔

"ہمارے ساتھی یہاں کیسے پہنچیں گے"...... جولیا نے کہا۔

"انہیں میں نے بتا دیا ہے کہ ہم کہاں ہوں گے"...... عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد ہی ان کے ساتھی بھی لابی میں پہنچ گئے کیونکہ دروازے سے اندر داخل ہوتے ہی لابی کا وہ حصہ نظر آ جاتا تھا جہاں عمران اور جولیا موجود تھے۔

"کیا ہوا۔ کیا کام ہو گیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ البتہ اسلحہ ہم نے اسی احاطے میں رکھ دیا ہے۔ رقم ہمارے پاس ہے"...... صفدر نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد سڈنی دوبارہ آگیا تو عمران نے اپنے ساتھیوں سے بھی اس کا تعارف کرایا۔ سڈنی انہیں لے کر اس آفس سے نکل کر سائیڈ میں موجود ایک ہوٹل میں آیا۔ یہاں باقاعدہ سپیشل رومز موجود تھے۔ سڈنی کے کہنے پر عمران نے ایک سپیشل روم بک کرا لیا اور پھر وہ سب اس کمرے میں پہنچ گئے۔

"میں تو شراب نہیں پیتا۔ آپ پیتے ہوں تو بتا دیں ورنہ ہم تو عام

مشروبات ہی منگوالیں گے"...... عمران نے سڈنی کو کہا۔

"میں بھی مشروب ہی پیوں گا۔ ڈاکٹر نے مجھے شراب سے منع کر رکھا ہے"...... سڈنی نے کہا تو عمران نے رسیور اٹھا کر سپیشل روم سروس کال کر کے مشروبات بھیجنے کا کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"مارشل۔ وہ رقم مجھے دے دو"...... عمران نے صفدر سے کہا تو صفدر نے جیبوں سے بڑے نوٹوں کی چار گڈیاں نکالیں اور عمران کی طرف بڑھا دیں۔ سڈنی اتنی بھاری رقم دیکھ کر چونک پڑا۔ عمران نے تین گڈیاں اپنی جیبوں میں ڈالیں اور ایک گڈی سامنے رکھ لی۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک ویٹر ٹرے میں مشروبات رکھے اندر داخل ہوا تو عمران نے دونوں ہاتھ گڈی پر رکھ لیے۔ ویٹر مشروبات میز پر رکھ کر واپس چلا گیا تو عمران نے اٹھ کر کمرے کو لاک کر دیا۔

"مسٹر مائیکل۔ یہ بتا دوں کہ میرا جرائم پیشہ افراد سے کوئی تعلق نہیں ہے"...... سڈنی نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"آپ واقعی ذہین آدمی ہیں مسٹر سڈنی۔ لیکن ہمارا بھی کوئی تعلق جرائم سے نہیں ہے۔ ہم تو سیاح ہیں اور صرف تفریحی معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں لیکن عام معلومات نہیں بلکہ خاص معلومات"...... عمران نے کہا۔

"کس قسم کی خاص معلومات"...... سڈنی نے چونک کر کہا۔

"دیکھو سڈنی۔ اب کھل کر بات ہو جائے۔ یہاں ایک جزیرہ ہے پارٹن۔ تم اس کے بارے میں یقیناً جانتے ہو گے"...... عمران نے

کہا۔

"جی ہاں۔ لیکن وہ تو ایکریمین نیوی کے قبضے میں ہے اور اب دو ماہ سے نہ صرف یہ جزیرہ بلکہ اس کے ارد گرد کا دس بحری میل کا ایریا ممنوعہ علاقہ قرار دیا جا چکا ہے"...... سڈنی نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے۔ یہ گڈی آپ کی ہو سکتی ہے اگر آپ یہ بتا دیں کہ اس ممنوعہ علاقے میں تمام حفاظتی انتظامات کے باوجود ہم کیسے داخل ہو کر پارٹن پہنچ سکتے ہیں"...... عمران نے کہا تو سڈنی بے اختیار چونک پڑا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے جناب کہ آپ وہاں داخل ہو سکیں جبکہ وہ ممنوعہ علاقہ ہے"...... سڈنی نے کہا۔

"جو حفاظتی انتظامات کیے جاتے ہیں ان کے اثرات سمندر کی اس گہرائی تک ہوتے ہیں جہاں تک یک سمتی لہریں جاتی ہیں اور جہاں سے دو سمتی لہریں شروع ہوتی ہیں۔ اس کے بعد اندر گہرائی میں اس کے اثرات نہیں ہو سکتے۔ آپ سے صرف یہ معلوم کرنا ہے کہ پارٹن کے گرد کتنی گہرائی میں دو سمتی لہریں موجود ہیں"...... عمران نے کہا تو سڈنی اس طرح حیرت بھری نظروں سے عمران کی طرف دیکھنے لگا جیسے وہ کسی عجوبے کو دیکھ رہا ہو۔

"آپ یہ گہری بات کیسے جانتے ہیں۔ کیا آپ ماہی گیروں کے کسی قبیلے سے تعلق رکھتے ہیں"...... سڈنی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ یہ بات چھوڑیں اور جو میں پوچھ رہا ہوں وہ بتا دیں۔ لیکن ایک بات اور بھی بتا دوں کہ آپ شریف آدمی ہیں اس لئے اگر آپ نے صرف رقم حاصل کرنے کے لئے غلط بیانی کر دی تو پھر نتیجہ آپ کے تصور سے بھی زیادہ بھیانک نکل سکتا ہے اس لئے اگر آپ کو معلوم ہے تو سچ بتا دیں ورنہ انکار کر دیں۔ ہم کسی اور سے بات کر لیں گے"...... عمران نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے اس لئے میں سچ بتاؤں گا کیونکہ یہ بات ایسے ماہی گیر کو ہی معلوم ہو سکتی ہے جو جدی پشتی ماہی گیر ہو۔ پارٹن جزیرے کے گرد گہرائیوں میں ایسی مچھلی دو سمتی لہروں کی گہرائی میں ملتی تھی جس کی قیمت بے حد زیادہ ہوتی تھی اس لئے بڑے طویل عرصے تک ہم وہاں شکار کھیلتے رہے ہیں"...... سڈنی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ بتا دیں"...... عمران نے کہا تو سڈنی نے تفصیل بتا دی۔

"ٹھیک ہے۔ آپ کا جواب درست ہے اس لئے یہ گڈی آپ کی ہو گئی"...... عمران نے گڈی کو سڈنی کی طرف دھکیلتے ہوئے کہا۔

"شکریہ"...... سڈنی نے جلدی سے گڈی اٹھا کر جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔ اس دوران عمران نے باقی دو گڈیاں نکال کر سامنے رکھ لیں تو سڈنی ایک بار پھر چونک پڑا۔

"اب یہ دونوں گڈیاں بھی آپ کی ہو سکتی ہیں مسٹر سڈنی"۔ عمران نے کہا تو سڈنی کے چہرے پر مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"اب آپ کیا پوچھنا چاہتے ہیں"...... سڈنی نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

"میں نے پہلا سوال جان بوجھ کر کیا تھا کہ چیک کر سکوں کہ آپ درست جواب دے رہے ہیں یا نہیں ورنہ ایکریمین نیوی ہیڈ کوارٹر کی طرف سے جاری کردہ اس سارے علاقے کے سمندر کے بارے میں شائع شدہ ریسرچ بک ہمارے پاس موجود ہے۔ اس میں ساری تفصیلات دی ہوئی ہیں لیکن یہ بھی بتا دوں کہ مجھے تمہاری بات کرتے ہی اندازہ ہو جائے گا کہ تم سچ بول رہے ہو یا نہیں اس لئے اگر تمہیں معلوم نہ ہو تو کھل کر کہہ دینا۔ جھوٹ نہ بولنا"۔ عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں سمجھتا ہوں جناب کہ آپ کسی خاص مقصد کے لئے اتنی بھاری رقم خرچ کر رہے ہیں اس لئے جھوٹ بولنے سے میری جان بھی خطرے میں پڑ سکتی ہے اور اگر میری جان ہی سلامت نہ رہی تو پھر اس بھاری رقم سے مجھے کیا فائدہ ملے گا اس لئے آپ پوچھیں کیا پوچھنا چاہتے ہیں"...... سڈنی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پارٹن جزیرے کے اندر کوئی ایسا کریک یا غار یا کھاڑی جو دور تک اندر چلی جاتی ہو۔ اس کی نشاندہی کر دو"...... عمران نے کہا تو سڈنی کے چہرے پر یکلخت حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"کیا آپ صرف اتنی بات پر یہ دونوں گڈیاں مجھے دے دیں گے"...... سڈنی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ عام بات نہیں ہے۔ نیوی نے یقیناً عام کریک یا کھاڑی کو بھی بند کرا دیا ہوگا۔ مجھے تو ایسا کریک یا راستہ چاہئے کہ جو باہر سے اس قدر چھوٹا ہو کہ اس کی طرف توجہ ہی نہ جائے لیکن آگے جا کر وہ اندر تک چلا گیا ہو"...... عمران نے کہا۔

"سوری سر۔ ایسا کوئی راستہ میرے علم میں نہیں ہے"۔ سڈنی نے جواب دیا۔

"اچھی طرح غور کر لو۔ ہو سکتا ہے کہ اچھی طرح غور کرنے سے تمہارے ذہن میں آ جائے کیونکہ اتنا تو مجھے معلوم ہے کہ ایسے کریک اور راستے بہرحال ہر جزیرے میں قدرتی طور پر موجود ہوتے ہیں اور بعض اوقات آدمی ان کی طرف پوری توجہ نہیں کرتا"۔ عمران نے نرم لہجے میں کہا تو سڈنی نے آنکھیں بند کر لیں اور کافی دیر تک وہ بیٹھا سوچتا رہا۔ پھر اس نے آنکھیں کھول دیں۔

"سوری جناب۔ مجھے یاد نہیں آ رہا اور میرے خیال میں وہاں ایسا کوئی کریک ہے ہی نہیں"...... سڈنی نے کہا۔ اس کے چہرے پر عجیب سی حسرت کے تاثرات ابھر آئے تھے اور عمران اس کے چہرے پر ابھر آنے والے تاثرات دیکھ کر ہی سمجھ گیا کہ سڈنی کے چہرے پر یہ تاثرات اس بھاری دولت سے محرومی کی وجہ سے ہیں۔

"اوکے۔ تم نے چونکہ سچ بول دیا ہے اس لئے یہ دونوں گڈیاں بھی تمہاری ہو گئیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور دونوں گڈیاں آگے بڑھا دیں۔

"اوہ۔ اوہ۔ آپ۔ کیا واقعی۔ اوہ۔ اوہ"...... سڈنی کی حالت واقعی خراب ہو گئی تھی۔ اسے شاید یقین نہ آ رہا تھا کہ عمران بغیر اپنا مقصد حاصل کئے اتنی بھاری دولت بھی اسے دے سکتا ہے کیونکہ جس معاشرے کا وہ رہنے والا تھا وہاں بغیر فائدے کے لوگ اپنا بخار بھی دوسرے کو نہ دیتے تھے جبکہ یہ تو خاصی بھاری دولت تھی۔

"ہاں اور اب تم جا سکتے ہو"...... عمران نے کہا تو سڈنی نے دونوں گڈیاں اٹھا کر جیب میں ڈالیں اور پھر تیزی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"جناب۔ آپ نے غیر معمولی مہربانی کی ہے مجھ پر۔ اس لئے یہ بتانا میرا فرض ہے کہ پارٹن جزیرے کی مٹی میں قدرتی طور پر گریفائٹ کی خاصی بڑی مقدار شامل ہے"...... سڈنی نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب۔ کیا تمہیں سائنس کے ساتھ بھی شغف ہے"۔ عمران نے چونک کر پوچھا۔

"جی نہیں۔ میری تو ساری عمر سمندر میں مچھلیاں پکڑتے اور لوگوں کو سیر کرواتے ہوئے گزری ہے۔ البتہ یہ بات میں نے اس لئے کی ہے کہ آپ بہت بڑے خاص آدمی لگتے ہیں اور پارٹن جزیرہ پر ایکریمین نیوی کے قبضے سے قبل ہم مچھلیوں کے ساتھ ساتھ اس جزیرے پارٹن کی مٹی بھی کھود کر بڑے بڑے تھیلوں میں بھر کر لے جاتے تھے جو ہابرٹ میں ہاتھوں ہاتھ خریدی جاتی تھی۔ ہمارے پوچھنے پر صرف یہ بتایا جاتا تھا کہ اس میں گریفائٹ کی مقدار قدرتی طور پر

موجود ہے اور گریفائٹ سے پنسلوں کے سکے بنتے ہیں اس لئے یہ مٹی پنسلیں بنانے والے کارخانوں کو فروخت کر دی جاتی ہے۔ میں نے یہ بات آپ کو اس لئے بتا دی ہے کہ شاید آپ اس سے اپنے مطلب کا کوئی فائدہ اٹھا سکیں"...... سڈنی نے پوری وضاحت سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"شکریہ۔ اب یہ بتا دیں کہ ہم اگر پارٹن سے مشرق کی طرف چھوٹے سے ٹاپو پر جانا چاہیں تو کیا آپ کا ادارہ لانچ کا بندوبست کر سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ کیوں نہیں۔ یہی تو ہمارا کاروبار ہے لیکن کیا یہ لانچ آپ کو لے کر واپس بھی آئے گی یا پہنچا کر واپس آ جائے گی"۔ سڈنی نے کہا۔

"ہم اس لانچ کو خود چلائیں گے اور پھر واپس بھی خود ہی لے آئیں گے لیکن ہمیں ایک دو روز بھی وہاں لگ سکتے ہیں اور زیادہ بھی"...... عمران نے کہا۔

"لیکن ہمارا آدمی تو ساتھ لازماً جائے گا کیونکہ آپ راستے سے بھٹک بھی سکتے ہیں۔ البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ آپ وہاں پہنچ کر لانچ واپس بھیج دیں اور پھر جب آپ کہیں لانچ آپ کو لینے کے لئے وہاں پہنچ جائے گی"...... سڈنی نے کہا۔

"آپ نے ساحل پر یہاں سے شمال مغرب کی طرف ایک بڑا سا احاطہ دیکھا ہوا ہے"...... عمران نے کہا۔

"گریگوری احاطہ"...... سڈنی نے چونک کر کہا۔

"ہمیں اس کے نام کا تو علم نہیں ہے۔ بہرحال وہ احاطہ ہم نے عارضی طور پر لیا ہوا ہے۔ ہم وہیں رہائش پذیر ہیں"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے جناب۔ وہاں فون تو لازماً ہو گا۔ آپ ہمیں فون کر لیں"...... سڈنی نے کہا۔

"ہمیں کل صبح لانچ چاہیئے۔ آپ صبح کس وقت ڈیوٹی پر آئیں گے"...... عمران نے کہا۔

"صبح سات بجے میری ڈیوٹی شروع ہو جاتی ہے"...... سڈنی نے جواب دیا۔

"اوکے۔ میں صبح آٹھ بجے آپ کو فون کر کے آپ سے بات کر لوں گا۔ آپ مجھے اپنا کارڈ دے دیں"...... عمران نے کہا تو سڈنی نے جیب سے ایک چھوٹا سا کارڈ نکال کر عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"شکریہ"...... عمران نے کہا اور سڈنی سلام کر کے سپیشل روم کا دروازہ کھول کر باہر چلا گیا۔

"آپ نے کل پر بات کیوں ٹال دی ہے۔ کیا کوئی خاص وجہ ہے"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ سڈنی نے گریفائٹ کے بارے میں بتا کر ہمارے لئے انتہائی اہم انکشاف کیا ہے۔ اب ہمیں ہاربرٹ پہنچ کر چند خصوصی آلات خریدنے پڑیں گے۔ پھر ہی کام آگے بڑھ سکے گا"...... عمران نے

کہا۔

"کیسے آلات"...... سب نے چونک کر کہا۔

"پہلی بات تو یہ ہے کہ ہمیں اس بار غوطہ خوری کے ایسے لباس خریدنے ہوں گے جن کی مدد سے ہم سمندر کی انتہائی گہرائی میں جا کر تیر سکیں کیونکہ عام لباس پانی کا زیادہ دباؤ برداشت نہیں کر سکتے۔ اس لئے پانی کا وزن برداشت کرنے کے لئے خصوصی لباس تیار کئے جاتے ہیں۔ دوسری بات یہ کہ میرا پروگرام تھا کہ ہم انتہائی گہرائی سے پارٹن جزیرے تک پہنچ سکیں اور وہاں کسی کریک کے ذریعے اندر داخل ہوں گے اور جہاں رکاوٹ ہو گی وہاں بم مار کر راستہ کھول لیں گے لیکن بم مارنے سے ظاہر ہے دھماکہ ہوتا ہے اور وہاں ہر شخص چونک پڑے گا اور ہم گھیرے بھی جا سکتے ہیں۔ البتہ اب گریفائٹ والی بات سامنے آنے کی وجہ سے سہولت ہو گئی ہے۔ کیونکہ اب ہم آسانی سے سرنگ لگا کر اندر جا سکتے ہیں اور گریفائٹ جہاں ملتا ہے وہاں کی کانوں میں سرنگ خصوصی انداز میں لگائی جاتی ہے اور اس کے لئے خصوصی آلات تیار کئے جاتے ہیں کیونکہ گریفائٹ بہرحال کاربن کی ہی ایک شکل ہے لیکن یہ اتنا خالص کاربن نہیں ہوتا جتنا ہیرا ہوتا ہے اس لئے یہ اتنا سخت بھی نہیں ہوتا جتنا ہیرا ہوتا ہے لیکن عام حالات میں یہ واقعی خاصا سخت ہوتا ہے اس لئے اس کی چٹانوں میں یا جہاں گریفائٹ کی زیادہ مقدار موجود ہو وہاں سرنگ نہیں لگائی جا سکتی کیونکہ عام سرنگ کی مشین جو عام زمین میں

سرنگ لگاتی ہے وہ عام مٹی میں تو چلی جاتی ہے لیکن گریفائٹ میں یہ مشین کام نہیں کرتی اس لئے خصوصی مشینری تیار کی جاتی ہے۔ شاید اس خاصیت کو مدنظر رکھتے ہوئے پارٹن جزیرے کا انتخاب کیا گیا ہو گا تاکہ اس میں سرنگ نہ لگائی جا سکے"...... عمران نے پوری تفصیل سے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن عمران صاحب کیا ہاربٹ جیسے چھوٹے سے شہر میں یہ خصوصی مشینری اور غوطہ خوری کے وہ خصوصی لباس مل جائیں گے"...... صفدر نے کہا۔

"پارٹن میں گریفائٹ کی اتنی مقدار کا مطلب ہے کہ اس سارے ایریئے کی زمین میں گریفائٹ کم یا زیادہ تناسب میں بہرحال موجود ہو گا اس لئے لازماً یہاں بڑی اور اونچی بلڈنگیں بنانے کے لئے انتہائی گہری بنیادیں کھودنا پڑتی ہوں گی اور اس کے لئے یقیناً وہی مشینری بھی استعمال کرنا پڑتی ہو گی اس لئے مجھے یقین ہے کہ یہ مشینری دستیاب ہو سکتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن عمران صاحب۔ یہ تو بہت ہیوی مشینری ہو گی"...... اس بار کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہم نے کوئی بلڈنگ تعمیر نہیں کرنی۔ ہم ان کا ہاتھوں سے استعمال کرنے والا یونٹ لیں گے۔ ایسے یونٹ زیادہ استعمال ہوتے ہیں چھوٹے کاموں کے لئے"...... عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سرہلا دیئے۔

کار انتہائی تیز رفتاری سے بندرگاہ کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر ایک نوجوان موجود تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر سواکن کا نمبر ٹو ہارڈی تھا جس نے اب سواکن کی جگہ لے لی تھی۔ عقبی سیٹ پر دو اور لمبے تڑنگے نوجوان بیٹھے ہوئے تھے۔

"باس۔ یہ ضروری تو نہیں کہ یہ آدمی سڈنی بندرگاہ پر ہی رہتا ہو"...... کار چلانے والے نوجوان نے کہا۔

"وہ ماہی گیر رہا ہے اور ماہی گیروں کی نفسیات ہے کہ یہ لوگ سمندر سے زیادہ دور رہنا پسند نہیں کرتے اس لئے مجھے یقین ہے کہ وہ بندرگاہ کے قریب ہی کہیں رہتا ہو گا"...... ہارڈی نے جواب دیا تو ڈرائیور نوجوان نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد کار بندرگاہ کے علاقے میں داخل ہو گئی۔

"یہاں ریڈ لائن ہوٹل ہے۔ وہاں روکنا"...... ہارڈی نے کہا تو

نوجوان نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد اس نے ایک قدیم طرز کی عمارت کے سامنے کار روک دی۔ اس عمارت پر ریڈ لائن ہوٹل کا بورڈ موجود تھا۔

"آؤ تم دونوں"...... ہارڈی نے عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے نوجوانوں سے کہا اور خود بھی دروازہ کھول کر نیچے اتر آیا۔ دوسری طرف سے ڈرائیور بھی نیچے اترا اور پھر وہ چاروں ہی ہوٹل میں داخل ہو گئے۔ ہال میں کافی افراد موجود تھے جن میں عورتیں بھی تھیں اور مرد بھی لیکن ان لوگوں کے لباس اور انداز دیکھ کر ہی اندازہ ہو جاتا تھا کہ ان کا تعلق سمندر سے ہی ہے۔ ایک طرف کاؤنٹر تھا جس کے پیچھے ایک بڑی بڑی مونچھوں والا پہلوان نما آدمی موجود تھا۔

"یہاں راجر نک رہتا ہے مستقل طور پر۔ اس سے ہمیں ملنا ہے"۔ ہارڈی نے کاؤنٹر پر کھڑے پہلوان نما آدمی سے کہا۔

"کمرہ نمبر چودہ۔ دوسری منزل"...... اس پہلوان نما آدمی نے جواب دیا۔

"اوکے"...... ہارڈی نے کہا اور وہ سیڑھیوں کی طرف بڑھ گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ دوسری منزل کے کمرہ نمبر چودہ کے سامنے موجود تھے۔ ہارڈی نے ہاتھ اٹھا کر دستک دی تو چند لمحوں بعد دروازہ کھل گیا۔ وہاں ایک ادھیڑ عمر آدمی موجود تھا۔

"میرا نام ہارڈی ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں"...... ہارڈی نے کہا تو بوڑھا آدمی بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ۔ اوہ آپ۔ آیئے اندر آجایئے"...... اس آدمی نے چونک کر
کہا اور سائیڈ پر ہو گیا تو ہارڈی اپنے ساتھیوں سمیت اندر داخل ہو گیا
اور اس آدمی نے دروازہ بند کیا اور پھر مڑ کر ان سب سمیت ایک
بڑے کمرے میں آگیا جہاں صوفے رکھے ہوئے تھے۔

"تشریف رکھیں۔ آپ نے مجھے کال کر لیا ہوتا۔ میں خود حاضر ہو
جاتا"...... راجر نک نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ہمیں جلدی ہے اس لئے ہم خود آگئے ہیں۔ تم نے اپنے باس کو
رپورٹ دی ہے کہ ایک عورت اور چار مرد شارٹی میں کام کرنے
والے کریو سپروائزر سڈنی سے کسی ہوٹل کے سپیشل روم میں ملے
اور پھر سڈنی جب واپس آیا تو اس کے پاس بے پناہ دولت تھی۔
تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ اس کے پاس دولت اس ملاقات کے بعد آئی
ہے"...... ہارڈی نے کہا۔

"سڈنی میرا دوست ہے۔ ہم اکثر بار میں بیٹھ کر پیتے ہیں۔ اس کی
مالی حالت اچھی نہیں تھی۔ آج میں باس کی طرف سے بتائی گئی
تفصیل کے مطابق ایک عورت اور چار مردوں کے گروپ کو تلاش
کرتا پھر رہا تھا کہ اچانک سڈنی مجھے مل گیا۔ اس کا چہرہ مسرت سے
چمک رہا تھا۔ مجھے دیکھ کر اس نے مجھے بازو سے پکڑا اور اس کے ساتھ
ہی اس نے جیبوں میں بڑی بڑی مالیت کے نوٹوں کی گڈیاں تھوڑی
سی نکال کر مجھے دکھائیں۔ میں اتنی دولت دیکھ کر بڑا حیران ہوا۔
چنانچہ جب میں نے اس سے پوچھا تو وہ مجھے بار میں لے گیا اور اس

نے وہاں انتہائی اعلیٰ ترین اور انتہائی قیمتی شراب کی پوری بوتل
منگوا لی۔ اس نے مجھے بتایا کہ اس کی ملاقات ایک عورت اور چار
مردوں کے ایک گروپ سے ہوئی ہے اور یہ دولت انہوں نے اسے
دی ہے۔ میں یہ بات سن کر بے اختیار چونک پڑا۔ اس سے تفصیل
پوچھی تو اس نے مجھے بتایا کہ اس گروپ سے اس کی ملاقات ہوٹل
کے سپیشل روم میں ہوئی ہے اور انہوں نے یہ ساری دولت اس لئے
اسے دی ہے کہ وہ ایسی لانچ کسی جزیرے پر لے جانا چاہتے تھے جس
کے بارے میں ادارے کے افراد کو علم نہ ہو اور اس نے وعدہ کر لیا۔
میں نے سڈنی سے اس عورت اور مردوں کے حلیئے معلوم کئے اور پھر
میں نے اپنے طور پر انہیں تلاش کرنے کی کوشش کی لیکن مجھے صرف
اتنا معلوم ہو سکا کہ اس حلیئے کے افراد دو ٹیکسیوں میں بیٹھ کر ہاربرٹ
شہر کی طرف چلے گئے ہیں جس کے بعد میں نے باس کو رپورٹ دی۔
پھر باس کا فون آیا کہ آپ مجھ سے ملنے آ رہے ہیں کیونکہ اصل پارٹی
آپ ہیں اس لئے میں نے آپ کے ساتھ تعاون کرنا ہے"۔ راجر نک
نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"حلیئے تفصیل سے بتا دو"...... ہارڈی نے کہا تو راجر نک نے
حلیئے بتا دیئے۔

"اب یہ بتا دو کہ سڈنی کہاں رہتا ہے"...... ہارڈی نے کہا۔

"وہ بندرگاہ کے شمال میں واقع کوارٹروں میں سے تین نمبر
کوارٹر میں رہتا ہے۔ کیوں کیا آپ اس سے ملنا چاہتے ہیں"...... راجر

نک نے کہا۔

" ہاں ۔ ہم اس سے صرف یہ معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ ان لوگوں نے اسے کس جزیرے پر جانے کے لئے کہا ہے"...... ہارڈی نے کہا۔

" میں نے پوچھا تھا تو سڈنی نے نہیں بتایا۔ وہ اس بات کو ٹال گیا تھا"...... راجر نک نے جواب دیا۔

" اس کے کوارٹر میں فون تو ہو گا"...... ہارڈی نے کہا۔

" ہو گا لیکن مجھے نہیں معلوم کیونکہ میں صرف ایک بار اس کے ساتھ گیا تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد واپس آ گیا تھا"...... راجر نک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوکے ۔ شکریہ"...... ہارڈی نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا اور راجر نک نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ سب اس کے کمرے سے باہر آ گئے ۔ تھوڑی دیر بعد ان کی کار کوارٹروں کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ وہ اس بارے میں جانتے تھے کہ یہ چھوٹے چھوٹے کوارٹرز ہیں جن میں نچلے طبقے کے لوگ رہتے ہیں۔ تھوڑی دیر بعد انہوں نے کار ایک سائیڈ پر روک دی۔

" تم دونوں میرے ساتھ آؤ گے اور تم کار میں ہی رہو گے کیونکہ یہاں کار لفٹنگ کی وارداتیں بہت ہوتی ہیں"...... ہارڈی نے ڈرائیور سے مخاطب ہو کر کہا تو ڈرائیور نے اثبات میں سر ہلا دیا اور وہ کار میں ہی بیٹھا رہا۔ البتہ عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے دونوں نوجوان کار سے اترے اور ہارڈی کے پیچھے چل پڑے ۔ تھوڑی دیر بعد ہارڈی تین نمبر

کوارٹر کے سامنے پہنچ گیا۔ کوارٹر کا دروازہ بند تھا۔ ہارڈی نے کال بیل کا بٹن دبا دیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر آدمی باہر آ گیا۔

" جی ۔ جی فرمائیے"...... اس ادھیڑ عمر آدمی نے چونک کر انہیں دیکھتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" تمہارا نام سڈنی ہے"...... ہارڈی نے کہا۔

" جی ہاں"...... اس آدمی نے کہا۔

" ہمیں تمہارے دوست راجر نک نے بھیجا ہے ۔ ہم نے تمہارے ادارے کے بارے میں چند معلومات حاصل کرنی ہیں"...... ہارڈی نے کہا۔

" ادارے کے بارے میں۔ پھر تو آپ صبح کو ادارے میں آ جائیں۔ اس وقت رات کو میرے پاس آنے کا کیا مطلب ہوا"۔ سڈنی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" تمہارے گھر میں کتنے افراد ہیں"...... ہارڈی نے پوچھا۔

" میری بیوی ہے ۔ وہ بیمار ہے اور میں ہوں بس ۔ لیکن آپ کون ہیں اور کیوں تشریف لائے ہیں۔ آپ برائے کرم صبح آفس میں آ جائیں"...... سڈنی نے کہا۔

" چند باتیں ابھی کرنا ضروری ہیں۔ تمہاری جس گروپ سے سپیشل روم میں ملاقات ہوئی ہے ہم نے اس گروپ کے بارے میں تم سے معلومات حاصل کرنی ہیں اور ہم بھی تمہیں دولت دیں گے۔

بے فکر رہو لیکن اگر تم نے ہم سے تعاون نہ کیا تو تمہاری بیمار بیوی کو بھی ہلاک کر دیا جائے گا اور تمہیں بھی"...... ہارڈی نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ پلیز آپ ہمیں کچھ نہ کہیں۔ میں ہر قسم کا تعاون کرنے کے لئے تیار ہوں۔ اندر آجائیں"...... سڈنی نے خوفزدہ سے لہجے میں کہا اور پھر وہ ہارڈی اور اس کے ساتھیوں کو اندر ایک کمرے میں لے آیا۔

"آپ۔ آپ کیا پیئیں گے"...... سڈنی نے کہا۔

"کچھ نہیں۔ بیٹھو۔ ہم نے جلدی واپس جانا ہے"...... ہارڈی نے کہا تو سڈنی سامنے والی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"جو کچھ انہوں نے تم سے پوچھا ہے وہ سب تفصیل سے بتا دو اور سنو۔ یہ صرف چیکنگ ہے ورنہ اس سپیشل روم میں موجود ٹیپ ریکارڈر کی وجہ سے وہاں ہونے والی ساری گفتگو ہمارے پاس پہنچ چکی ہے لیکن ہم تمہارے منہ سے تفصیل سننا چاہتے ہیں"...... ہارڈی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے بڑی مالیت کے نوٹوں کی ایک گڈی نکال کر سامنے رکھ لی تو سڈنی کی آنکھوں میں یکلخت چمک ابھر آئی اور اس نے واقعی اس طرح ساری باتیں بتانا شروع کر دیں جیسے ٹیپ ریکارڈر آن ہو جاتا ہے۔ پھر ہارڈی نے سوالات کر کے اس سے مزید باتیں معلوم کر لیں۔

"تو وہ گریگوری احاطہ کہلاتا ہے جہاں وہ لوگ ٹھہرے ہوئے ہیں۔ کہاں ہے وہ احاطہ۔ تفصیل بتاؤ"...... ہارڈی نے کہا تو سڈنی

نے تفصیل بتانا شروع کر دی۔

"اوکے۔ اب تم آرام کرو۔ لیکن کل جب تمہاری ان سے ملاقات ہو تو تم نے انہیں یہ نہیں بتانا کہ ہم تم سے ملے تھے ورنہ تم جانتے ہو کہ تمہارا اور تمہاری بیمار بیوی دونوں کا کیا حشر ہو سکتا ہے"...... ہارڈی نے گڈی آگے بڑھاتے ہوئے اور پھر اٹھتے ہوئے کہا۔

"مم۔ مم۔ میں نہیں بتاؤں گا جناب"...... سڈنی نے جلدی سے گڈی اٹھاتے ہوئے کہا تو ہارڈی نے سر ہلایا اور مڑ کر کمرے سے باہر آ گیا۔ تھوڑی دیر بعد ان کی کار اس گریگوری احاطے کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔ پھر کافی فاصلے پر کار روک کر وہ چاروں بڑے محتاط انداز میں چلتے ہوئے اس احاطے کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ احاطے کی دیواریں خاصی اونچی تھیں۔ البتہ پھاٹک بند تھا اور باہر تالا لگا ہوا تھا۔

"اندر جاؤ اور چیک کرو"...... ہارڈی نے ایک نوجوان سے کہا تو وہ نوجوان تیزی سے آگے بڑھا اور پھاٹک پر چڑھ کر اندر کود گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کا چہرہ جوش کی شدت سے تمتما رہا تھا۔

"باس۔ ہمارا ہیلی کاپٹر اندر موجود ہے۔ وہی ہیلی کاپٹر جسے ہم تلاش کرتے رہے ہیں"...... اس نوجوان نے ہارڈی کے قریب آ کر کہا تو ہارڈی بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ تو ہم درست جگہ پر پہنچ گئے ہیں۔ یہ ہیلی کاپٹر یہاں اتر گیا تھا اس لئے تو ٹریس نہ ہو رہا تھا۔ بہرحال اور اندر کیا ہے"۔ ہارڈی نے کہا۔

"جناب۔ اندر دو بڑے بڑے تھیلے موجود ہیں جن میں خصوصی ساخت کا اسلحہ ہے اور بس"...... اس نوجوان نے جواب دیا۔

"سٹاگر کو بلا لاؤ۔ جلدی کرو"...... ہارڈی نے کہا تو وہ نوجوان دوڑتا ہوا اس طرف کو بڑھ گیا جہاں ایک اونچے سے ٹیلے کی اوٹ میں کار کو روکا گیا تھا۔ سٹاگر کار ڈرائیور تھا۔ تھوڑی دیر بعد سٹاگر ہارڈی کے پاس پہنچ گیا۔

"سٹاگر۔ کار کے مخصوص کیبن سے تھری ایکس نکالو اور اس احاطے میں جا کر اسے نصب کر دو۔ ایسی جگہ کہ وہ اسے چیک نہ کر سکیں"...... ہارڈی نے کہا۔

"کون باس"...... سٹاگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو ہارڈی نے اسے مختصر طور پر سب کچھ بتا دیا۔

"اوہ۔ یس باس"...... سٹاگر نے کہا اور دوڑتا ہوا واپس کار کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس مڑا اور دوڑتا ہوا احاطے کی طرف بڑھ گیا اور پھر تقریباً پندرہ منٹ بعد وہ واپس آ گیا اور اس ٹیلے کے پیچھے پہنچ گیا جہاں ہارڈی اور اس کے دونوں ساتھی موجود تھے۔

"میں نے اسے بڑے کمرے میں ایسی جگہ نصب کر دیا ہے کہ وہ اسے کسی صورت بھی چیک نہیں کر سکتے"...... سٹاگر نے کہا۔

"اس کا ڈی چارجر مجھے دے دو"...... ہارڈی نے کہا تو سٹاگر نے جیب سے ایک ریموٹ کنٹرول نما آلہ نکالا اور ہارڈی کو دے دیا۔ ہارڈی نے اس کا ایک بٹن دبایا تو ڈی چارجر پر زرد رنگ کا بلب جل اٹھا تو ہارڈی نے مطمئن ہو کر اسے آف کیا اور پھر اسے جیب میں ڈال لیا۔

"باس۔ کیوں نہ باہر ہی ان کا خاتمہ کر دیا جائے ورنہ تھری ایکس سے تو ہیلی کاپٹر بھی تباہ ہو سکتا ہے"...... ایک آدمی نے کہا۔

"نہیں۔ یہ دنیا کے خطرناک ترین سیکرٹ ایجنٹ ہیں اس لئے اگر یہ ذرا بھی ہوشیار ہو گئے تو چکنی مچھلی کی طرح ہاتھ سے نکل جائیں گے۔ میں انہیں اس وقت ختم کرنا چاہتا ہوں جب یہ مکمل طور پر مطمئن ہوں"...... ہارڈی نے جواب دیا تو اس کے ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد اچانک وہ چونک پڑے۔ انہیں دور سے سائے حرکت کرتے محسوس ہوئے تھے۔

"وہ لوگ آ رہے ہیں۔ اوٹ میں ہو جاؤ اور کوئی حرکت نہ کرے"...... ہارڈی نے کہا اور سب نے سانس روک لئے۔ تھوڑی دیر بعد ایک عورت اور چار مرد بڑے محتاط انداز میں آگے پیچھے چلتے ہوئے احاطے کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ ان کا انداز ایسے تھا جیسے انہیں کسی طرف سے باقاعدہ خطرہ محسوس ہو رہا ہو اور ہارڈی سمجھ گیا کہ ان کی یہاں موجودگی کی وجہ سے ان کی چھٹی حس نے انہیں ہوشیار کر رکھا ہے اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ سب احاطے کی طرف بڑھتے

ہوئے ان کی نظروں سے غائب ہو گئے۔

" یہ تو بے حد چوکنا دکھائی دے رہے تھے باس۔ جیسے انہیں معلوم ہو کہ ہم یہاں موجود ہیں"...... سٹاگر نے کہا۔

" ہاں۔ تربیت یافتہ افراد اسی طرح کام کرتے ہیں اور وہ یقیناً کچھ دیر تک احاطے کے میدانی حصے میں نگرانی کریں گے۔ پھر مطمئن ہوں گے"...... ہارڈی نے کہا۔

" باس۔ ویسے اگر ہم یہاں سے ان پر فائر کھول دیتے تو انہیں آسانی سے ختم کر سکتے تھے"...... ایک آدمی نے کہا۔

" نہیں۔ ان کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ چوکنے ہیں۔ زیادہ سے زیادہ دو آدمی یا تین ہٹ ہو جاتے۔ باقی ہٹ نہ ہوتے اور ہمارا سارا پروگرام ہی خراب ہو جاتا۔ اب جب وہ پوری طرح مطمئن ہو جائیں گے تو میں یہاں سے صرف بٹن دباؤں گا اور وہ سب یقینی طور پر ہلاک ہو جائیں گے"...... ہارڈی نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے کے انتظار کے بعد ہارڈی نے جیب سے ڈی چارجر نکالا اور اس کا بٹن پریس کر دیا تو ڈی چارجر پر زرد رنگ کا بلب جل اٹھا تو ہارڈی نے دوسرا بٹن پریس کر دیا اور زرد رنگ کا بلب بجھ گیا۔ اس کے ساتھ ہی سرخ رنگ کا بلب ایک لمحے کے لئے جلا اور پھر بجھ گیا۔ اس کے ساتھ ہی احاطے کی طرف انتہائی خوفناک دھماکہ ہوا اور پھر جیسے بہت بڑا گرد کا بادل سا اٹھ کر آسمان کی طرف بلند ہوتا دکھائی دیا۔ احاطے کی عمارت واقعی تنکوں کی

طرح ہوا میں بکھر گئی تھی۔ دھماکہ اس قدر شدید اور زوردار تھا کہ وہ سب بے اختیار لڑکھڑا سے گئے تھے۔

" باس۔ پولیس بندرگاہ سے یہاں دھماکے سن کر آ جائے گی"...... سٹاگر نے کہا۔

" آ جائے۔ اچھا ہے تاکہ وہ ملبہ صاف کریں گے اور ہم ان لوگوں کی لاشیں بھی چیک کر لیں گے"...... ہارڈی نے جواب دیا اور سٹاگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر واقعی تھوڑی ہی دیر بعد دور سے پولیس گاڑیوں کے سائرنوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں اور تھوڑی دیر بعد پولیس کی دو گاڑیاں تیزی سے ریت پر دوڑتی ہوئی ان کے سامنے سے گزر کر احاطے کی طرف بڑھتی چلی گئیں۔

" آؤ اب ہم واپس جائیں گے اور پھر کار پر سوار ہو کر آئیں گے جیسے ہم بھی دھماکہ سن کر آئے ہیں"...... ہارڈی نے کہا اور وہ سب تیزی سے اس ٹیلے کی طرف بڑھتے چلے گئے جہاں ان کی کار موجود تھی۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت سڈنی سے ملاقات کے بعد ٹیکسیوں میں سوار ہو کر ہاربرٹ چلا گیا تھا تاکہ وہاں کے گیم کلبز سے بھاری رقومات حاصل کر کے وہ گریفائٹ میں سرنگ لگانے والی مخصوص مشینری اور سمندر کی انتہائی گہرائی میں کام کرنے والے غوطہ خوری کے لباس حاصل کر سکے اور پھر ان کی واپسی تقریباً رات کو گیارہ بجے کے بعد ہوئی۔ وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئے تھے۔ چونکہ وہ ٹیکسیوں کو اس احاطے تک نہ لے جانا چاہتے تھے اس لئے انہوں نے بندرگاہ کے علاقے میں ہی ٹیکسیاں چھوڑ دیں اور پھر غوطہ خوری کے لباسوں کا ایک بڑا سا بنڈل جو سیاہ رنگ کے تھیلے میں بند تھا صفدر نے اپنی پشت پر لاد لیا جبکہ سرنگ لگانے والی مشین کا ایک پیکٹ تنویر کی پشت پر لدا ہوا تھا اور وہ سب بندرگاہ سے اس علاقے کی طرف پیدل روانہ ہو گئے جہاں احاطہ موجود تھا۔ اس طرف ریت اور

ریت کے اونچے نیچے ٹیلوں کے علاوہ اور کوئی چیز نہ تھی اس لئے یہاں ہر طرف کافی گہرا اندھیرا چھایا ہوا تھا اور ریت کے اندر پیدل چلتے ہوئے وہ آگے بڑھے چلے جا رہے تھے۔ اچانک عمران اس طرح چوکنا ہو گیا جیسے شکار کسی شکاری کی آہٹ محسوس کر کے چوکنا ہو جاتا ہے۔ ستاروں کی ہلکی ہلکی روشنی کی وجہ سے اس کے ساتھیوں نے عمران کی اس کیفیت کو بہرحال بھانپ لیا تھا۔

"کیا بات ہے۔ کیا یہاں کوئی خطرہ ہے"...... ساتھ چلتی ہوئی جولیا نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"میری چھٹی حس نے اچانک الارم بلکہ سائرن بجانا شروع کر دیا ہے اور مجھے احساس ہونے لگا ہے کہ یہاں ہمارے اردگرد کوئی بھیانک خطرہ موجود ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن یہاں تو کسی قسم کی نہ کوئی حرکت ہے اور نہ ہی یہاں دور دور تک کوئی آدمی نظر آ رہا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ اب میرے اعصاب جواب دیتے جا رہے ہوں اور میرا نروس بریک ڈاؤن ہونے والا ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"میرا خیال ہے کہ اب تم اعصابی طور پر بوڑھے ہوتے جا رہے ہو"...... جولیا نے کہا تو عمران اس طرح اچھلا جیسے اچانک اس کا پیر کسی بارودی سرنگ پر جا پڑا ہو۔

"کیا۔ کیا۔ یہ تم کہہ رہی ہو۔ مطلب ہے کہ اب مجھے گوشہ

نشینی اختیار کر لینی چاہئے اور تنویر جیسے جوان وتن کے لئے میدان
کھلا چھوڑ دینا چاہئے"...... عمران نے انتہائی متوحش سے لہجے میں کہا
تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔ باقی ساتھی چونکہ کافی پیچھے اور فاصلے پر آ
رہے تھے اس لئے ان دونوں کی آوازیں ان تک نہ پہنچ رہی تھیں۔

" بڑھاپے کا صرف یہ مطلب نہیں ہوتا کہ آدمی جسمانی طور پر
بوڑھا ہو جاتا ہے بلکہ عقلی اور اعصابی طور پر آدمی بوڑھا ہو جاتا ہے
اور جس تیز رفتاری سے تم اپنی عقل استعمال کرتے ہو اس لحاظ سے
تو تمہیں واقعی اب تک عقلی طور پر نہ صرف بوڑھا بلکہ بہت بوڑھا ہو
جانا چاہئے۔ جہاں تک اعصاب کا تعلق ہے تو میرے خیال میں
اعصاب کا مسلسل استعمال بھی انسان کو بوڑھا کر دیتا ہے اور پھر
کام بھی تم ہم سب سے زیادہ کرتے ہو"...... جولیا نے مسکراتے
ہوئے وضاحت کی۔

" تمہارا مطلب ہے کہ میں عقلی اور اعصابی طور پر بوڑھا ہوں"۔
عمران نے کہا۔

" ہاں۔ میرا یہی مطلب تھا"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے
جواب دیا۔

" اور تنویر کس ٹائپ کا بوڑھا ہے"...... عمران نے کہا لیکن
باتیں کرنے کے ساتھ ساتھ وہ بڑے چوکنے اور محتاط انداز میں ادھر
ادھر کا جائزہ لینے میں بھی مصروف تھا۔

" وہ عقلی اور اعصابی طور پر بچہ ہے۔ بوڑھا نہیں"...... جولیا نے

کہا تو عمران اس کے اس خوبصورت اور کھرے جواب پر بے اختیار
ہنس پڑا۔

" عمران صاحب۔ آپ بے حد چوکنا دکھائی دے رہے ہیں اور ہم
سب اسی بات پر ڈسکشن کرتے رہے ہیں۔ ہم سب کو احساس ہو رہا
ہے کہ کہیں نہ کہیں کوئی گڑبڑ ضرور ہے اس لئے ہمارا خیال ہے کہ
اس احاطے میں داخل ہونے سے پہلے اسے چیک کر لیا جائے"۔
اچانک صفدر نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

" ہم بڑھاپے اور بچپن پر ڈسکشن کر رہے ہیں لیکن تمہاری بات
سے ظاہر ہو رہا ہے کہ تم بھی میری طرح عقلی اور اعصابی طور پر
بوڑھے ہو"...... عمران نے کہا اور اب وہ احاطے کے بند پھاٹک کے
سامنے پہنچ گئے تھے۔

" اوہ۔ اوہ۔ تمہاری بات درست ہے"...... اچانک عمران نے
ٹھٹھک کر رکتے ہوئے کہا تو جولیا اور عقب میں آنے والے ساتھی
بھی چونک پڑے۔

" کیا مطلب"...... سب نے پوچھا۔

" کوئی آدمی اس بند پھاٹک پر چڑھ کر اندر کودا ہے اور پھر باہر آیا
ہے۔ لوہے کے اس پھاٹک پر جگہ جگہ گرد کے نشانات پڑے ہوئے
ہیں"...... عمران نے کہا۔

" اوہ۔ ہاں واقعی۔ اور یہ جوتوں کے نشانات ہیں"...... صفدر
نے کہا۔

"تم یہیں ٹھہرو۔ میں اندر جا کر چیک کرتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"میں دیکھتا ہوں"...... صفدر نے کہا اور تیزی سے دوڑ کر وہ پھاٹک کی طرف بڑھنے لگا۔

"رک جاؤ۔ اگر کوئی اندر ہو گا تو تم اس طرح کودنے کے بعد اندر پھنس جاؤ گے"...... عمران نے کہا تو صفدر رک گیا۔

"تالا کھول کر اندر جاؤ لیکن انتہائی محتاط انداز میں"...... عمران نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر جیب سے چابی نکال کر وہ پھاٹک کی طرف بڑھ گیا۔ چابی اس کے پاس ہی تھی کیونکہ اسلحے کے بیگز اندر رکھنے کے بعد سب سے آخر میں صفدر ہی باہر آیا تھا۔ صفدر نے تالا کھولا اور بڑے محتاط انداز میں اس نے چھوٹا سا پھاٹک کھولا اور اندر داخل ہو گیا۔ عمران اور دوسرے ساتھی خاموش کھڑے تھے۔ تھوڑی دیر بعد صفدر واپس باہر آ گیا۔

"اندر کوئی نہیں ہے اور اسلحے کے بیگز بھی ویسے ہی پڑے ہوئے ہیں۔ البتہ انہیں کھولا ضرور گیا ہے"...... صفدر نے باہر آ کر کہا۔

"ہیلی کاپٹر کی کیا پوزیشن ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"وہ موجود ہے۔ میں نے اسے بھی چیک کر لیا ہے۔ وہ بھی خالی ہے"...... صفدر نے کہا۔

"لیکن اندر جانے والا کیا صرف چیکنگ کر کے واپس چلا گیا ہو گا"...... عمران نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تم نے اس کے جوتوں کے نشانات چیک کئے ہیں صفدر، کہ وہ کہاں کہاں گیا ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا تو صفدر چونک پڑا۔

"اوہ نہیں۔ اس کا تو مجھے خیال ہی نہیں آیا"...... صفدر نے کہا۔

"تم ابھی باہر ہی رکو بلکہ یہاں سے فاصلے پر ریت کے ٹیلوں کی اوٹ میں ہو جاؤ۔ میں اندر جا کر چیکنگ کرتا ہوں"...... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی عمران انتہائی تیز رفتاری سے چلتا ہوا چھوٹے پھاٹک سے اندر داخل ہوا ہی تھا کہ اچانک وہ بجلی کی سی تیزی سے مڑا اور اس کے ساتھ ہی دوڑتا ہوا چھوٹے پھاٹک سے باہر آ گیا۔ اس کے ساتھی باہر موجود تھے۔

"بھاگو۔ بم پھٹ رہا ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے سب ساتھی بجلی کی سی تیزی سے مڑے اور پھر وہ واقعی اس رفتار سے دوڑے جس رفتار سے ہرن اس وقت دوڑتا ہے جب شیر اس کے پیچھے لگ جاتا ہے لیکن ابھی وہ تھوڑی ہی دور گئے ہوں گے کہ ان کے عقب میں انتہائی خوفناک دھماکہ ہوا۔ یہ دھماکہ اس قدر خوفناک تھا کہ وہ سب اچھل کر اوندھے منہ ریت پر گرے اور پھر اٹھنے ہی لگے تھے کہ پہلے سے زیادہ خوفناک دھماکوں کا مسلسل سلسلہ شروع ہو گیا اور انہیں یوں محسوس ہونے لگا جیسے ان کے اوپر لاکھوں ٹن ریت مسلسل گر رہی ہو۔

"اٹھ کر بھاگو ورنہ ریت میں دب جاؤ گے"...... عمران نے بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر کھڑے ہوتے ہوئے چیخ کر کہا اور پھر

خوفناک دھماکوں اور مسلسل گرتی ہوئی ریت میں اب وہ اپنی
پوری قوت خرچ کر کے دوڑتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے اور پھر کچھ
دور جا کر وہ بے دم ہو کر واقعی ریت کے ٹیلوں کی اوٹ میں جا کر
ایک لحاظ سے گر سے گئے۔ مسلسل ریت گرنے کی وجہ سے انہیں
یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ دوڑنے کی بجائے آہستہ آہستہ چل رہے
ہوں۔ ان کے قدم محاورتاً نہیں بلکہ حقیقتاً من من بھر کے محسوس
ہو رہے تھے لیکن زندگی بچانے کے جذبے کی وجہ سے وہ اپنی پوری
طاقت صرف کر رہے تھے اور یہی وجہ تھی کہ جب وہ اس سرکل سے
باہر آئے جہاں پر کم ریت گر رہی تھی تو وہ بے اختیار بے دم سے ہو
کر ٹیلوں کی اوٹ میں گر سے گئے اور اس قدر تیزی سے سانس لینے
لگے جیسے ان کے پھیپھڑے آکسیجن سے خالی ہو چکے ہوں۔ دھماکے
اب ختم ہو گئے تھے لیکن ریت کا خوفناک بادل آسمان پر مسلسل
موجود تھا اور طویل ایریئے میں اس طرح ریت گر رہی تھی جیسے
ریت کی انتہائی تیز بارش ہو رہی ہو۔

"عمران صاحب۔ آپ کو کیسے پھاٹک سے ہی معلوم ہو گیا کہ بم
پھٹ رہا ہے"۔۔۔۔۔۔ ساتھ پڑے ہوئے صفدر نے کہا۔

"یہ خصوصی ساخت کا انتہائی طاقتور بم ہوتا ہے۔ اس کو جب
ڈی چارجر کی مدد سے فائر کیا جائے تو اس کے اندر سے نارنجی رنگ کی
لائٹ چند لمحوں تک جلنے بجھنے کے انداز میں نظر آتی ہے۔ پھر یہ پھٹ
جاتا ہے۔ یہ لائٹ اس کے فائرنگ سرکل کو مکمل کرنے کے لئے

جلتی ہے اور ان لوگوں نے حماقت یہ کہ اس بم کو سامنے برآمدے
کے ایک کونے میں پڑے ہوئے ایک بڑے سے گملے کی اوٹ میں
رکھ دیا تھا۔ میں جب چھوٹے پھاٹک سے اندر داخل ہوا تو یہ چھوٹا
پھاٹک اس کی سیدھ میں تھا اس لئے مجھے فوراً لائٹ نظر آ گئی۔ اگر
لائٹ نہ ہوتی تو شاید مجھے وہ نظر نہ آتا اور اس لائٹ کا رنگ اور انداز
دیکھ کر میں واپس پلٹ پڑا۔ میں تو شکر کر رہا ہوں کہ انہوں نے اس
کو اس وقت فائر نہیں کیا جب تم احاطے کے اندر چیکنگ کرتے پھر
رہے تھے"۔۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا تو سب نے عمران کی بات کی
تائید کر دی۔

"عمران صاحب۔ یہ لوگ یقیناً ارد گرد ہی کہیں موجود ہوں گے
لیکن وہ ہم پر اچانک فائرنگ بھی کر سکتے تھے۔ انہوں نے اس بات کا
انتظار کیوں کیا کہ ہم احاطے میں جائیں اور پھر ڈی چارجر سے بم
بلاسٹ کریں"۔۔۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اب کم از کم جولیا اپنے ریمارکس واپس لے لے گی کہ میں عقلی
اور اعصابی طور پر بوڑھا نہیں ہوا کہ خواہ مخواہ وہم کرتا پھروں"۔
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"چلو میں نے مان لیا کہ تم ابھی بچے ہو"۔۔۔۔۔۔ جولیا نے کہا تو
سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"اب کیا کہوں۔ پہلے تم نے تنویر کو بچہ کہا۔ اب مجھے کہہ رہی
ہو۔ تھوڑی دیر بعد باقی ساتھی بھی اس قطار میں شامل ہو جائیں گے

اور تم پرائمری سکول کی ٹیچر کی طرح کھڑی ہو کر ہمیں اے بی سی پڑھانا شروع کر دو گی"...... عمران نے کہا تو سب آہستہ سے ہنس پڑے۔

" عمران صاحب۔ آپ نے میرے سوال کا جواب نہیں دیا"۔ کیپٹن شکیل نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" ارے ۔ ارے ۔ ابھی کورس شروع ہی نہیں ہوا اور ہیڈ ماسٹر صاحب امتحان لینے پہنچ گئے ہیں۔ بہرحال امتحان تو امتحان ہی ہوتا ہے کسی بھی لمحے دینا پڑ سکتا ہے اس لئے جناب ہیڈ ماسٹر صاحب اس کا مطلب ہے کہ یا تو سڈنی نے انہیں اطلاع دی ہے یا پھر یہ لوگ کسی نہ کسی وجہ سے یہاں تک آ گئے ہیں اور انہوں نے اس لئے ہم پر فائر نہیں کھولا کہ وہ تربیت یافتہ لوگ ہیں اور انہیں معلوم ہے کہ اگر ہم پر اچانک فائر کھولا گیا تو ہم سب بیک وقت یقینی طور پر ہلاک نہیں ہو سکیں گے جبکہ احاطے کے اندر ہم سب اکٹھے موجود ہوں گے اس لئے ہم سب کا خاتمہ بالخیر ان کے نقطہ نظر سے یقینی تھا اس لئے انہوں نے سو فیصد نتائج حاصل کرنے کے لئے یہ کارروائی کی ہے۔ اب یہ دوسری بات ہے کہ ان سے حماقت ہوئی کہ ان کا آدمی پھاٹک پر چڑھ کر اندر کود گیا۔ اگر وہ سائیڈ دیوار سے اندر جاتا تو ہمارے فرشتوں کو بھی اس کا علم نہ ہو سکتا اور ہم تالا کھول کر اطمینان سے سٹنگ روم میں پہنچ جاتے اور خاص اسلحہ کے بیگز بھی وہاں موجود تھے۔ اس وقت یہ بم پھٹتا تو تم بتاؤ کہ کیا وہ اپنے مقصد

میں کامیاب ہو جاتے یا نہیں"...... عمران نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" آپ کی بات درست ہے۔ ویسے یہ خوفناک دھماکے اس حساس اسلحے کے تھے جو ہمارے بیگز میں موجود تھا ورنہ ایک بم تو ایک ہی دھماکہ کر سکتا تھا"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔ اسی لمحے دور سے پولیس گاڑیوں کے سائرنوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔

" اب ہمیں یہاں سے نکلنا ہے کیونکہ ابھی یہاں سے ملبہ ہٹایا جائے گا اور پھر ہماری لاشیں نہ ملنے پر یہ لوگ لازماً یہاں ہر طرف پھیل جائیں گے اور اس بار انہوں نے احاطے والی بات نہیں سوچنی"...... عمران نے کہا۔

" لیکن ہم کہاں جائیں گے"...... جولیا نے کہا۔

" ہمارے پاس غوطہ خوری کے مخصوص لباس موجود ہیں اور اب لانچ کرائے پر لینے کی بجائے اڑانی پڑے گی"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کر تیزی سے ٹیلوں کی اوٹ لیتا ہوا اندھیرے میں آگے بڑھنے لگا۔ اس کے ساتھی بھی اس کی پیروی کرنے لگے۔ سائرنوں کی آوازیں مسلسل سنائی دے رہی تھیں لیکن ابھی وہ کافی فاصلے پر تھیں اس لئے وہ جلد از جلد یہاں سے دور نکل جانا چاہتے تھے۔

" عمران صاحب۔ اس حساس اسلحہ کے بغیر اب ہم پارٹن جزیرے پر تو نہیں جا سکتے"...... صفدر نے کہا۔

" تو کیا ہوا۔ ہم دوبارہ گیم کلب سے رقم حاصل کر کے اسلحہ حاصل کر لیں گے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

" نہیں۔ جو آدمی احاطے میں داخل ہوا تھا اس نے اسلحہ چیک کیا ہو گا۔ اس کی رپورٹ ان تک پہنچ چکی ہو گی اور اب جب ملبے سے ہماری لاشیں نہیں ملیں گی تو پھر لامحالہ وہ ان دکانوں کی نگرانی کریں گے جہاں سے یہ اسلحہ مل سکتا ہے اس لئے اب ہم نے ادھر کا رخ ہی نہیں کرنا"...... عمران نے کہا۔

" تو پھر ہم خالی ہاتھ وہاں جا کر کیا کریں گے"...... صفدر نے کہا۔

" اب تو بے تیغ لڑنے والی بات ہو گی"...... عمران نے جواب دیا اور پھر وہ کافی فاصلے پر پہنچ کر ساحل کے قریب ٹیلوں کی اوٹ میں جا کر رک گئے۔

" غوطہ خوری کے لباس نکال کر پہن لو۔ ضرورت پڑنے پر ہم سمندر میں بھی اتر سکتے ہیں"...... عمران نے کہا تو سب نے اس کی ہدایت کی تکمیل شروع کر دی۔ عمران نے خود بھی غوطہ خوری کا لباس پہن لیا لیکن انہوں نے ہیلمٹ سروں پر فکسڈ نہیں کئے تھے۔ دور سے انہیں پولیس گاڑیوں کی گھومتی ہوئی لائٹیں نظر آ رہی تھیں اور وہاں ہر طرف سائے سے دوڑتے پھرتے دکھائی دے رہے تھے۔

" عمران صاحب۔ اب لانچ کیسے اور کہاں سے حاصل کی جائے گی"...... صفدر نے کہا۔

" کہا تو ہے کہ اب لانچ اڑانی پڑے گی۔ غوطہ خوری کے لباس پہن کر ہم پانی کے اندر تیرتے ہوئے بندرگاہ پہنچیں گے اور پھر وہاں سے لانچ اڑا کر اس ٹاپو کی طرف بڑھ جائیں گے۔ ٹاپو کے قریب لانچ چھوڑ کر ہم انتہائی گہرائی میں جا کر پارٹن جزیرے کی طرف بڑھیں گے کیونکہ سائنسی حفاظتی انتظامات کی حد ہوتی ہے اور اس حد سے نیچے وہ اثر نہیں کر سکتے اس کے علاوہ شارک مچھلیوں کی بھی گہرائی میں جانے کی ایک حد ہوتی ہے اور ہم اس حد سے نیچے سفر کرتے ہوئے پارٹن پہنچ جائیں گے۔ پھر وہاں سرنگ لگا کر ہم اندر پہنچ جائیں گے اور اس کے بعد آپریشن کا آغاز کر دیا جائے گا"...... عمران نے ایسے کہا جیسے کوئی سپہ سالار اپنے سپاہیوں کو باقاعدہ ہدایات دیتا ہے۔

" اگر ایسا ہے تو پھر ہمیں ابھی سے روانہ ہو جانا چاہئے۔ صبح کا انتظار کیوں کریں۔ اس وقت لانچ بھی آسانی سے اڑائی جا سکتی ہے"...... جولیا نے کہا۔

" ارے ہاں۔ ٹھیک ہے۔ جب کام ہی کرنا ہے تو پھر تنویر تھیوری پر عمل ہونا چاہئے۔ فوری"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔ اس کے بعد انہوں نے ہیلمٹ سروں پر ایڈجسٹ کئے۔ پیروں میں غوطہ خوری کے مخصوص جوتے پہنے اور پھر ایک ایک کر کے وہ سب سمندر میں اترتے چلے گئے۔

ہارڈی ہابرٹ میں اپنے آفس میں کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کا چہرہ لٹکا ہوا تھا اور مایوسی کے تاثرات نمایاں نظر آ رہے تھے۔ وہ اپنے ساتھیوں سمیت ساحل سے واپس آیا تھا۔ وہاں پولیس اور فائر بریگیڈ والوں نے اس تباہ شدہ احاطے کا ملبہ ہٹایا تو نیچے سے کوئی لاش ملنا تو ایک طرف انسانی جسم کا کوئی ٹکڑا تک نہ ملا تھا حالانکہ احاطہ مکمل طور پر تباہ ہو چکا تھا اور احاطے میں موجود ہیلی کاپٹر کے بھی پرزے اڑ گئے تھے۔ اس کے بعد ہارڈی نے اپنے ساتھیوں سمیت وہاں کا پورا علاقہ چھان مارا تھا لیکن پاکیشیائی ایجنٹوں کا کہیں سراغ تک نہ ملا تھا۔

"یہ بھوت تھے یا جنات کہ پھر اچانک غائب ہو گئے ہیں"۔ ہارڈی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا لیکن ظاہر ہے وہاں اس کمرے میں کوئی اس کی بات کا جواب دینے والا موجود نہ تھا کہ اچانک فون کی گھنٹی

بج اٹھی تو ہارڈی نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ ہارڈی بول رہا ہوں"...... ہارڈی نے کہا۔

"رابرٹ بول رہا ہوں باس۔ بندرگاہ سے یہاں رات کو ایک بڑی طاقتور لانچ چوری ہوئی ہے۔ نیوی پولیس نے اسے تلاش کیا تو ایک چھوٹے سے ٹاپو کے ساتھ کھڑی مل گئی ہے"...... دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"یہ کون سا ٹاپو ہے۔ معلوم کیا ہے"...... ہارڈی نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ یہ وہی ٹاپو ہے جہاں ہم نے ہیلی کاپٹر بھجوایا تھا۔ ران جزیرے کے شمال میں"...... رابرٹ نے جواب دیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ اب میں سمجھ گیا ہوں۔ ان لوگوں نے غوطہ خوری کے لباس خرید رکھے ہوں گے اور پھر احاطے میں جانے کی بجائے آگے نکل گئے اور غوطہ خوری کے لباس پہن کر سمندر میں اتر گئے اس لئے نہ ہی ان کی لاشیں احاطے کے ملبے سے ملیں اور نہ یہ کہیں اور دستیاب ہو سکے اور یقیناً انہوں نے بندرگاہ سے لانچ چوری کی ہو گی اور اس کے ذریعے اس ٹاپو پر پہنچے ہوں گے اور ہم انہیں یہیں تلاش کرتے رہ گئے ہیں"...... ہارڈی نے کہا۔

"لیکن باس۔ احاطے میں تو ان کے انتہائی طاقتور، جدید اور مہلک اسلحے کے دو بیگز موجود تھے اور جس طرح وہاں دھماکے ہوئے ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ دھماکے اس اسلحے کے ہی تھے۔

یہ اسلحہ لامحالہ انہوں نے پارٹن جزیرے کے لئے ہی خریدا ہوگا۔ پھر انہوں نے اسے ساتھ کیوں نہیں لیا۔ دوسری بات یہ کہ اگر یہ اس طرح لانچ چرانا چاہتے تھے تو پھر انہیں اتنی دور جاکر اور پھر سمندر کے اندر تیر کر واپس بندرگاہ جانے کی کیا ضرورت تھی"...... رابرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جو کچھ ہوا ہے اور جس مقصد کے لئے ہوا ہے بہرحال ہوا ایسے ہی ہے۔ میں کیلی سے بات کرتا ہوں۔ تم اب واپس آ جاؤ"۔ ہارڈی نے کہا اور پھر رسیور رکھ کر اس نے سامنے پڑے ہوئے انتہائی طاقتور ٹرانسمیٹر کو اپنی طرف کھسکایا اور پھر اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ ہارڈی کالنگ کیلی فرام ہابرٹ۔ اوور"...... ہارڈی نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ کیلی اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے کیلی کی آواز سنائی دی۔

"کیلی۔ پاکیشیائی ایجنٹ دوبارہ پارٹن جزیرے پر پہنچ رہے ہیں۔ کیا تم نے چیکنگ کا نظام اوپن کر رکھا ہے یا نہیں۔ اوور"۔ ہارڈی نے کہا۔ چونکہ وہ اب سواکن کی جگہ باقاعدہ طور پر لے چکا تھا اس لئے اب اس کا انداز گفتگو انچارجوں جیسا ہی تھا۔ وہ کیلی سے برابر کی سطح پر بات کر رہا تھا۔

"اچھا۔ کیسے۔ تفصیل بتاؤ۔ اوور"...... دوسری طرف سے کیلی

نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور جواب میں ہارڈی نے بندرگاہ پہنچنے سے لے کر واپس آنے اور رابرٹ کی طرف سے لانچ کی چوری اور اس لانچ کے ٹاپو پر ملنے تک کی تمام تفصیل بتا دی۔

"تو تم انہیں باوجود سامنے آ جانے کے ہلاک نہیں کر سکے۔ بہرحال پارٹن کی طرف سے بے فکر رہو۔ وہ یہاں تک پہنچنا تو ایک طرف۔ یہاں سے دس بحری میل دور بھی پہنچ گئے تو چاہے وہ آسمان پر ہوں یا پانی کی سطح پر یا پانی کی گہرائی میں وہ ہلاک ہو جائیں گے۔ اوور"...... کیلی نے جواب دیا۔

"سڈنی سے انہوں نے جو کچھ پوچھا ہے اس کی تفصیل معلوم ہونے پر میں نے ایک آئیڈیا قائم کیا ہے کہ وہ کس انداز میں مشن مکمل کرنا چاہتے ہیں۔ اگر تم کہو تو میں بتا دوں۔ اوور"...... ہارڈی نے کہا۔

"ہاں۔ ضرور بتاؤ۔ سواکن بھی تمہاری عقلمندی کی بڑی تعریفیں کرتا رہتا تھا۔ اوور"...... کیلی نے جواب دیا۔

"عمران نے سڈنی سے دو باتیں خاص طور پر زور دے کر معلوم کی ہیں۔ ایک تو پانی کی وہ گہرائی جس کے بعد دو سمتی لہریں ہوتی ہیں اور دوسری پارٹن جزیرے میں پانی کے اندر والے حصے میں کوئی کریک یا راستہ یا کوئی غار وغیرہ لیکن سڈنی ایسے کسی کریک یا غار کے بارے میں نہیں بتا سکا لیکن اس نے عمران کو بتا دیا ہے کہ پارٹن جزیرے کی مٹی میں گریفائٹ کی کافی سے زیادہ مقدار موجود

ہے۔ ان باتوں سے میں نے جو اندازہ لگایا ہے اس کے مطابق انہوں نے یقیناً گریفائٹ میں سرنگ لگانے والی مشینری ہابرٹ سے خریدی ہو گی کیونکہ یہاں ہابرٹ کے علاوہ بھی اردگرد کے جزیروں سے گریفائٹ نکالی جاتی ہے۔ اس لئے ایسی مشینری بھی یہاں سے مل سکتی ہے جو چھوٹے پیمانے پر سرنگ لگا سکے۔ اس مشینری سے یہ لوگ پارٹن جزیرے میں سرنگ لگا کر اپنے ٹارگٹ تک پہنچنے کی کوشش کریں گے اور دو سمتی لہروں کی گہرائی کا مطلب ہے کہ وہ ایسے غوطہ خوری کے لباس استعمال کریں گے جو سمندر کی انتہائی گہرائی میں پانی کا زبردست دباؤ برداشت کر سکیں اور ایسے لباس بھی ہابرٹ سے آسانی سے مل جاتے ہیں اور یہ بات تم بھی جانتے ہو گے جبکہ میرا چونکہ تعلق بھی مشینری سے ہے اس لئے میں بخوبی جانتا ہوں کہ تم نے پارٹن جزیرے کی حفاظت کے لئے پانی کے اندر جو بھی سائنسی حفاظتی نظام قائم کر رکھا ہو گا اس کی آخری حد صرف اس گہرائی تک ہو گی جہاں تک یک سمتی لہر چلتی ہے۔ اس سے نیچے نہیں اور یقیناً یہ لوگ غوطہ خوری کے لباس پہنے اس گہرائی میں تیر کر ٹاپو سے پارٹن جزیرے تک تمہارے حفاظتی نظام کو شکست دے کر پہنچ جائیں گے یا اب تک پہنچ چکے ہوں گے اور تم اوپر بیٹھے چیکنگ کرتے رہ جاؤ گے جبکہ وہ اس جزیرے کی گہرائی میں ہی سرنگ لگا کر اندر داخل ہوں اور عین تمہارے سر پر اچانک پہنچ جائیں گے۔ اوور"...... ہارڈی نے سنجیدگی سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

اوہ۔ اوہ۔ آئی ایم سوری۔ میں نے پہلے واقعی تم پر طنز کیا تھا لیکن اب تم نے جس انداز میں تجزیہ کیا ہے اس سے واقعی تمہاری عزت میرے دل میں بڑھ گئی ہے۔ اوہ۔ اوہ۔ یہ شیطان لوگ ہیں اس لئے لازماً انہوں نے ویسے ہی کرنا ہے جیسے تم نے بتایا ہے اور اب میں ان سے آسانی سے نمٹ لوں گا۔ بے حد شکریہ۔ اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ہارڈی نے مسکراتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"اب معلوم ہوا ہے تمہیں میری ذہانت کے بارے میں۔ مجھ پر طنز کر رہا تھا۔ نانسنس"...... ہارڈی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا لیکن پھر ایک خیال آتے ہی وہ چونک پڑا۔

"مجھے خود بھی ان لوگوں کے خلاف کام کرنا چاہئے۔ جس انداز میں یہ میرے ہاتھوں سے نکلے ہیں وہ میرے لئے واقعی شرمندگی کی بات ہے اور چیف باس کو جب اس بات کا علم ہو گا تو یقیناً یہ بات میرے خلاف جائے گی"...... ہارڈی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس کا شاید یہ سوچنے کا انداز تھا کہ وہ سوچنے کے ساتھ ساتھ بڑبڑاتا بھی جاتا تھا۔

"لیکن میں کیا کروں۔ کیا پارٹن جاؤں"...... ہارڈی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے وہ بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے ذہن میں ایک خیال آیا تھا اور وہ اس خیال کے تحت ہی اچھلا تھا۔

"یہ ٹھیک ہے۔ چاہے یہ پاکیشیائی ایجنٹ اپنے مشن میں

کامیاب رہیں یا ناکام۔ بہرحال یہ لوٹ کر واپس اس ٹاپو پر ہی آئیں گے کیونکہ انہیں یہی خیال ہو گا کہ لانچ وہاں موجود ہو گی اس لئے اگر میں اپنے ساتھیوں سمیت ہیلی کاپٹر پر وہاں پہنچ جاؤں اور ساتھ ہی کیلی سے بھی رابطہ رکھوں تو ہو سکتا ہے کہ میں مشن بچانے میں بھی اس کی مدد کر سکوں اور ان لوگوں کو بھی ہلاک کر دوں"...... ہارڈی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تیزی سے رسیور کی طرف ہاتھ بڑھایا تاکہ وہ ہیلی کاپٹر اور ساتھیوں کو تیار رہنے کا کہہ دے۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت ٹاپو پر موجود تھا۔ وہ سب سمندر میں غوطہ خوری کرتے ہوئے بندرگاہ پر پہنچے اور وہاں سے ایک طاقتور لانچ اڑا کر وہ سب اس لانچ کے ذریعے اس ٹاپو تک پہنچ گئے اور اس وقت وہ سب غوطہ خوری کرتے ہوئے پارٹن جزیرے تک پہنچنے کی تیاری کر رہے تھے۔

"عمران صاحب۔ یہاں تو شارک مچھلیاں موجود ہیں۔ ہم جب تک گہرائی میں پہنچیں گے وہ ہم پر حملہ کر دیں گی"...... صفدر نے کہا۔

"ہم پارٹن کی مخالف سمت سے ٹاپو سے نیچے سمندر میں اتریں گے اور پھر گہرائی میں پہنچ کر ہم پارٹن کی طرف بڑھیں گے"۔ عمران نے کہا اور پھر وہ سب ٹاپو کی اس سمت کی طرف بڑھنے لگے جو پارٹن کی مخالف سمت تھی۔ سرنگ لگانے والی مشینری کو انہوں نے

چار بیگز میں تقسیم کر کے اسے علیحدہ علیحدہ پشت پر باندھ کر اوپر سے غوطہ خوری کے لباس پہن لئے تھے اور اب وہ آگے بڑھتے چلے جا رہے تھے۔

"عمران صاحب پلیز۔ ایک منٹ"...... اچانک کیپٹن شکیل نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا تو عمران سمیت سب ساتھی بے اختیار ٹھٹھک کر رک گئے۔

"کیا ہوا۔ خیریت"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"عمران صاحب۔ ابھی ابھی میرے ذہن میں خیال آیا ہے کہ ہم نے سرنگ لگانے والی مشینری غوطہ خوری کے لباس کے اندر رکھی ہوئی ہے اور اسے واٹر پروف تھیلوں میں پیک کیا ہوا ہے لیکن جب ہم پارٹن جزیرے پر پہنچ جائیں گے تو پھر یہ مشینری کیسے باہر نکالیں گے اور کیسے پانی کے اندر سرنگ لگائیں گے"...... کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران کے چہرے پر یکلخت پریشانی کے تاثرات ابھر آئے۔

"اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ ہم سب ایک ہی پہلو پر سوچتے رہے ہیں۔ یہ مشینری واقعی اس قدر گہرائی میں پانی کے اندر تو کام ہی نہیں کرے گی اور ہم وہاں غوطہ خوری کے لباس بھی نہ اتار سکیں گے ورنہ پانی کا بے پناہ دباؤ ہماری ہڈیوں کو بھی ریزہ ریزہ کر کے رکھ دے گا اور اگر ہم اوپر والی سطح پر آئے تو یا تو سائنسی ریز ہمارا خاتمہ کر دیں گی یا شارک مچھلیاں۔ ویری بیڈ۔ یہ سامنے کی بات تو ہم نے سوچی ہی نہ تھی"...... عمران نے کہا تو سب کے چہروں پر یکلخت پریشانی کے

تاثرات ابھر آئے۔

"یہ واقعی عجیب بات ہے کہ ہم میں سے کسی کے ذہن میں یہ بات نہیں آئی۔ اب کیا کیا جائے"...... جولیا نے کہا۔

"ایک حل ہے کہ ہم پارٹن میں پہنچ کر بجائے نیچے سے سرنگ لگانے کے اوپر پارٹن جزیرے پر پہنچ جائیں اور پھر آگے بڑھیں"۔ صفدر نے کہا۔

"نہیں۔ ہم وہ دیوار کراس ہی نہیں کر سکتے اور پھر ہمارے پاس اسلحہ بھی نہیں ہے اس لئے اس انداز میں اب وہاں جانا خود کشی کے مترادف ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"تو پھر ہمیں واپس جانا ہو گا تا کہ ہم اسلحہ لے سکیں"...... جولیا نے کہا۔

"یہ چھوٹا سا شہر ہے۔ یہاں اسلحہ کی چند دکانیں ہیں اور لازماً ان کی نگرانی ہو رہی ہو گی۔ اس کے علاوہ وقت تیزی سے گزر رہا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ جب تک ہم پارٹن پہنچیں وہاں مشن مکمل ہو چکا ہو اس لئے اب آخری صورت یہی ہے کہ ہم وہاں پارٹن پہنچ جائیں۔ وہاں جا کر دیکھیں گے کہ آگے کس طرح بڑھنا ہے۔ ہم حق پر ہیں اس لئے مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ بھی ہماری مدد کرے گا اور ہمیں کوئی نہ کوئی راستہ سمجھ میں آ جائے گا"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر اس مشینری کا کیا کریں۔ اسے یہیں پھینک دیں"۔ صفدر نے کہا۔

"نہیں۔ اسے بہرحال ساتھ لے جاتے ہیں۔ اگر پھینکنا بھی پڑا تو وہاں پارٹن جزیرے پر پھینک دیں گے۔ ہو سکتا ہے کہ اس کا کوئی کام وہاں نکل آئے"...... عمران نے کہا۔

"عمران نے زندگی میں پہلی بار درست فیصلہ کیا ہے۔ ہم وہاں تو پہنچیں پھر راستے خودبخود مل جائیں گے"...... تنویر نے بڑے جذباتی سے لہجے میں کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے اور پھر آگے بڑھے اور پھر سب سے پہلے عمران سمندر میں اتر گیا۔ اس کے پیچھے ایک ایک کر کے باقی ساتھی بھی پانی میں اترتے چلے گئے۔ غوطہ خوری کا یہ لباس چونکہ سمندر کی انتہائی گہرائی کے لئے خصوصی طور پر تیار کیا گیا تھا اور اتنی گہرائی میں بغیر کسی خصوصی دباؤ کے ان کا جسم پہنچ بھی نہ سکتا تھا اس لئے اس غوطہ خوری کے لباس کا بندوبست کیا گیا تھا۔ پیروں میں پہننے والے جوتوں کے اندر مخصوص مشینری نصب کی گئی تھی جو انسانی جسم کو نیچے کی طرف دھکیلتی تھی اور جب مخصوص گہرائی میں پہنچنے کے بعد آدمی کو رکنے کی ضرورت ہوتی تو وہ بیلٹ کے ساتھ لگے ہوئے مخصوص ابھار کو پریس کر دیتا تو یہ مشینری بند ہو جاتی اور جب اوپر سطح پر جانے کی ضرورت محسوس ہوتی تو پھر سر اوپر اور پیر سیدھے رکھنے کی پوزیشن میں آکر دوبارہ مشینری آن کر دی جاتی تو نیچے سے دباؤ کی وجہ سے انسانی جسم تیر کی طرح سیدھا سمندر کی سطح کی طرف دھکیلا جاتا تھا اور اس طرح وہ سطح سمندر پر آسانی سے پہنچ سکتا تھا۔ چونکہ عمران نے اس لباس کے

بارے میں سب تکنیک پہلے ہی اپنے ساتھیوں کو بتا دی تھی اس لئے وہ سب سر نیچے اور پیر اوپر کئے انتہائی تیز رفتاری سے نیچے گہرائی میں اترتے چلے جا رہے تھے۔ انہیں واقعی ایسے محسوس ہو رہا تھا جیسے کوئی طاقت انہیں گہرائی میں پہنچا رہی ہے۔ سب سے آگے عمران تھا جبکہ اس کے پیچھے جولیا اور پھر باقی ساتھی اور سب سے آخر میں کیپٹن شکیل تھا۔ ٹاپو کے اس حصے میں کوئی شارک مچھلی موجود نہیں تھی۔ عمران کی تیز نظریں دو سمتی لہروں کو چیک کرنے میں لگی ہوئی تھیں اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ واقعی اس گہرائی میں پہنچ گیا جہاں دو سمتی لہریں چل رہی تھیں۔ یہ ایسی لہریں تھیں جو ایک دوسرے کو دھکیلتی ہوئی چلتی تھیں اور ان کی خاص نشانی ان لہروں کے آپس میں ٹکرانے کی وجہ سے ان میں سے پھوٹنے والی ہلکے نیلے رنگ کی چمک تھی اور عمران اس چمک کو ہی چیک کر رہا تھا اور پھر جب اسے یہ چمک نظر آ گئی تو اس نے بے اختیار سکون کا سانس لیا۔ تھوڑی دیر بعد جب اس کا جسم اس کی مطلوبہ گہرائی میں پہنچ گیا تو اس نے بیلٹ پر موجود مخصوص ابھار کو آپریٹ کر کے اپنے جسم کو سیدھا کر دیا اور پھر ایک ایک کر کے اس کے ساتھ ساتھیوں نے بھی اس کی پیروی کی اور پھر وہ سب تیزی سے جزیرے کے گرد گھومتے ہوئے اس سمت کو جانے لگے جدھر پارٹن جزیرہ تھا۔ عمران اب بھی سب سے آگے تھا۔ غوطہ خوری کے مخصوص لباس کی وجہ سے انہیں پانی کا بے پناہ دباؤ قطعاً محسوس نہ ہو رہا تھا ورنہ اس وقت ان کے جسموں پر اس قدر

پانی کا دباؤ تھا کہ اگر وہ عام غوطہ خوری کے لباس میں ہوتے تو لامحالہ ان کی ہڈیاں تک اس دباؤ سے مڑ چکی ہوتیں۔ انہیں اوپر شارک مچھلیوں کے غول بھی تیرتے دکھائی دے رہے تھے لیکن وہ ان سے کافی بلندی پر تھیں ان کے درمیان کافی فاصلہ تھا۔ پھر نجانے کتنی دیر تک مسلسل تیرنے کے بعد وہ پارٹن جزیرے تک پہنچ گئے۔

"اب ہم نے جزیرے کے بالکل ساتھ لپٹ کر اوپر سطح پر پہنچنا ہے اور پھر فوراً ہی کسی ایسی کھاڑی میں داخل ہونا ہے جہاں شارک مچھلیاں ہم پر حملہ نہ کر سکیں"...... عمران نے ٹرانسمیٹر پر بات کرتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ ہم جزیرے کی دوسری طرف گھوم کر اوپر چلے جاتے ہیں"...... صفدر کی آواز سنائی دی۔

"نہیں۔ اوپر سائنسی حربے موجود ہوں گے۔ ادھر ایسا نہیں ہے اور اگر ہو گا بھی سہی تو جزیرے سے کچھ فاصلے پر ہو گا"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ جزیرے کے بالکل ساتھ ہو کر سیدھا ہوا اور اس نے پیروں میں موجود مخصوص مشینری آن کر دی تو اس کے جسم کو ایک زوردار جھٹکا لگا اور وہ انتہائی تیز رفتاری سے اوپر کو اٹھنے لگا۔ شارک مچھلیاں دور موجود تھیں لیکن کوئی بھی ان کی طرف نہ بڑھی تھی۔ شاید وہ انہیں بھی جزیرے کا ہی کوئی حصہ سمجھ رہی تھیں۔ تھوڑی دیر بعد عمران کا سر پانی کی سطح سے باہر آیا اور پھر دوسرے لمحے اس نے مشینری آف کی اور تیزی سے ایک کھاڑی میں

داخل ہو گیا۔ چند لمحوں بعد ہی ایک ایک کر کے اس کے سارے ساتھی صحیح سلامت اس کھاڑی میں پہنچ چکے تھے۔

"اب یہ لباس اس کھاڑی میں اتار کر ہم مشینری لے کر اوپر جائیں گے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے لباس اتارنا شروع کر دیا۔ اس کے ساتھیوں نے اس کی پیروی کی اور پھر لباسوں کو وہیں کھاڑی کے ایک کونے میں رکھ کر وہ سب جزیرے کی ابھری ہوئی چٹانوں کو پکڑتے ہوئے اوپر جزیرے کی سطح پر پہنچ جانے میں کامیاب ہو گئے۔ کچھ دیر تک وہ کنارے پر ہی ساکت و جامد پڑے رہے۔ پھر عمران اٹھا اور آہستہ آہستہ آگے بڑھنے لگا۔ وہ بڑے چوکنا انداز میں ادھر ادھر دیکھ رہا تھا لیکن ہر طرف خاموشی طاری تھی۔ اس کے ساتھی بھی اس کے پیچھے آ رہے تھے۔

"عمران صاحب۔ پہلے ہم جن ریز کا شکار ہوئے تھے ان ریز کی رینج کتنی ہو سکتی ہے"...... صفدر نے آہستہ سے کہا۔

"میرے خیال میں ان کی رینج سو میٹر تک ہو سکتی ہے لیکن ہم دو سو میٹر تک محفوظ رہیں گے۔ یہ تو طے ہے"...... عمران نے جواب دیا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ درختوں کی اوٹ میں رک گئے کیونکہ سامنے تقریباً اڑھائی سو میٹر کے فاصلے پر دیوار نظر آ رہی تھی۔ عمران درخت کی اوٹ میں کھڑا اس دیوار کو دیکھتا رہا۔ اچانک اس کے ذہن میں ایک خیال آیا تو وہ بے اختیار چونک پڑا۔

"صفدر۔ تنویر کو ساتھ لے کر واپس جاؤ اور غوطہ خوری کے لباس اٹھا لاؤ جبکہ سرنگ لگانے والی مشینری کو یہاں رکھ جاؤ"۔ عمران نے صفدر سے کہا۔

"غوطہ خوری کے لباس اور یہاں"...... صفدر نے حیران ہو کر کہا۔

"تم جا کر لے تو آؤ۔ جلدی کرو"...... عمران نے کہا تو صفدر نے کاندھے پر موجود بیگ اتار کر وہیں رکھا اور پھر تنویر کو ساتھ لے کر وہ واپس چلا گیا۔

"تمہارے ذہن میں کیا کوئی خاص ترکیب آگئی ہے"...... جولیا نے کہا۔

"میرا ذہن ہی خاص ہے اس لئے ترکیب بھی خاص ہی آتی ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں سنجیدگی سے بات کر رہی ہوں"...... جولیا نے سرد لہجے میں کہا۔

"میرا نام علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) ہے"۔ عمران نے جواب دیا تو جولیا چونک پڑی۔

"کیا ہوا ہے۔ کیا تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے۔ میں نے کیا کہا ہے کہ تم نے اپنا نام بتانا شروع کر دیا"..... جولیا نے کہا۔

"تم نے خود ہی کہا ہے کہ تم سنجیدگی سے بات کر رہی ہو اس لئے میں نے اپنا نام بتایا ہے کہ میرا نام علی عمران ہے سنجیدگی

نہیں"...... ویسے بھی یہ سنجیدہ اور سنجیدگی خواتین کے نام ہو سکتے ہیں مجھ جیسے جوان رعنا کے نہیں ہو سکتے"...... عمران نے کہا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

"تو تم اپنے آپ کو اب بھی جوان رعنا ہی سمجھتے ہو"...... جولیا نے طنزیہ لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"تمہیں اگر لفظ جوان پر اعتراض ہے تو نوجوان سمجھ لو"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ آپ نے غوطہ خوری کے لباس اس لئے منگوائے ہیں کہ ان پر ان بے ہوش کر دینے والی ریز کا اثر نہیں ہو گا"...... اچانک پیچھے کھڑے ہوئے کیپٹن شکیل نے کہا تو جولیا بے اختیار چونک پڑی۔

"اگر تم نے سوچنے میں اتنا وقت لینا شروع کر دیا کیپٹن شکیل تو تم سلو موشن مفکر کہلائے جاؤ گے اور ہو گا یہ کہ جب تک تم مسئلے کا حل سوچو گے مسئلہ ہی ختم ہو چکا ہو گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ واقعی یہ بات تو میرے ذہن میں بھی نہیں آئی تھی۔ واقعی تم نے یہی سوچا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"فی الحال تو کیپٹن شکیل نے سوچا ہے۔ میں نے تو صرف صفدر کو لباس لانے کا کہا ہے"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ اب میرا ذہن تو آپ کے ذہن کا مقابلہ نہیں کر

سکتا اس لئے مجھے مختلف پہلوؤں پر غور کرنا پڑتا ہے اور پھر ان سب کا تجزیہ کر کے کسی نتیجے پر پہنچنا پڑتا ہے اس لئے بہرحال دیر تو لگنی ہی ہے"...... کیپٹن شکیل نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"چلو شکر ہے کہ تم کچھ سوچتے تو ہو۔ جولیا نے تو آج کل سوچنے کا کام ہی چھوڑا ہوا ہے تاکہ لوگ اسے بوڑھی نہ کہنا شروع کر دیں"...... عمران نے کہا تو جولیا بے اختیار چونک پڑی۔

"کیا مطلب۔ سوچنے سے میں بوڑھی ہو جاؤں گی"...... جولیا نے کہا۔

"ظاہر ہے بوڑھے سوچتے ہیں۔ جوان تو صرف عمل کرتے ہیں"۔ عمران نے کہا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

"تم نے جوان اور حماقت کو اکٹھا کر دیا ہے۔ کیا سب جوان احمق ہوتے ہیں"...... جولیا نے کہا۔

"اوہ۔ جوان رعنا کا متبادل اچھا ہے۔ جوان احمق۔ یہ لقب تنویر کو دیا جا سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"وہ تمہیں گولی بھی مار سکتا ہے اس لئے اسے زیادہ تنگ نہ کیا کرو"...... جولیا نے کہا۔

"چلو تم بتا دو کہ کتنا تنگ کیا کروں۔ مطلب ہے تنگ کرنے کی آخری حد بتا دو"...... عمران نے کہا۔

"احمق کہنے کی بجائے عمران کہنا زیادہ مناسب ہے"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ اسی لمحے

صفدر اور تنویر واپس پہنچ گئے۔ انہوں نے لباس اٹھائے ہوئے تھے اور پھر عمران کے کہنے پر سب نے غوطہ خوری کے لباس پہن لئے۔ البتہ تیرنے کے مخصوص جوتے انہوں نے وہیں رکھ دیئے تھے۔

"اب ہم اس دیوار سے نکلنے والی ریز سے محفوظ ہو چکے ہیں کیونکہ ریز ان لباس پر اثر انداز نہیں ہو سکتیں۔ یہ لباس اگر پانی کے بے پناہ دباؤ کو برداشت کر سکتے ہیں تو ریز کو بھی برداشت کر سکتے ہیں۔ عمران نے ٹرانسمیٹر پر بات کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن ہم اس دیوار کو کیسے کراس کریں گے"...... جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس جزیرے میں گریفائٹ کی کثیر مقدار شامل ہے اس لئے ہم اس دیوار کے قریب زمین میں سرنگ لگائیں گے اور یہ سرنگ اس حد تک پہنچے گی جہاں تک اس دیوار کی بنیاد ہے اور مجھے معلوم ہے کہ یہ دیوار جس میٹریل سے بنائی گئی ہے اس میں بذات خود اتنی طاقت موجود ہوتی ہے کہ یہ دیوار زیادہ گہرائی میں نہیں لے جائی جاتی اور پھر اس بنیاد کے نیچے سرنگ لگا کر اس دیوار کی دوسری طرف پہنچ جائیں گے۔ اگر یہ سرنگ کسی کمرے میں پہنچ گئی تو معاملہ حل اور اگر نہ پہنچی تو پھر یہ سرنگ اوپر کی طرف بنائی جائے گی۔ اس طرح دیوار کی دوسری طرف ہم پہنچ جائیں گے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن وہ ہمیں کسی سکرین پر چیک نہ کر رہے ہوں"...... جولیا نے کہا۔

"کرتے رہیں۔ جب وہ ہمیں ختم کرنے کے لئے سامنے آئیں گے تو پھر بھی ہمیں فائدہ ہے۔ اس طرح وہ اپنے آپ کو اوپن کر دیں گے"...... عمران نے کہا اور سب نے ہیلمٹوں سمیت سر ہلا دیئے اور پھر وہ سب مشینری کے تھیلے اٹھائے دیوار کے قریب پہنچ گئے۔ اس کے بعد تھیلوں میں سے مشینری نکال کر اسے جوڑا گیا۔ اس میں انتہائی طاقتور بیٹری موجود تھی اور اس مشین سے اتنی سرنگ گریفائٹ میں لگائی جا سکتی تھی کہ ایک آدمی آسانی سے آگے بڑھ سکتا تھا۔ چونکہ اس مخصوص مشین کو آپریٹ کرنا سوائے عمران کے اور کوئی نہ جانتا تھا اس لئے عمران نے اسے آن کیا اور پھر زمین میں ٹیڑھی سرنگ لگنا شروع ہو گئی۔ گریفائٹ کی موجودگی سے سرنگ زیادہ تیزی سے بن رہی تھی اور وہ سب مٹی باہر پھینکنے میں لگے ہوئے تھے جبکہ سرنگ عمران نے دیوار سے اتنے فاصلے سے شروع کی تھی کہ اس کے خیال کے مطابق وہ بنیاد سے نیچے پہنچ سکتی تھی اور پھر اس کا خیال درست ثابت ہوا اور سرنگ بنیاد کے نیچے سے ہو کر آگے بڑھتی چلی گئی لیکن جب دیوار کی چوڑائی کے آگے پھر عام مٹی سی عمران کو نظر آئی تو عمران نے سرنگ کا رخ اوپر کی طرف کر دیا اور ایک بار پھر وہ ٹیڑھے انداز میں سرنگ لگاتا ہوا اوپر کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ تقریباً دو گھنٹوں کی مسلسل محنت کے بعد وہ دیوار کے اندر جزیرے کی اوپر والی سطح پر پہنچ جانے میں کامیاب ہو گئے تھے لیکن یہاں بھی صرف درختوں کے ہی جھنڈ نظر آ رہے تھے جن کے نیچے گھنی جھاڑیاں تھیں

اور کوئی عمارت انہیں نظر نہ آ رہی تھی۔

"وہ میزائل کہاں نصب کئے گئے ہیں۔ کیا یہ اڈا بھی زیر زمین ہے۔ اگر ایسا ہے تو پھر اس دیوار کی کیا ضرورت تھی"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب۔ اب ہمیں یہ غوطہ خوری کے لباس اتار دینے چاہئیں کیونکہ ہمیں اب تیز ایکشن کرنا ہو گا"...... صفدر کی آواز سنائی دی۔

"ہم اچانک پھر کسی ریز کا شکار ہو سکتے ہیں اس لئے جب تک ہم ٹارگٹ تک نہیں پہنچ جاتے ہمیں محتاط رہنا ہو گا"...... عمران نے کہا اور پھر وہ آگے بڑھ گیا۔ ان کے پاس سوائے مشین پسٹلوں کے اور کوئی اسلحہ نہ تھا۔ درختوں کے جھنڈ میں جیسے ہی وہ داخل ہوئے اچانک ایک درخت کی چوٹی سے ان پر سفید رنگ کی تیز روشنی کا دھارا سا پڑا۔ یہ دھارا ایسا تھا جیسے آئینہ دھوپ کی وجہ سے تیز چمک دیتا ہے اور چند لمحوں بعد یہ دھارا ختم ہو گیا۔

"ہمیں چیک کر لیا گیا ہے اس لئے اب ہر شخص محتاط رہے۔ اندرونی جیبوں سے مشین پسٹل نکال لو اور گیس ماسک کے بٹن آن کر دو"...... عمران نے مزید ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ ہمیں یہ لباس اتارنے ہی ہوں گے ورنہ ہم اپنا ڈیفنس بھی درست طور پر نہ کر سکیں گے"...... صفدر ابھی تک اپنی بات پر اڑا ہوا تھا۔

"پھر چند لمحے صبر کر لو اور دیکھو کہ اس پردہ زنگاری سے کیا برآمد ہوتا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔ وہ سب اس چکا چوند روشنی کے دھارے کے لپنے اوپر پڑنے کے باوجود آگے بڑھتے چلے جا رہے تھے کہ اچانک جس جگہ وہ موجود تھے وہاں زمین میں سے سفید رنگ کا دھواں سا نکلنے لگا اور پلک جھپکنے میں اس دھوئیں نے ان سب کو لپنے گھیرے میں لے لیا لیکن ظاہر ہے گیس ماسک آن ہونے کی وجہ سے دھوئیں کے اثرات ان کو کوئی نقصان نہ پہنچا سکتے تھے۔

"اس طرح زمین پر گر جاؤ جیسے دھوئیں کی وجہ سے تم بے ہوش ہو چکے ہو لیکن مشن پسٹل سنبھال کر رکھنا اور جب تک میں حرکت میں نہ آؤں تم نے حرکت نہیں کرنی"...... عمران نے ہیلمٹ کے اندر موجود ٹرانسمیٹر سے لپنے ساتھیوں کو ہدایات دیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اس طرح زمین پر گر گیا جیسے بے ہوش ہو کر گرا ہو۔ دھواں ابھی تک ان کے گرد موجود تھا لیکن اب وہ ہلکا پڑنے لگ گیا تھا۔ عمران کے گرتے ہی اس کے باقی ساتھی بھی زمین پر ٹیڑھے میڑھے انداز میں گر گئے اور تھوڑی دیر بعد دھواں غائب ہو گیا۔ ہیلمٹ کے اندر سے عمران کی آنکھیں تیزی سے ماحول کا جائزہ لے رہی تھیں۔ اسے خطرہ تھا کہ کسی درخت سے اچانک فائرنگ نہ شروع ہو جائے لیکن جب کچھ دیر گزر گئی تو اسے قدرے اطمینان ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد دور سے عمران کو ایک جیپ آتی دکھائی دینے لگی۔

"ایک کو زندہ پکڑنا ہے"...... عمران نے ٹرانسمیٹر پر کہا۔

"عمران صاحب۔ ہمیں اگر کہیں سے چیک کیا جا رہا ہو گا تو مشکل ہو جائے گی"...... صفدر نے جواب دیا۔

"جو ہو گا دیکھا جائے گا۔ حالات نے اب مجھے تنویر کی بات ماننے پر مجبور کر دیا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"میری بات اگر شروع سے ہی مان جایا کرو تو اتنی پریشانی بھی نہ اٹھانی پڑے تمہیں"...... تنویر کی آواز سنائی دی۔

"سوائے ایک بات کے باقی تمہاری ہر بات ماننے کے لئے تیار ہوں۔ میرا مطلب ہے کہ تم مجھ سے میدان سے ہٹ جانے کی بات نہ کرو"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔ جیپ اب کافی قریب آ چکی تھی۔ جیپ کی رفتار بتا رہی تھی کہ انہیں پوری طرح اطمینان ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی بے ہوش پڑے ہوئے ہیں۔ پھر جیپ کچھ فاصلے پر آ کر رک گئی اور اس میں سے چار افراد نیچے اترے۔ عمران دیکھ رہا تھا کہ ڈرائیور بھی ان چاروں میں شامل تھا اور ان چاروں کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں۔

"فائر کرو"...... ایک آدمی نے چیخ کر کہا اور پھر اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ ختم ہوتا اچانک تڑتڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی وہ چاروں چیختے ہوئے وہیں اوپر نیچے گر کر تڑپنے لگے۔ یہ فائرنگ تنویر کی طرف سے ہوئی تھی۔

"میں نے کہا تھا کہ ایک کو زندہ رکھنا ہے"...... عمران نے تلخ لہجے میں کہا۔

" ایک زندہ ہی ملے گا تمہیں۔ گھبراؤ نہیں۔ اگر میں فوراً فائرنگ نہ کرتا تو پھر یہ ہمیں بھون دیتے "...... تنویر نے بھی اٹھتے ہوئے کہا۔

" اس لباس پر گولیاں اثر نہیں کرتیں۔ جو لباس کروڑوں ٹن پانی کا وزن اور دباؤ برداشت کر سکتا ہے وہ گولیاں نہیں روک سکتا۔" عمران نے کہا۔

" اوہ۔ اوہ۔ تو اسی لئے آپ اسے پہنے رکھنے پر مصر تھے "...... صفدر نے کہا۔

" ہاں۔ بہرحال ٹھیک ہے۔ آؤ"...... عمران نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ گیا۔ وہ چاروں بے حس و حرکت پڑے ہوئے تھے۔ البتہ تین ہلاک ہو چکے تھے کیونکہ گولیاں ان کے سینوں میں اتر گئی تھیں جبکہ ایک کو ناف کے نیچے ٹانگوں پر گولیاں لگی تھیں لیکن وہ بے ہوش پڑا ہوا تھا۔

" اب لباس اتار دو"...... عمران نے کہا اور سب نے تیزی سے لباس اتارنے شروع کر دیئے کیونکہ اس بوجھل لباس کی وجہ سے وہ تیزی سے حرکت نہ کر سکتے تھے۔

" تمام لباس اکٹھے کر کے اس بیگ میں بھر لو جس میں مشینری ہے۔ مشینری نکال کر یہیں رکھ دو"...... عمران نے کہا اور آگے بڑھ کر وہ اس بے ہوش پڑے ہوئے آدمی کے قریب پہنچا۔ یہ وہی آدمی تھا جس نے فائرنگ کا حکم دیا تھا۔ عمران نے جھک کر دونوں ہاتھوں سے اس کا ناک اور منہ بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد اس آدمی کے جسم کو

ہلکے ہلکے جھٹکے لگنے لگے تو عمران نے ہاتھ ہٹائے اور پھر اسے بازو سے پکڑ کر اس نے ایک جھٹکے سے اٹھا کر جیپ کے ساتھ لگا دیا اور دوسرے بازو سے اس نے اس کے سینے کو دبا کر اسے جیپ کے ساتھ لگے رہنے پر مجبور کر دیا تھا۔ چند لمحوں بعد اس آدمی نے ہوش میں آکر کراہنا اور چیخنا شروع کر دیا۔

" کیا نام ہے تمہارا"...... عمران نے اس کی شہہ رگ پر انگوٹھا رکھ کر اسے مخصوص انداز میں دباتے ہوئے کہا۔

" راگر۔ راگر۔ راگر"...... اس آدمی کے حلق سے رک رک کر نکلا۔

" تم کہاں سے آئے ہو۔ سچ بتاؤ ورنہ"...... عمران نے دباؤ ڈالتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے وہ آدمی یکلخت اس طرح تڑپا جیسے اس کے جسم میں اچانک لاکھوں وولٹیج کا کرنٹ دوڑ گیا ہو اور پھر اس کی آنکھیں بے نور ہوتی چلی گئیں اور جسم ڈھیلا پڑ گیا۔ وہ ختم ہو چکا تھا۔ عمران نے اس کے سینے پر رکھا ہوا ہاتھ ہٹایا تو وہ ریت کے خالی ہوتے ہوئے بورے کی طرح نیچے گر گیا۔

" تم نے صرف ٹانگوں پر فائر کرنا تھا۔ ناف کے نیچے لگی ہوئی گولی نے اسے مہلت ہی نہیں دی"...... عمران نے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا۔

" میں نے اس خطرے کے پیش نظر اسے ناف کے نیچے گولی ماری تھی کہ یہ ہم پر فائر نہ کر سکے ورنہ ٹانگوں پر گولیاں لگنے کے باوجود یہ فائر کر سکتا تھا۔ اب مجھے کیا معلوم تھا کہ اس غوطہ خوری کے لباس پر

کوئی اثر نہیں کر سکتی"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"عمران اگر پہلے ہی سب کچھ بتا دے تو حقیقت ہے کہ ہم بہت سی الجھنوں سے بچ سکتے ہیں لیکن اس کی فطرت میں ہی ڈرامہ کرنا ہے"...... جولیا نے تنویر کی حمایت کرتے ہوئے کہا اور سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"اسے کہتے ہیں تجاہل عارفانہ۔ یعنی جانتے بوجھتے کسی بات کو نظرانداز کر دینا۔ میں نے آہیں بھرتے اور فراق میں تارے گنتے عمر گزار دی اور محترمہ اسے ڈرامہ کہہ رہی ہیں"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور سب ایک بار پھر ہنس پڑے۔

"اب یہیں کھڑے رہنا ہے یا آگے بڑھنا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"مشین گن اٹھا لو۔ اب ہمیں خود ہی انہیں تلاش کرنا پڑے گا"...... عمران نے کہا اور پھر وہ آگے بڑھ کر جیپ کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ باقی ساتھی بھی مشین گنیں اٹھا کر جیپ میں سوار ہو گئے۔ جولیا سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گئی جبکہ باقی ساتھی عقبی سیٹوں پر ایڈجسٹ ہو گئے تو عمران نے جیپ سٹارٹ کی اور پھر اسے موڑ کر اس طرف لے جانے لگا جدھر سے جیپ آ رہی تھی لیکن دور دور تک خالی میدان ہی تھا جو جھاڑیوں سے بھرا ہوا تھا۔ عمران کی نظریں چاروں طرف کا جائزہ لے رہی تھیں لیکن کچھ دیر بعد انہیں دور سے دیوار نظر آنا شروع ہو گئی۔

"اس کا مطلب ہے کہ اڈا خاص طور پر زیر زمین ہے"...... عمران

نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ مکمل ہوتا اچانک ایک خوفناک دھماکہ جیپ کے بالکل نیچے ہوا اور اس کے ساتھ ہی عمران کو ایک لمحے کے لئے یوں محسوس ہوا جیسے جیپ کسی تیز رفتار جیٹ طیارے کی طرح فضا میں اڑتی چلی جا رہی ہو اور اس آخری احساس کے بعد اس کے تمام احساسات جیسے گہری تاریکی میں ڈوبتے چلے گئے۔

آپریشن ہال کے اندر کنٹرولنگ روم میں کیلی آپریشن ہال کے انچارج رابرٹ کے ساتھ کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ سامنے کنٹرولنگ مشین کی بڑی سی سکرین چار حصوں میں تقسیم تھی اور ہر حصے پر پارٹن جزیرے کی ایک سمت نظر آرہی تھی جس میں آدھی سکرین پر فضا اور باقی آدھی سکرین پر سمندر اپنی عمیق گہرائی تک نظر آرہا تھا۔ اس طرح چاروں حصوں پر پارٹن جزیرے کی چاروں سمتیں نظر آرہی تھیں اور ہر حصے کے آگے دو حصے تھے۔ کیلی کی نظریں چاروں سکرینوں پر اس طرح جمی ہوئی تھیں جیسے چپک سی گئی ہوں۔

"باس۔ آخر وہ لوگ کس طرح پارٹن پہنچ سکتے ہیں۔ میرے خیال میں تو کوئی راستہ ہی نہیں ہے"...... رابرٹ نے کہا تو کیلی نے بے اختیار طویل سانس لیا اور پھر اس نے کرسی کی پشت سے سر لگا دیا۔ کافی دیر تک سکرین کو دیکھنے کے بعد اس نے پہلی بار سکرین

سے نظریں ہٹائی تھیں۔

"تمہیں نہیں معلوم رابرٹ۔ یہ لوگ کس قدر ذہین اور تیز طرار ہیں۔ سواکن جیسا بلیک ایجنٹ ان کے ہاتھوں مار کھا گیا حالانکہ ایکریمیا میں سواکن کو ناقابل شکست سمجھا جاتا تھا"...... کیلی نے کہا۔

"وہ تو کھلی جگہ پر تھے باس۔ لیکن ہم تو یہاں پارٹن میں ہیں۔ میں یہاں کی بات کر رہا ہوں"...... رابرٹ نے کہا۔

"سواکن کے اسسٹنٹ اور اب اس کی جگہ سیکشن انچارج ہارڈی ایک آدمی سے ٹکرایا جس سے پاکیشیائی ایجنٹوں نے پارٹن کے بارے میں تفصیلی پوچھ گچھ کی تھی۔ اس آدمی نے ہارڈی کو بتایا ہے کہ انہوں نے اس سے سمندر کی وہ گہرائی معلوم کی ہے جہاں ایک سمتی لہر ختم ہو جاتی ہے اور دو سمتی لہریں شروع ہوتی ہیں اور دوسری بات انہیں اس آدمی سے یہ معلوم ہوئی ہے کہ پارٹن جزیرے کی مٹی میں گریفائٹ کی کثیر مقدار قدرتی طور پر موجود ہے"...... کیلی نے کہا۔

"لیکن اس سے کیا ہوتا ہے باس۔ میں سمجھا نہیں"...... رابرٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم بھی نہیں سمجھے اور میں بھی نہیں سمجھا تھا لیکن ہارڈی ہم دونوں سے زیادہ ذہین ہے۔ وہ ان کا منصوبہ سمجھ گیا تھا اور اس نے جب ان دونوں باتوں کا تجزیہ کر کے مجھے بتایا تو میں ان پاکیشیائی

ایجنٹوں اور ہارڈی سب کی ذہانت پر عش عش کر اٹھا۔ یہ لوگ واقعی وہ کچھ سوچتے ہیں جو عام آدمی تو کیا اچھا خاصا تجربہ کار سیکرٹ ایجنٹ کبھی سوچ ہی نہیں سکتا"...... کیلی نے کہا۔

"وہ کیا تجزیہ تھا باس"...... رابرٹ نے منہ بناتے ہوئے کہا کیونکہ وہ کیلی کا نمبر ٹو تھا جبکہ کیلی سواکن کے نمبر ٹو کی برملا تعریف کر رہا تھا اس لئے اسے کیلی کے یہ الفاظ بے حد برے محسوس ہوئے تھے۔

"ہارڈی نے جو تجزیہ کیا ہے اس کے مطابق یہ لوگ انتہائی گہرائی میں کام آنے والے خصوصی غوطہ خوری کے لباس حاصل کر کے اس گہرائی میں تیر کر ٹاپو سے پارٹن جزیرے تک پہنچ سکتے ہیں اور یہ بات بہرحال طے ہے کہ ہمارے تمام حفاظتی انتظامات حتیٰ کہ شارک مچھلیاں تک سب یک سمتی لہر کی حد تک ہی ہیں اس لئے ہمارا کوئی حفاظتی نظام انہیں اس انداز میں پارٹن پہنچنے سے نہ روک سکے گا"...... کیلی نے کہا تو رابرٹ کی آنکھیں حیرت سے پھٹتی چلی گئیں۔

"اوہ۔ اوہ باس۔ واقعی یہ ذہانت کی انتہا ہے۔ واقعی"۔ رابرٹ نے کہا۔

"اب دوسری بات سن لو۔ گریفائٹ چونکہ یہاں تمام جزیروں کی مٹی میں کثیر مقدار میں شامل ہے اس لئے اس پورے علاقے کے بڑے بڑے ویران جزیروں سے گریفائٹ باقاعدہ نکال کر فروخت کی جاتی ہے اور اب یہ اس علاقے کے لئے ایک بڑے بزنس کی صورت

اختیار کر گیا ہے اور یہاں گریفائٹ میں سرنگ لگانے والی ہر قسم کی مشینری عام ملتی ہے اس لئے وہ اس مشینری کی مدد سے سمندر کی گہرائی میں جزیرے میں سرنگ لگا کر پروجیکٹ میں براہ راست داخل ہو جائیں گے اور ہماری جزیرے کے اوپر بنائی گئی ریڈ بلاکس کی اتنی بڑی دیوار اور تمام حفاظتی انتظامات دھرے کے دھرے رہ جائیں گے"...... کیلی نے کہا۔

"لیکن باس۔ ایسی مشینری تو پانی میں کام ہی نہیں کر سکے گی"۔ رابرٹ نے کہا۔

"ہاں۔ تمہاری بات درست ہے اس لئے میں مطمئن ہو گیا تھا لیکن اس طرح وہ زیادہ سے زیادہ پارٹن جزیرے تک پہنچ جائیں گے لیکن اگر بغور سوچا جائے تو وہ سمندر کی گہرائی سے نکل کر جزیرے کی بیرونی سطح پر بھی نہیں پہنچ سکتے کیونکہ جزیرے پر چڑھنے کے لئے وہ لازماً دو سمتی لہروں کی گہرائی سے یک سمتی لہر والی گہرائی میں داخل ہوں گے اور جیسے ہی وہ ایسا کریں گے ہمارا حفاظتی نظام حرکت میں آ جائے گا اور وہ وہیں جل کر راکھ ہو جائیں گے"۔ کیلی نے کہا تو رابرٹ نے بے اختیار اطمینان بھرا طویل سانس لیا۔

"آپ بھی کسی سے کم ذہین نہیں ہیں باس۔ آپ نے آخری بات ایسی کہی ہے کہ آپ کی ذہانت کا مقابلہ تو ہارڈی اور وہ پاکیشیائی ایجنٹ بھی نہیں کر سکتے"...... رابرٹ نے کہا تو کیلی بے اختیار مسکرا دیا۔

"شکریہ۔ لیکن اس کے باوجود ہمیں ہر طرح سے محتاط اور الرٹ رہنا ہوگا اس لئے میں یہاں مستقل طور پر ڈیوٹی دے رہا ہوں"۔ کیلی نے کہا۔

"باس۔ وہ لوگ ٹاپو سے اگر تیر کر بھی یہاں پہنچیں تو انہیں اب تک پہنچ جانا چاہیئے تھا"...... رابرٹ نے کہا۔

"دیکھو۔ بہرحال جب تک مشن مکمل نہ ہو جائے اگلے وقت تک ہمیں بہرحال محتاط رہنا ہوگا"...... کیلی نے مسکراتے ہوئے کہا تو رابرٹ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"باس۔ آپ نے دو سمتی لہروں کی بات کر کے مجھے حیران کر دیا ہے۔ ہماری سکرین پر تو دو سمتی لہروں کی گہرائی نظر ہی نہیں آتی اس لئے اگر اس انداز میں وہ یہاں پارٹن پر پہنچے تو ہمیں سکرین کو دیکھنے کے باوجود کچھ نظر نہ آسکے گا"...... رابرٹ نے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے لیکن جب وہ پارٹن پہنچیں گے یا اگر انہوں نے کوئی سرنگ لگائی جو پراجیکٹ تک پہنچ گئی تو ہمیں فوراً اطلاع ہو جائے گی۔ پھر ہم ان سے نمٹ لیں گے"...... کیلی نے کہا تو رابرٹ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد اچانک کمرہ تیز سیٹی کی آواز سے گونج اٹھا تو وہ دونوں بے اختیار اچھل پڑے اور اس کے ساتھ ہی رابرٹ نے بجلی کی سی تیزی سے مشین کے کئی بٹن آپریٹ کر دیئے اور اس کے ساتھ ہی سکرین پر ایک جھماکے سے منظر ابھر آیا اور اس کے ساتھ ہی کیلی اور رابرٹ دونوں بے اختیار

اچھل کر کھڑے ہو گئے کیونکہ سکرین پر پانچ افراد غوطہ خوری کے عجیب سے لباس پہنے چلتے ہوئے صاف دکھائی دے رہے تھے۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ اندرونی ایریا میں۔ اوہ۔ یہ کیسے ممکن ہو گیا۔ ویری بیڈ"...... کیلی نے انتہائی تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"باس اب کیا کیا جائے۔ ان پر سٹاگ گیس فائر کی جائے ورنہ یہ لوگ تو انتہائی خطرناک ہیں"...... رابرٹ نے وحشت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ ہاں۔ جلدی کرو۔ ابھی یہ سٹاگ گیس ایریئے میں ہیں۔ جلدی کرو"...... کیلی نے کہا تو رابرٹ نے تیزی سے مشین کے مختلف حصوں کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد سکرین پر جس جگہ یہ پانچوں افراد موجود تھے وہاں زمین سے یکلخت سفید رنگ کا دھواں سا نکلنے لگا اور وہ سب دھوئیں میں چھپ سے گئے۔ چند لمحوں بعد جب دھواں چھٹا تو وہ پانچوں افراد ٹیڑھے میڑھے انداز میں پڑے نظر آرہے تھے۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ ابھی صرف بے ہوش ہوئے ہیں۔ یہ کسی بھی وقت ہوش میں آسکتے ہیں۔ ان کی فوری ہلاکت انتہائی ضروری ہے"...... کیلی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے پاس پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ ایس ڈبلیو ون بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی

ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"کیلی بول رہا ہوں"...... کیلی نے جواب دیا۔

"یس باس۔ حکم"...... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"سرفیس پر جیپ لے کر جاؤ۔ اپنے ساتھ تین مسلح افراد بھی لے جانا اور سٹاگ گیس ایریا میں پانچ افراد بے ہوش پڑے ہوئے ہیں انہیں ہلاک کر دو اور ان کی لاشیں چیک کر کے تم نے واپس آنا ہے"...... کیلی نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"سرفیس پر۔ اندرونی حصے میں۔ یہ کیسے ممکن ہے باس"۔ دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"نانسنس۔ ممکن ناممکن بعد میں پوچھتے رہنا۔ ان لوگوں کو سٹاگ گیس سے بے ہوش کیا گیا ہے۔ تم فوراً جیپ لے کر جاؤ اور ان پر مشین گنوں کا پورا برسٹ مار دو۔ پھر چیک کرو کہ وہ زندہ تو نہیں ہیں۔ جب پوری تسلی ہو جائے تو پھر واپس آنا لیکن ان کی لاشیں ساتھ نہ لانا۔ انہیں وہیں پڑے رہنے دینا"...... کیلی نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"یس باس۔ لیکن اس کے لئے تو ایس ڈبلیو کو کھولنا پڑے گا جبکہ آپ نے اس کے خلاف آرڈر کر رکھے ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اب بھی میں یہی کہہ رہا ہوں کہ ایس ڈبلیو یعنی سپیشل دے

کھول لو۔ جن کے لئے یہ سب انتظام کیا گیا تھا انہی کو تو ہلاک کرنے تم جا رہے ہو"...... کیلی نے انتہائی تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو کیلی نے رسیور رکھ دیا۔ رابرٹ ویسے ہی خاموش کھڑا تھا کیونکہ کیلی بھی کھڑے ہو کر بات کر رہا تھا اس لئے رابرٹ نے بھی بیٹھنے کی کوشش نہ کی تھی۔ پھر فون کال کر کے جیسے ہی کیلی کرسی پر بیٹھا رابرٹ بھی اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"ایس ڈبلیو کو اوپن کرو"...... کیلی نے کہا تو رابرٹ نے تیزی سے ہاتھ بڑھا کر مختلف بٹن دبائے تو سکرین کے دو حصے ہو گئے۔ ایک حصے میں وہ لوگ بے ہوش پڑے ہوئے نظر آ رہے تھے جبکہ دوسرے حصے پر زمین نظر آ رہی تھی جو جھاڑیوں سے بھری ہوئی تھی۔ کچھ دیر بعد زمین کا ایک حصہ کسی صندوق کے ڈھکن کی طرح اٹھا اور سیدھا ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی اس کے حصے سے ایک جیپ باہر نکلی اور پھر مڑ کر تیزی سے آگے بڑھتی چلی گئی۔ اب سکرین کے ایک حصے پر جیپ دوڑتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی جبکہ دوسرے حصے پر وہ پانچوں افراد بے ہوش پڑے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ تھوڑی دیر بعد جیپ ان آدمیوں سے کچھ فاصلے پر پہنچ کر رکی اور چار افراد ہاتھوں میں مشین گنیں اٹھائے نیچے اترے اور پھر ابھی انہوں نے مشین گنیں سیدھی کی ہی تھیں کہ یکلخت وہ چاروں اچھل کر نیچے گرے اور تڑپنے لگے۔

"ارے۔ ارے۔ کیا مطلب۔ یہ۔ یہ کیا مطلب"...... کیلی نے انتہائی حیرت سے چیختے ہوئے کہا۔ رابرٹ کا چہرہ بھی حیرت کی شدت سے ہونقوں جیسا نظر آرہا تھا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ بے ہوش نہیں ہوئے تھے۔ ویری بیڈ"...... کیلی نے کہا۔ رابرٹ کی آنکھیں بھی پھیلی ہوئی تھیں۔ اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ یہ ساری باتیں اس کے ذہن میں کسی طرح ایڈجسٹ ہی نہیں ہو رہی تھیں۔ اسی لمحے ایک آدمی اٹھ کر آگے بڑھا اور اس نے جھک کر ایک آدمی کو اٹھا کر جیپ کے ساتھ دبایا اور دوسرا ہاتھ اس نے اس کی گردن پر رکھ دیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ تو ایس ڈبلیو ون سے پوچھ گچھ کر رہا ہے۔ آواز آن کرو۔ جلدی"...... کیلی نے کہا تو رابرٹ نے مشین کو آپریٹ کرنا شروع کیا ہی تھی کہ وہ آدمی پیچھے ہٹ گیا اور ایس ڈبلیو ون کا جسم ڈھلک کر نیچے زمین پر گر گیا۔ اس کے ساتھ ہی ان لوگوں نے وہ عجیب سے لباس اتارنا شروع کر دیئے اور پھر وہ سب جیپ پر سوار ہو گئے۔

"اوہ۔ اوہ۔ ایس ڈبلیو آف کر دو۔ جلدی کرو"...... کیلی نے چیختے ہوئے کہا تو رابرٹ تیزی سے حرکت میں آگیا اور دوسرے لمحے سکرین پر نظر آنے والا زمین سے اٹھا ہوا تختہ واپس زمین سے جا لگا اور اب وہاں خالی اور بظاہر سیدھی زمین تھی۔

"باس۔ اب کیا کرنا ہے"...... رابرٹ نے پہلی بار بولتے ہوئے

کہا۔

"ہم نے انہیں ہلاک کرنا ہے۔ ہر صورت میں۔ ہر قیمت پر"۔ کیلی نے جواب دیا۔

"باس۔ اگر ان کی جیپ ریڈ ایریئے پر سے گزرے تو انہیں ریز سے بلاسٹ کیا جا سکتا ہے"...... رابرٹ نے کہا۔

"ارے ہاں۔ واقعی۔ بہرحال دیکھو کیا ہوتا ہے"...... کیلی نے کہا۔ ایک بار پھر وہ دونوں کرسیوں پر بیٹھ چکے تھے۔ اب سکرین پر جیپ تیزی سے دوڑتی ہوئی نظر آرہی تھی اور پھر وہ اس حصے پر سے گزر گئی جہاں سے ایس ڈبلیو اوپن ہوا تھا۔ پھر آگے جا کر جب دیوار نظر آنے لگی تو جیپ مڑ گئی اور ایک بار پھر دوڑنے لگی۔

"باس۔ یہ ریڈ ایریئے کی طرف جا رہے ہیں"...... رابرٹ نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ تیار رہو۔ ریز سے بلاسٹ کر دو انہیں"...... کیلی نے کہا تو رابرٹ اٹھ کر دوڑتا ہوا کنٹرولنگ روم سے باہر نکل گیا جبکہ کیلی ویسے ہی کرسی پر بیٹھا رہا تھا۔ البتہ اس کی نظریں مسلسل سکرین پر اس طرح جمی ہوئی تھیں جیسے لوہا مقناطیس سے چمٹ جاتا ہے۔ سکرین پر جیپ تیزی سے دوڑتی ہوئی نظر آرہی تھی اور جیسے جیسے جیپ آگے بڑھ رہی تھی کیلی کے چہرے پر سنسنی کے تاثرات پھیلتے چلے جا رہے تھے۔ پھر اچانک جیپ ایک جگہ پہنچی تو کیلی ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے ساتھ ہی یکلخت جیپ کے نیچے زمین سے

سرخ رنگ کی شعاعوں کا دھارا سا نکلا اور اس کے ساتھ ہی جیپ ہوا میں اس طرح بلند ہو گئی جیسے بھاری جسم کا پرندہ دوڑ کر سٹارٹ لیتا ہے اور پھر اچانک فضا میں بلند ہوتا چلا جاتا ہے۔ اس طرح جیپ بھی اچانک فضا میں بلند ہوئی۔ اس کی رفتار اس قدر تیز تھی کہ جیسے توپ کے دہانے سے نکلنے والا گولہ تیزی سے اپنے ٹارگٹ کی طرف بڑھتا ہے اور پھر کچھ فاصلے پر جا کر وہ یکلخت نیچے کی طرف جھکی اور پھر انجن کے بل وہ ایک خوفناک دھماکے سے زمین سے ٹکرائی اور پھر الٹ کر نیچے گری اور نجانے کتنی قلابازیاں کھانے کے بعد وہ جا کر رک گئی۔ ابھی اسے رکے ہوئے چند لمحے بھی نہ گزرے تھے کہ یکلخت جیپ کے اندر ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی جیپ کے پرزے دور دور تک بکھرتے چلے گئے اور اس میں آگ لگ گئی اور جیپ کا ہر پرزہ اس طرح جلنے لگا جیسے وہ کسی دھات کی بجائے پیٹرول سے بنا ہوا ہو۔ اسی لمحے رابرٹ واپس آ گیا۔

"باس۔ ریز بلاسٹ نے آخر ان کا خاتمہ کر ہی دیا۔ ان کے جسموں کے پرزے اڑ گئے ہوں گے"...... رابرٹ نے اندر داخل ہوتے ہی انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ اب ان کے بچ جانے کا کوئی امکان باقی نہیں رہا لیکن ہمیں چیکنگ بہرحال پھر بھی کرنا ہو گی تاکہ حتمی طور پر بلیک ایجنسی کے چیف کو ان کی موت کی اطلاع دے سکیں"...... کیلی نے بھی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ایس ڈبلیو سیکشن کے چاروں آدمی تو پہلے ہی ہلاک ہو چکے ہیں۔ اب سپیشل سیکورٹی کے لوگ بھیجنے پڑیں گے"...... رابرٹ نے کہا تو کیلی نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر سائیڈ تپائی پر پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھا کر اس نے یکے بعد دیگرے کئی نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

عمران کا ذہن ایک خوفناک دھماکے سے یکلخت اس طرح روشن ہو گیا جیسے بلب جلنے سے پورا کمرہ یکلخت روشن ہو جاتا ہے لیکن اس کے ساتھ ہی اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کے پورے جسم میں درد کی تیز لہریں اس طرح دوڑ رہی ہوں جیسے سمندر میں جوار بھاٹا کے وقت لہریں ایک دوسرے کے پیچھے انتہائی تیز رفتاری سے دوڑتی ہیں۔ یہ درد اس قدر تیز تھا کہ اس کے منہ سے بے اختیار کراہ سی نکل گئی اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں وہ سین بھی گھوم گیا جب اچانک جیپ ہوا میں اچھلی تھی اور پھر ایک دھماکہ سے اس کے حواس تاریکی میں ڈوبتے چلے گئے تھے اور پھر اسی طرح ایک خوفناک دھماکے سے اس کے حواس واپس لوٹ آئے تھے لیکن اس کے ساتھ ہی درد کی تیز لہریں بھی سر سے لے کر پاؤں کے انگوٹھے تک دوڑ رہی تھیں۔ عمران نے اٹھنے کی کوشش کی تو اسے محسوس

ہوا کہ اس کا جسم اس کا پوری طرح ساتھ نہیں دے رہا لیکن اس نے کوشش کی اور پھر چند لمحوں بعد وہ اٹھ کر بیٹھ جانے میں کامیاب ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے دیکھا کہ اس کے جسم پر موجود لباس کافی جگہوں سے پھٹ گیا ہے۔ اس کا بایاں بازو بھی بے حس و حرکت ہو رہا تھا اور جسم پر جگہ جگہ خون سا پھیلا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ اپنی حالت دیکھ کر عمران کے ذہن میں دھماکے سے ہونے لگ گئے کہ شاید اس کا بایاں بازو اور جسم کی کچھ ہڈیاں یا تو ٹوٹ گئی ہیں یا ان پر کریک آ گیا ہے۔ اس نے ہونٹ بھینچے اور پھر اپنے جسم کو سمیٹ کر اٹھنے کی کوشش کی تو وہ بے اختیار بائیں پہلو پر گر گیا کیونکہ اس کا بایاں بازو بے حس و حرکت ہو رہا تھا اس لئے وہ اپنے جسم کو متوازن نہ کر سکا تھا لیکن جیسے ہی وہ بائیں پہلو پر نیچے گرا اس کے بائیں بازو کو زوردار جھٹکا لگا اور اس کے ساتھ ہی درد کی تیز لہر سی بازو میں دوڑتی چلی گئی اور عمران ایک جھٹکے سے اٹھ کر سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔ اس کے اس پہلو پر اس طرح گرنے سے اس کا بایاں بازو بھی حرکت کرنے لگ گیا تھا اور اس بار اس نے اٹھنے کی کوشش کی اور آخرکار وہ اٹھ کر کھڑا ہونے میں اس بار تو کامیاب ہو ہی گیا لیکن دوسرے لمحے وہ ایک بار پھر لڑکھڑا کر نیچے جا گرا لیکن پھر وہ اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس کے ذہن میں ہونے والے دھماکوں کی شدت اور جسم میں دوڑنے والی درد کی تیز لہروں میں اب کافی کمی آ گئی تھی اور اسے سب سے زیادہ خوشی اس بات پر محسوس ہو رہی تھی

که اس کا جسم صحیح سلامت ہے اور کوئی ہڈی نہ ٹوٹی ہے اور نہ ہی اس میں کریک آیا ہے۔ وہ ایک بار پھر اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کا جسم ایک بار پھر لڑکھڑایا لیکن اس بار اس نے اپنے آپ کو سنبھال لیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے وہاں کچھ فاصلے پر پڑے ہوئے اپنے ساتھیوں کو دیکھا۔ وہ مختلف حالتوں میں ایک دوسرے سے کچھ فاصلے پر پڑے ہوئے تھے۔ اسے جیپ کے جلتے ہوئے پرزے بھی نظر آ رہے تھے اور اس کے ساتھ ہی اپنے بچ جانے کی وجہ بھی اسے سمجھ میں آ گئی کہ جہاں وہ لوگ جیپ کے اندر ہوا میں اچھلے اور قلابازی کھا کر واپس گرنے کے دوران وہ جیپ سے نکل کر گرے تھے اس پورے علاقے میں جھاڑیوں کی کثرت تھی اور یہ جھاڑیاں نہ صرف کافی گھنی تھیں بلکہ ساخت کے لحاظ سے ان میں کافی لچک بھی تھی اس لئے ان جھاڑیوں میں گرنے کی وجہ سے وہ ٹوٹ پھوٹ سے بچ گیا تھا اور اسے شاید ہوش بھی اس لئے آ گیا تھا کہ چوٹیں لگنے کی وجہ سے اس کے جسم میں درد کی تیز لہریں پیدا ہوئیں اور درد کی ان تیز لہروں نے اس کے ذہنی رد عمل کے ساتھ مل کر اس کے ذہن میں وہ دھماکہ پیدا کیا تھا جس کی وجہ سے وہ ہوش میں آ گیا تھا۔ وہ آگے بڑھا۔ وہ کئی بار لڑکھڑایا لیکن پھر آہستہ آہستہ اس کا جسم نارمل ہوتا چلا گیا۔ وہ صفدر کے قریب پہنچ گیا۔ صفدر کا جسم ٹیڑھے میڑھے انداز میں جھاڑیوں پر پڑا ہوا تھا۔ اس کا لباس بھی کئی جگہ سے پھٹ گیا تھا اور اس کے جسم پر بھی خون کے دھبے تھے بلکہ اس کا چہرہ بھی خون آلود ہو رہا تھا۔

شاید جھاڑیوں کی رگڑ کی وجہ سے ایسا ہوا تھا۔ عمران نے آگے بڑھ کر اپنے باقی ساتھیوں کو بھی چیک کیا اور یہ دیکھ کر اسے حقیقتاً اطمینان ہوا کہ وہ سب زخمی ضرور تھے لیکن بہرحال نہ صرف زندہ تھے بلکہ ہڈی ٹوٹ پھوٹ سے بھی محفوظ تھے۔ وہ سب سے آخر میں تنویر کے پاس پہنچا تھا۔ اس نے جھک کر تنویر کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا لیکن ابھی اسے ایسا کئے ایک لمحہ ہی گزرا تھا کہ اس کے کانوں میں دور سے ایسی آہٹیں سنائی دیں جیسے کچھ افراد جھاڑیوں میں چل رہے ہوں۔ جھاڑیوں میں چلنے کی وجہ سے ان کے دبنے سے مخصوص چرچراہٹ کی آوازیں بھی سنائی دے رہی تھیں۔ وہ تیزی سے سیدھا ہو کر کھڑا ہوا ہی تھا کہ اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے نیچے گر گیا کیونکہ اس نے کافی فاصلے پر زمین کے ایک حصے کو کسی صندوق کے تختے کی طرح اوپر کو اٹھتے ہوئے دیکھ لیا تھا اور جس چرچراہٹ کو وہ قدموں کی آواز سمجھا تھا وہ اسی تختے کے اوپر اٹھنے کی وجہ سے پیدا ہو رہی تھی۔ عمران اسے دیکھ کر ہی سمجھ گیا کہ زیر زمین پراجیکٹ کا بیرونی راستہ کھولا جا رہا ہے۔ ظاہر ہے وہ یا تو ان کی لاشیں اٹھانے آ رہے ہوں گے یا پہلے کی طرح انہیں ہلاک کرنے اور عمران اس لئے نیچے گر گیا تھا کہ اگر انہوں نے عمران کو کھڑے دیکھ لیا تو وہ سمجھ جائیں گے کہ عمران اور اس کے ساتھی نہ صرف زندہ ہیں بلکہ ہوش میں بھی ہیں اس لئے وہ دور سے ہی کوئی میزائل یا بم فائر کر سکتے تھے جبکہ عمران کے نیچے گرنے کی وجہ سے وہ اطمینان بھرے انداز میں

قریب آئیں گے اور اس طرح ان پر قابو پالینے میں بھی کافی آسانی ہو گی۔ عمران کا چہرہ اسی طرف تھا جدھر وہ تختہ اٹھا تھا اور پھر عمران کو چار آدمی ہاتھوں میں مشین گنیں اٹھائے اس تختے والی جگہ سے باہر آتے دکھائی دیئے تو عمران نے بجلی کی سی تیزی سے اپنا ہاتھ جیب میں ڈالا۔ اسے مشین پسٹل کی تلاش تھی لیکن جیب خالی تھی اور وہ ابھی بہرحال زیادہ تیز حرکت نہ کرنا چاہتا تھا اس لئے وہ ہونٹ بھینچ کر پڑا رہا۔ وہ چاروں آدمی تیز تیز قدم اٹھاتے قریب آئے اور پھر ان میں سے تین کچھ فاصلے پر رک گئے جبکہ ایک آدمی تیزی سے جولیا کی طرف بڑھا جو ان کے قریب موجود تھی۔

"یہ زندہ ہیں ولسن۔ البتہ بے ہوش ہیں"...... اس آدمی نے جولیا پر جھک کر اسے چیک کرتے ہوئے کہا اور پھر سیدھا ہو گیا۔

"باقیوں کو بھی چیک کرو۔ پھر انہیں اکٹھا کر کے فائر کھولیں گے"...... ان تینوں آدمیوں میں سے ایک نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ قدرت اس کی مدد کر رہی تھی کہ اس نے ولسن کے ذہن میں یہ بات ڈال دی تھی کہ وہ چونکہ بکھرے ہوئے پڑے ہیں اس لئے ان پر علیحدہ علیحدہ فائرنگ کرنے کی بجائے انہیں اکٹھا کر کے فائرنگ کی جائے حالانکہ اسے ایسا کرنے کی ضرورت نہ تھی لیکن ظاہر ہے جب قدرت کسی کی مدد کرے تو پھر ایسی سوچ دشمنوں کے ذہنوں میں خود بخود آ جاتی ہے۔ وہ آدمی جولیا کے بعد صفدر کی طرف بڑھا اور پھر صفدر کے زندہ ہونے اور بے ہوش ہونے کا اعلان کرنے

کے بعد اس نے کیپٹن شکیل کو چیک کیا اور پھر وہ عمران اور تنویر کی طرف بڑھا اور عمران کا جسم ایکشن میں آنے کے لئے تیار ہو گیا کیونکہ یہ لوگ کسی بھی وقت ارادہ بدل سکتے تھے اس لئے وہ کوئی رسک نہ لینا چاہتا تھا۔ اس آدمی نے ایک ہاتھ میں مشین گن پکڑی ہوئی تھی جبکہ دوسرے ہاتھ سے وہ چیکنگ کر رہا تھا اور پھر جیسے ہی وہ عمران کے قریب پہنچا عمران اچانک اپنی جگہ سے اچھلا اور دوسرے لمحے وہ آدمی چیختا ہوا اچھل کر ایک سائیڈ پر جا گرا اور اس کے ساتھ ہی فضا مشین گن کی ریٹ ریٹ کے ساتھ ساتھ انسانی چیخوں سے گونج اٹھی۔ عمران نے ایک ہاتھ اس آدمی کے سینے پر مار کر اسے مخصوص انداز میں ایک طرف اچھال دیا تھا جبکہ دوسرے ہاتھ سے اس نے اس آدمی کے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن جھپٹ لی تھی اور مشین گن جھپٹتے ہی وہ بجلی سے بھی زیادہ تیز رفتاری سے مڑا تھا اور نتیجہ یہ کہ سامنے کھڑے ہوئے تینوں افراد سنبھل ہی نہ سکے اور مشین گن کی گولیاں بارش کی طرح ان کے جسموں میں اترتی چلی گئیں اور وہ چیخیں مار کر نیچے گر گئے تھے۔ اس کے ساتھ ہی عمران تیزی سے مڑا اور اس کے ساتھ ہی مشین گن کا رخ اس آدمی کی طرف کر دیا جو اب اٹھ کر کھڑا ہونے کی کوشش کر رہا تھا۔

"خبردار۔ دونوں ہاتھ اوپر اٹھا لو ورنہ"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا تو اس آدمی نے بے اختیار دونوں ہاتھ اپنے سر پر رکھے اور پھر وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا لیکن دوسرے لمحے جس طرح بند سرنگ کھلتا

ہے اس طرح اس آدمی نے بڑے ماہرانہ انداز میں عمران پر حملہ کر دیا لیکن عمران نہ صرف تیزی سے ایک سائیڈ پر ہٹ گیا بلکہ اس کا ایک بازو بھی حرکت میں آیا اور وہ آدمی چیختا ہوا اس طرح ہوا میں اچھلا جیسے بچے غبارے کو زور سے ہاتھ مار کر ہوا میں اچھال دیتے ہیں اور پھر وہ آدمی ایک دھماکے سے نیچے گرا ہی تھا کہ عمران کی لات حرکت میں آئی اور اس آدمی کی کنپٹی پر پڑنے والی بھرپور انداز کی ایک ہی ضرب نے اسے دنیا و مافیہا سے بیگانہ کر دیا۔ ایک ہی ضرب نے اسے بے ہوش کر دیا تھا۔ عمران تیزی سے مڑا اور اس نے اس طرف دیکھا جدھر وہ تختہ اوپر کو اٹھا تھا اور اسی لمحے ایک بار پھر چرچراہٹ کی آوازیں سنائی دینے لگیں اور وہ تختہ تیزی سے نیچے جانے لگا۔ عمران ہونٹ بھینچے خاموش کھڑا رہا کیونکہ اس کے ساتھی ابھی تک بے ہوش اور زخمی پڑے ہوئے تھے اور فاصلہ بھی اتنا تھا کہ وہ دوڑ کر بھی وہاں تک نہ پہنچ سکتا تھا اس لئے وہ خاموش کھڑا تھا۔ جب تختہ زمین کے ساتھ مل گیا تو عمران تیزی سے مڑا اور اس نے جھک کر تنویر کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد تنویر کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہوئے تو اس نے ہاتھ ہٹائے اور تیزی سے مڑ کر کیپٹن شکیل کی طرف بڑھ گیا۔ پھر کیپٹن شکیل کے بعد اس نے یہی کارروائی صفدر اور جولیا کے ساتھ دوہرائی۔ اسی لمحے تنویر کراہتا ہوا ہوش میں آ گیا لیکن عمران اس کی طرف متوجہ ہونے کی بجائے اس آدمی کی طرف بڑھ گیا جسے اس نے

کنپٹی پر ضرب لگا کر بے ہوش کیا تھا۔ اس نے جھک کر اس آدمی کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس آدمی کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو اس نے ہاتھ ہٹائے اور سیدھا کھڑا ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس آدمی نے آنکھیں کھولیں اور اس کے ساتھ ہی اس کا جسم اٹھنے کے لئے لاشعوری طور پر سمٹنے لگا ہی تھا کہ عمران نے اس کی گردن پر پیر رکھ کر اسے مخصوص انداز میں موڑ دیا تو اس آدمی کا سمٹتا ہوا جسم تیزی سے سیدھا ہوا اور اس کا چہرہ مسخ ہوتا چلا گیا اور منہ سے خرخراہٹ کی سی آوازیں نکلنے لگیں تو عمران نے پیر کو تھوڑا سا واپس موڑ لیا۔

"کیا نام ہے تمہارا۔ بولو"...... عمران نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔ عمران کے باقی ساتھی ہوش میں آ چکے تھے اور اٹھ کر بیٹھ گئے تھے لیکن عمران ان کی طرف متوجہ ہی نہ ہوا تھا۔ اس کی ساری توجہ اس آدمی کی طرف مبذول تھی۔

"مم۔ مم۔ میرا نام روڈنی ہے"..... اس آدمی نے رک رک کر کہا۔

"اڈے کی تفصیل بتاؤ۔ پوری تفصیل"...... عمران نے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ میں تو سپیشل سیکورٹی میں شامل ہوں۔ ہمارا سیکشن علیحدہ ہے۔ اصل پراجیکٹ نجانے کہاں مکمل ہو رہا ہے"۔ روڈنی نے مختلف سوالوں کے جواب دیتے ہوئے کہا۔ البتہ عمران نے اس سے تمام سیکورٹی سیکشن، اس کے آپریشن روم اور کیلی

کے بارے میں تمام تفصیلات معلوم کر لی تھیں لیکن وہ آدمی باہر سے دروازہ کھولنے کے بارے میں کچھ نہ بتا سکا تھا اور پھر عمران نے پیر کو ایک جھٹکے سے موڑ کر اس کا خاتمہ کر دیا اور پھر واپس اپنے ساتھیوں کی طرف مڑا۔

"یہ سب کیا ہوا ہے۔ یہ ہم بچ گئے ہیں۔ مگر کیسے"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مارنے والے سے بچانے والا زیادہ طاقتور ہے۔ بہرحال اب اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ۔ ہم ہائی رسک میں ہیں"...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر اٹھ کر کھڑے ہونے لگے۔ گو پہلے پہل وہ لڑکھڑائے لیکن پھر سنبھل گئے۔ البتہ کیپٹن شکیل اور تنویر دونوں چلنے میں دشواری محسوس کر رہے تھے لیکن عمران نے انہیں باری باری بازو سے پکڑ کر ایک جھٹکے سے مخصوص انداز میں چلا کر انہیں سیٹ کر دیا اور پھر چند لمحوں بعد بہرحال وہ چلنے کے قابل ہو گئے۔ البتہ ان سب کے چہروں پر شدید تکلیف کے تاثرات موجود تھے۔ ظاہر ہے وہ انسان تھے۔ پتھر تو نہیں تھے اور زخمی بھی تھے اور تکلیف میں بھی۔

"یہ جیپ کیسے ہٹ ہوئی۔ یہ بات میری سمجھ میں نہیں آئی۔ کوئی بم فائر ہوا یا میزائل"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اس آدمی روڈنی نے بتایا ہے کہ زمین سے ریڈ بلاسٹ نامی ریز فائر کی گئیں جس وقت ہماری جیپ اس جگہ سے گزر رہی تھی اور ان

ریز نے جیپ کو دھکیل کر پوری قوت سے اوپر اچھال دیا۔ چونکہ جیپ کی کھڑکیاں نہ تھیں اس لئے ہم اس کے گرنے سے پہلے اس سے نکل کر نیچے جھاڑیوں میں گرنے کی وجہ سے بچ گئے ہیں ورنہ تو ہمارا حشر عبرتناک ہوتا"...... عمران نے جواب دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ ہمیں نیچے سے چیک کیا جا رہا ہے"۔ صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ ظاہر ہے۔ بہرحال اب ہم نے اس راستے کو باہر سے کھولنا ہے۔ میں نے چیک کر لیا ہے کہ یہ تختہ کہاں سے اٹھتا ہے۔ تم مشین گنیں اٹھا لو"...... عمران نے کہا اور انہوں نے ان آدمیوں کے ہاتھوں سے نکل کر ایک طرف پڑی ہوئی تین مشین گنیں اٹھا لیں اور پھر وہ عمران کے پیچھے چلتے ہوئے اس طرف کو بڑھتے چلے گئے جس طرف عمران نے زمین سے تختہ اٹھتے ہوئے دیکھا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ وہاں پہنچ کر رک گئے۔

"عمران صاحب۔ آپ اسے کیسے کھولیں گے"...... صفدر نے کہا۔

"میرے ذہن میں اس کے کھلنے اور بند ہوتے وقت پیدا ہونے والی مخصوص چرچراہٹ موجود ہے اور اس آواز سے مجھے علم ہو گیا ہے کہ یہ دروازہ کس میکنزم کے تحت کام کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی مدد سے مجھے یقین ہے کہ میں اسے باہر سے بھی کھول لینے میں کامیاب ہو جاؤں گا"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ آگے بڑھا اور پھر

ایک جھاڑی کے قریب بیٹھ کر اس نے ایک ہاتھ سے جھاڑی کی سائیڈ میں زمین پر اس طرح ہاتھ مارنا شروع کر دیا جیسے وہ زمین کو تھپتھپا رہا ہو۔ اس کے ساتھ ہی وہ ہاتھ کو آگے بڑھاتے لے گیا اور پھر ایک جگہ جیسے ہی اس نے ہاتھ مارا اس کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ تیرنے لگی اور پھر وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"جیپ کا کوئی ایسا پرزہ تلاش کر کے لے آؤ جس کی مدد سے اس جگہ کو کچھ گہرائی تک کھودا جا سکے"...... عمران نے اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا تو صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر تینوں واپس مڑے اور اس طرف کو بڑھتے چلے گئے جدھر جیپ کے جلے ہوئے پرزے بکھرے پڑے تھے۔

"ہم نے اسے کھول بھی لیا تب بھی ہم انتہائی خطرے میں ہوں گے۔ وہ ہمیں چیک کر رہے ہیں اور پھر ان کے پاس نجانے کس قسم کا سسٹم اور کس قسم کا اسلحہ موجود ہے"...... جولیا نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"صرف افراد اور اسلحے کا مسئلہ ہے۔ سسٹم کا کوئی مسئلہ نہیں ہے کیونکہ ان کے ذہن میں جس طرح یہ بات نہیں تھی کہ اس دیوار کے اندر بھی کوئی آ سکتا ہے اسی طرح انہیں یہ بھی تصور نہیں ہو سکتا کہ نیچے ان کے حصے میں بھی کوئی آ سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"اس آدمی نے کیا بتایا ہے۔ اندر کتنے آدمی ہوں گے"...... جولیا نے کہا۔

"آٹھ افراد تو باہر آ کر ہمارے ہاتھوں ختم ہو چکے ہیں اور اس آدمی کے مطابق اندر کیلی ہے۔ آپریشن ہال انچارج رابرٹ ہے اور دو سیکورٹی کے مزید افراد موجود ہیں"...... عمران نے جواب دیا۔

"لیکن وہ میزائل کہاں ہوں گے جن کے خاتمے کا مشن لے کر ہم یہاں آئے ہیں"...... جولیا نے کہا۔

"روڈنی نے بتایا ہے کہ پراجیکٹ والا حصہ بالکل علیحدہ اور بند ہے۔ اس کے گرد بھی ریڈ بلاکس دیوار اور چھت ہے اور اس کا کوئی رابطہ کسی سے نہیں ہے۔ وہ جب ان میزائلوں کو پوری طرح ایڈجسٹ کر لیں گے تو پھر ٹرانسمیٹر پر کیلی سے رابطہ کر کے وہ تمام سائنسی حفاظتی نظام آف کرا کر اس حصے کو کھولیں گے اور پھر میزائل فائر کریں گے"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر ہم انہیں کیسے تباہ کریں گے"...... جولیا نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"کیلی کا رابطہ ان سے ہو گا۔ اس لئے پہلے کیلی سے دو دو ہاتھ ہو جائیں پھر آگے بڑھیں گے"...... عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد کیپٹن شکیل، صفدر اور تنویر تینوں ہی اکٹھے واپس آ گئے۔ ان تینوں نے ہی ایسے پرزے اٹھائے ہوئے تھے جن سے زمین کو کھودا جا سکتا تھا۔ عمران نے تنویر کے ہاتھ میں موجود اس پرزے کو لیا اور پھر زمین پر بیٹھ کر اس نے پرزے کی مدد سے زمین کو کھودنا شروع کر دیا لیکن چونکہ زمین میں گریفائٹ کی کافی

مقدار موجود تھی اس لئے ان کا کھودنا کافی مشکل ہو رہا تھا۔

"عمران صاحب۔ وہ مشین لے آئیں سرنگ لگانے والی"۔ صفدر نے کہا۔

"نہیں۔ وہ نجانے یہاں سے کتنی دور ہو گی اور راستے میں نجانے کتنے ایسے سپاٹ ہوں گے جن سے ریز نکل سکتی ہوں۔ ایسا نہ ہو کہ جیپ کی طرح ہم بھی ہوا میں اڑتے نظر آئیں"...... عمران نے جواب دیا۔ زبان کے ساتھ ساتھ اس کا ہاتھ بھی تیزی سے چل رہا تھا اور پھر کافی دیر کی کوشش کے بعد وہ کافی گہرائی تک زمین کھودنے میں کامیاب ہو گیا اور پھر اچانک اس نے ہاتھ روک لیا کیونکہ اب زمین میں دبا ہوا سیاہ رنگ کا ایک چھوٹا سا بند ڈبہ نظر آنے لگ گیا تھا۔ عمران نے وہ پرزہ جس سے وہ زمین کھود رہا تھا ایک طرف پھینکا اور خود اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے ساتھ ہی زمین پر رکھی ہوئی مشین گن اٹھائی۔ اس کی نال کا رخ اس نے اس ڈبے کی طرف کر کے ٹریگر دبا دیا۔ اس کے ہاتھ کو جھٹکا سا لگا اور اس کے ساتھ ہی ڈبے کے پرزے بکھر گئے اور اس سے کئی رنگ کی تاریں باہر کو نکل آئیں۔ یہ تاریں ٹیپ کے ساتھ جڑی ہوئی تھیں۔ عمران نے ان کے جوڑ کھولے اور پھر مختلف تاروں کو وہ ایک دوسرے کے ساتھ جوڑ کر چیک کرتا رہا اور پھر اچانک سرخ رنگ کی تار سبز رنگ کی تار سے جڑی تو چرچراہٹ کی تیز آوازیں زمین سے نکلیں اور عمران تیزی سے پیچھے ہٹا تو چند قدم پر زمین کا تختہ خود بخود اوپر کو اٹھتا چلا گیا۔ اب

ایک سڑک نما راستہ نیچے گہرائی میں جاتا صاف دکھائی دے رہا تھا۔

"آؤ۔ لیکن محتاط رہنا ہم پر کسی بھی وقت حملہ ہو سکتا ہے"۔ عمران نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

"کس قسم کا حملہ"...... صفدر نے کہا۔

"بارودی اسلحہ سے حملہ"...... عمران نے جواب دیا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ یہ سڑک آگے بڑھ کر گھوم گئی تھی۔ عمران اور اس کے ساتھی اس طرف کو بڑھتے چلے جا رہے تھے کہ اچانک عمران نے ہاتھ اٹھا کر انہیں مخصوص اشارہ کیا تو اس کے ساتھی تیزی سے دیوار کے ساتھ لگ گئے جبکہ عمران اسی طرح چلتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ پھر موڑ کے قریب پہنچ کر عمران یکلخت رک گیا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن کی مخصوص تڑتڑاہٹ گونجی اور دو انسانی چیخیں موڑ کی دوسری طرف سنائی دیں تو عمران بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر آگے بڑھا۔ اس کے ساتھی بھی اس کی طرف دوڑ پڑے۔ یہ ایک راہداری تھی جس سے آگے ایک اور موڑ تھا اور پھر جیسے ہی عمران موڑ پر پہنچا اچانک اس کی رفتار آہستہ ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ اٹھا کر ایک بار پھر مخصوص اشارہ کیا تو اس کے ساتھی بھی آہستہ آہستہ ہو گئے۔ اسی لمحے یکلخت موڑ کی طرف سے سفید رنگ کا دھواں سا راہداری میں پھیلنے لگا۔

"سانس روک کر آگے بڑھو"...... عمران نے آہستہ سے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سانس روکا اور دھوئیں میں چھلانگ لگا دی

لیکن دوسرے لمحے تڑتڑاہٹ کی آواز کے ساتھ ہی اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کے جسم میں کافی تعداد میں گرم سلاخیں اترتی چلی گئی ہوں۔ وہ ایک دھماکے سے نیچے گرا اور بے اختیار اس نے سانس لیا ہی تھا کہ اس کا ذہن تاریکی میں ڈوبتا چلا گیا اور عمران کو بھی یہی احساس ہو گیا تھا کہ اس بار شاید تاریکی دوبارہ روشنی میں تبدیل نہ ہو سکے۔

کیلی اور رابرٹ دونوں آپریشن ہال سے نکل کر راہداری کے اس موڑ کی سائیڈ میں پہنچ کر رک گئے جہاں سے موڑ مڑ کر راہداری آگے سپیشل سیکورٹی سیکشن تک جاتی تھی۔ کیلی کے ہاتھ میں مشین پسٹل تھا جبکہ رابرٹ نے ہاتھ میں ایک سفید رنگ کا بڑا سا کیپسول پکڑا ہوا تھا۔ سپیشل سیکورٹی کے دو مسلح افراد اس راہداری کے اگلے موڑ کے پاس موجود تھے۔ کیلی اور رابرٹ نے سکرین پر عمران کو انتہائی ناقابل یقین انداز میں بیرونی دروازہ کھولتے دیکھ لیا تھا اور اگر وہ خود سکرین پر یہ سب کچھ اپنی آنکھوں سے نہ دیکھ رہے ہوتے تو وہ کبھی اس بات پر یقین نہ کرتے کہ کوئی شخص اسے باہر سے بھی کھول سکتا ہے لیکن عمران اور اس کے ساتھی نہ صرف جیپ کے اس خوفناک حادثے کے باوجود زندہ بچ گئے تھے بلکہ وہ ہوش میں بھی آ گئے تھے اور عمران نے انتہائی حیرت انگیز تیزی اور پھرتی کا مظاہرہ کرتے ہوئے

سپیشل سیکورٹی سیکشن کے چاروں افراد کا بھی خاتمہ کر دیا تھا اور اب اندر کیلی اور رابرٹ کے علاوہ سیکشن کے صرف دو افراد باقی رہ گئے تھے۔ چنانچہ کیلی نے فوری طور پر عمران اور اس کے ساتھیوں کو روکنے اور ان کا خاتمہ کرنے کی پلاننگ کی اور اس کے لئے اس نے ان دونوں کو راہداری کے پہلے موڑ پر پہنچا دیا اور خود وہ اور رابرٹ اس دوسرے موڑ پر رک گئے تھے تاکہ اگر کسی بھی وجہ سے یہ لوگ یہاں تک پہنچ بھی جائیں تو رابرٹ بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر سکے اور کیلی ان پر فائر کھول دے۔ اس طرح ان کی موت یقینی ہو جائے گی اور پھر انہیں راہداری میں فائرنگ اور چیخوں کی آوازیں سنائی دیں اور اس کے بعد دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں اس موڑ کی طرف آتی سنائی دیں تو وہ سمجھ گئے کہ پاکیشیائی ایجنٹوں نے سپیشل سیکورٹی کے دونوں آدمیوں کو بھی ہلاک کر دیا ہے اور اب وہ آپریشن ہال کی طرف بڑھے چلے آ رہے ہیں اس لئے وہ دونوں تیار ہو گئے اور پھر جیسے ہی قدموں کی آوازیں راہداری کے قریب پہنچیں تو کیلی کے اشارے پر رابرٹ نے ہاتھ گھمایا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ہاتھ میں پکڑا ہوا کیپسول زمین پر گر کر پھٹا اور سفید رنگ کا دھواں موڑ کے بعد راہداری میں پھیلتا چلا گیا لیکن اسی لمحے ایک سایہ اس دھوئیں میں آگے آتا دکھائی دیا تو کیلی نے فائر کھول دیا اور وہ سایہ نیچے گر گیا۔ اس کے ساتھ ہی کیلی سانس روک کر تیزی سے آگے بڑھنے ہی لگا تھا کہ اچانک جیسے کوئی عقاب کسی چڑیا پر جھپٹتا

ہے اس طرح کوئی آدمی اس دھوئیں سے نکل کر کیلی پر جھپٹا اور دوسرے لمحے کیلی اچھل کر رابرٹ سے ٹکرایا اور وہ دونوں تیزی سے نیچے گرے ہی تھے کہ کیلی نے یکلخت قلابازی کھا کر اٹھنے کی کوشش کی لیکن اس سے پہلے کہ وہ اٹھ کر کھڑا ہونے میں کامیاب ہوتا تڑتڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی کیلی چیختا ہوا دوبارہ نیچے گرا اور اس کے ساتھ ہی اسے یوں احساس ہوا جیسے اس کا سانس اس کے گلے میں پتھر کی طرح جم گیا ہے۔ اس نے سانس لینے کی کوشش کی لیکن سانس آنے کی بجائے اس کا ذہن اور احساسات گہری تاریکی میں ڈوبتے چلے گئے۔

عمران کے نیچے گرتے ہی اس کے پیچھے موجود تنویر نے یکلخت چھلانگ لگائی اور اس کے ساتھ ہی اس کا جسم فضا میں کسی تیز رفتار پرندے کی طرح اٹھا اور موڑ کی سائیڈ میں موجود دو آدمی چیختے ہوئے ایک دوسرے سے ٹکرا کر نیچے گرے۔ تنویر چونکہ دھوئیں میں سے گزر کر آیا تھا اس لئے اس کا ذہن یکلخت کسی تیز رفتار لٹو کی طرح گھومنے لگا تھا لیکن ان دونوں کو نیچے گراتے ہی اس نے ایک لمحے کے لئے اپنے آپ کو سنبھالا اور دوسرے لمحے اس کے ہاتھ میں موجود مشین گن نے گولیاں اگلنا شروع کر دیں اور اس کے ساتھ ہی اس کے کانوں میں مخصوص تڑتڑاہٹ اور انسانی چیخیں سنائی دیں اور پھر اس کا ذہن تاریک پڑتا چلا گیا اور پھر اس تاریکی میں روشنی کا نقطہ سا چمکا جس طرح گھپ اندھیرے میں اچانک جگنو چمکتا ہے اور پھر روشنی کا یہ چھوٹا سا نقطہ تیزی سے پھیلتا چلا گیا تو تنویر کی آنکھیں کھل

گئیں۔

"تنویر۔ تنویر۔ ہوش میں آؤ"...... صفدر کی آواز سنائی دی تو تنویر کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھل گئیں اور وہ اچھل کر بیٹھ گیا۔ اس نے دیکھا کہ وہ ایک ہال نما کمرے کے فرش پر پڑا ہوا ہے اور صفدر اس پر جھکا ہوا تھا۔

"عمران کا کیا ہوا۔ وہ بچ گیا ہے ناں"...... تنویر نے ہوش میں آتے ہی بے اختیار ہو کر کہا۔

"عمران کی حالت شدید خطرے میں ہے۔ اس کے جسم پر چار گولیاں لگی ہیں۔ کیپٹن شکیل اور جولیا اس کی ٹریٹمنٹ کر رہے ہیں اور ہم نے بھی ان کی مدد کرنی ہے"...... صفدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ مڑا اور دوڑتا ہوا ایک طرف بنے ہوئے اندھے شیشے کے کمرے کے دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

"عمران کی حالت کا سن کر تنویر اس طرح تڑپ کر اٹھا جیسے اسے طاقتور کرنٹ لگ گیا ہو اور پھر وہ دوڑتا ہوا اس کمرے کی طرف گیا۔ اسی لمحے جولیا باہر آ گئی۔

"کیا ہوا۔ عمران بچ جائے گا ناں"...... تنویر نے انتہائی گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ اللہ کا کرم ہو گیا ہے۔ اب اس کی حالت خطرے سے باہر ہے لیکن ابھی وہ چل پھر نہ سکے گا۔ اسے ریسٹ کرنا ہو گا"...... جولیا نے کہا تو تنویر نے بے اختیار اطمینان بھرا سانس لیا اور پھر تیزی سے

اس کمرے میں داخل ہوا تو وہاں فرش پر عمران لیٹا ہوا تھا۔ اس کی آنکھیں بند تھیں۔ ساتھ ہی ایک بڑا سا میڈیکل باکس کھلا پڑا تھا۔ کیپٹن شکیل اکڑوں بیٹھا اس کی نبض پکڑے ہوئے تھا۔

" کہاں لگی ہیں گولیاں "...... تنویر نے کہا۔

" دائیں پہلو میں اس لئے بچ بھی گیا ہے۔ اگر بائیں پہلو میں لگتیں تو پھر مشکل تھا "...... کیپٹن شکیل نے جواب دیا۔

" اسے ہوش کیوں نہیں آ رہا "...... تنویر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" آ جائے گا۔ گیس کا اثر بھی دماغ پر ہے اور ویسے بھی اسے کچھ دیر ریسٹ چاہئے ورنہ ہوش میں آتے ہی اس نے اٹھنے کی کوشش کرنی ہے اور اگر زخم بگڑ گئے تو پھر نجانے کیا ہو جائے اس لئے کم از کم دو گھنٹے تک اسے اسی انداز میں پڑے رہنا چاہئے "...... کیپٹن شکیل نے نبض چھوڑ کر اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

" ہمیں بہرحال وہ پراجیکٹ ختم کرنا ہے۔ اس کا کیا ہو گا "۔ تنویر نے کہا۔

" اب یہ کام ہمیں خود کرنا ہو گا۔ اگر وہ آدمی زندہ ہاتھ لگ جاتا جس پر تم نے فائر کھولا تھا تو شاید آسانی ہوتی "...... صفدر نے کہا۔

" اب ظاہر ہے مردہ تو زندہ نہیں ہو سکتا اس لئے اب ہمیں ہی کچھ کرنا ہو گا۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں یہاں کی تلاشی لینا ہو گی۔ یقیناً یہاں کوئی آفس ہو گا جس میں کوئی نہ کوئی فائل ضرور ہو گی "۔

کیپٹن شکیل نے کہا تو صفدر اور تنویر دونوں نے سر ہلا دیئے۔ اسی لمحے جولیا اندر داخل ہوئی۔

" مس جولیا آپ یہاں عمران کے پاس ٹھہریں۔ ہم یہاں کی تلاشی لیتے ہیں تاکہ مشن کو آگے بڑھایا جا سکے "...... صفدر نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر جولیا وہیں رک گئی جبکہ تنویر، صفدر اور کیپٹن شکیل اس شیشے والے کمرے سے باہر چلے گئے۔ جولیا کرسی پر بیٹھ گئی۔ اس کی نظریں عمران پر جمی ہوئی تھیں۔ چہرے پر عجیب سے تاثرات تھے جن میں تشویش کا عنصر غالب تھا۔ نصف گھنٹے بعد صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر اندر داخل ہوئے تو جولیا ان کے چہرے دیکھ کر بے اختیار چونک پڑی۔

" کیا ہوا "...... جولیا نے کہا۔

" کچھ بھی نہیں ملا۔ اس کیلی کے آفس کی ایک ایک چیز چیک کر لی ہے۔ خفیہ سیف ٹریس کر لئے لیکن کوئی ایسا اشارہ تک نہیں ملا جس سے میزائل پراجیکٹ کے بارے میں کوئی کلیو مل سکتا "۔ صفدر نے کہا۔

" اوہ۔ پھر کیا ہو گا۔ ہم نے تو اصل میں اسی پراجیکٹ کو تباہ کرنا ہے۔ اب عمران کو ہوش میں لانا پڑے گا ورنہ ہم ناکام ہو جائیں گے "...... جولیا نے کہا۔

" عمران کیا کرے گا "...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" وہ ایسے سراغ لگانے میں ماہر ہے۔ وہ بہرحال کوئی نہ کوئی

راستہ نکال ہی لے گا"...... جولیا نے جواب دیا۔

"ہم نے ٹرانسمیٹر پر جنرل فریکوئنسی ایڈجسٹ کر کے بھی کال کیا ہے لیکن کوئی جواب نہیں ملا۔ عمران بھی زیادہ سے زیادہ یہی کر سکتا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"یہ آدمی کیلی ہلاک نہ ہوتا تو بہتر تھا"...... جولیا نے کہا۔

"اگر وہ ہلاک نہ ہوتا تو ہم ہلاک ہو جاتے"...... تنویر نے کہا۔

"میں عمران کو انجکشن لگاتا ہوں۔ اس طرح دس منٹ بعد وہ ہوش میں آجائے گا لیکن مسئلہ یہ ہے کہ اگر اس نے تیز حرکت کی تو معاملہ بے حد سیریس ہو جائے گا"...... کیپٹن شکیل نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"میں اسے منع کر دوں گی۔ تم بے فکر رہو"...... جولیا نے کہا تو کیپٹن شکیل عمران کے ساتھ پڑے ہوئے میڈیکل باکس کی طرف بڑھ گیا اور پھر اس نے ایک انجکشن تیار کر کے عمران کے بازو میں لگا دیا۔ دس منٹ بعد عمران نے آنکھیں کھول دیں اور اس کے ساتھ ہی اس نے اٹھنے کی کوشش کی۔

"عمران صاحب۔ تیز حرکت نہ کریں۔ آپ شدید زخمی ہیں"۔ کیپٹن شکیل نے اسے بازو سے پکڑ کر خود سہارا دے کر بٹھاتے ہوئے کہا۔

"میں تو نجانے کب سے زخمی ہوں لیکن ان زخموں پر کوئی مرہم ہی نہیں رکھتا"...... عمران نے اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہم تمہیں فضول باتیں کرنے کے لئے ہوش میں نہیں لے آئے۔ مشن شدید خطرے میں ہے۔ پراجیکٹ میں داخل ہونے اور اسے تباہ کرنے کا کوئی کلیو ہی نہیں مل رہا اور وقت تیزی سے گزرتا چلا جا رہا ہے"...... جولیا نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ ہم کہاں ہیں۔ وہ کیلی کا کیا ہوا"...... عمران نے بھی سنجیدہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اٹھ کر کھڑا ہونے کی کوشش شروع کی تو کیپٹن شکیل نے ایک بار پھر اسے سہارا دے کر کھڑا کیا لیکن عمران کا جسم لڑکھڑانے لگا تو کیپٹن شکیل نے پاس پڑی ہوئی کرسی کھسکا کر عمران کو اس پر بٹھا دیا۔ کافی مقدار میں خون نکل جانے کی وجہ سے عمران کا سرخ چہرہ زردی مائل دکھائی دے رہا تھا لیکن آنکھوں میں ویسی ہی تیز چمک تھی۔

"کیلی کا کیا ہوا"...... عمران نے کہا تو تنویر نے اسے پوری تفصیل بتا دی کہ اس کے ہٹ ہونے پر تنویر نے کس طرح ان پر ریڈ کیا اور کس طرح وہاں موجود دونوں آدمیوں کا خاتمہ کر دیا۔

"گڈ شو تنویر۔ تم نے واقعی کام دکھایا ہے ورنہ یہ بلیک ایجنسی کا ٹاپ ایجنٹ کیلی اتنی آسانی سے مرنے والوں میں نہ تھا۔ وہ اس بے ہوش کر دینے والے دھوئیں کی وجہ سے مطمئن ہو گیا ہو گا کہ کوئی اسے کراس نہ کر سکے گا اور اگر کرنے کی کوشش کرے گا تو بے ہوش ہو کر گر جائے گا لیکن اسے تمہاری سپیڈ کا علم نہ تھا اس لئے وہ مار کھا گیا۔ مجھے اصل میں فکر بھی اسی کی تھی کہ کہیں گیس کی وجہ

سے ہمارے کسی ساتھی کو جان سے ہاتھ نہ دھونے پڑیں۔ گڈ شو"۔ عمران نے تنویر کے ایکشن کی تعریف کرتے ہوئے کہا تو تنویر کے چہرے پر بے اختیار چمک سی ابھر آئی۔ ظاہر ہے وہ اب تک یہ سمجھ کر اپنے ساتھیوں کے سامنے اپنے آپ کو چور سمجھ رہا تھا کہ اس کی وجہ سے کیلی مارا گیا اور کیلی کے ہلاک ہو جانے کی وجہ سے اب آگے بڑھنے کا کوئی کلیو نہ مل رہا تھا۔

"کیلی تو مر گیا لیکن اب اس پراجیکٹ کا کلیو کیسے حاصل ہو گا"۔ جولیا نے کہا۔

"اوہ۔ یہاں باقاعدہ وائس چیکنگ کمپیوٹر موجود ہے۔ اوہ۔ اسے آپریٹ کرو۔ اس میں یقیناً کیلی کی آواز ٹیپ شدہ موجود ہو گی۔ کیپٹن شکیل اسے آپریٹ کرو میں تمہاری رہنمائی کرتا ہوں"۔ عمران نے کہا تو کیپٹن شکیل آگے بڑھا اور پھر عمران کی رہنمائی میں اس نے اس کمپیوٹر کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد ایک بٹن پریس ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ میرا نام کیلی ہے اور میں بلیک ایجنسی کا چیف ایجنٹ ہوں۔ میرا تعلق ایکریمیا سے ہے اور میں گزشتہ بیس سالوں سے سیکرٹ ایجنسیوں سے متعلق رہ کر کام کرتا چلا آ رہا ہوں۔

"بس کافی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو کیپٹن شکیل نے بٹن دبا کر کمپیوٹر آف کر دیا۔

"اس سے کیا فائدہ ہو گا"...... جولیا نے کہا۔

"اور کوئی فائدہ ہو نہ ہو تنویر کے ہاتھوں آنجہانی ہونے والی خوبصورت آواز تو سن لی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم سنجیدہ کیوں نہیں ہو رہے۔ تمہیں معلوم ہے کہ اس وقت پاکیشیا کی ایٹمی تنصیبات اور اس کا دفاع شدید خطرے میں ہے۔ کسی بھی لمحے یہ یہودی اپنا پراجیکٹ مکمل کر کے اس پر عمل کر سکتے ہیں۔ ہم اس قدر طویل اور جان لیوا جدوجہد کر کے یہاں تک تو پہنچ گئے ہیں لیکن ہمارے پاس آگے بڑھنے کا کوئی راستہ نہیں ہے اور تمہیں مذاق سوجھ رہا ہے"...... جولیا نے یکلخت انتہائی تیز لہجے میں کہا۔

"تو اس طرح غصہ دکھانے سے کیا راستہ مل جائے گا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرے غصہ دکھانے سے تو نہیں ملے گا لیکن تمہارے سنجیدہ ہونے سے ضرور مل جائے گا"...... جولیا نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"اس حسن ظن کا شکریہ۔ لیکن ابھی میں نے علم نجوم کی الف ب بھی نہیں سیکھی کہ زائچہ بنا کر اور ستاروں کی چال بلکہ ساتھ ہی اس کی ڈھال دیکھ کر راستہ تلاش کر لوں یا دوسری صورت یہ ہو سکتی ہے کہ میں قدیم دور کے کھوجیوں کی طرح پیروں کے نشانات دیکھ کر چوروں تک پہنچ جاؤں لیکن یہاں تو پختہ فرش ہے۔ یہاں تو پیروں کے نشانات بھی موجود نہیں ہیں"...... عمران کی زبان ایک بار پھر

رواں ہو گئی لیکن اس سے پہلے کہ اس کی بات کا کوئی جواب دیتا پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے چونک کر ہاتھ بڑھایا اور رسیور اٹھا لیا۔ جولیا سمیت باقی ساتھی بھی بے اختیار چونک پڑے۔

"یس"...... عمران نے کیلی کی آواز میں کہا۔

"ہارڈی بول رہا ہوں۔ کیلی سے بات کراؤ"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیلی بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"وہ پاکیشیائی ایجنٹوں کا کیا ہوا۔ کیا مارے گئے ہیں یا نہیں"...... ہارڈی نے کہا۔

"وہ یہاں آئے ہی نہیں تو مارے کہاں سے جاتے"...... عمران نے جواب دیا۔

"اوہ۔ لیکن ان کی لانچ تو ٹاپو پر خالی کھڑی ملی تھی اور جیسے میں نے پہلے تمہیں بتایا تھا کہ وہ دو سمتی لہروں میں مخصوص غوطہ خوری کے لباس پہن کر وہاں پہنچ سکتے ہیں اور گریفائٹ کی کانوں میں سرنگ لگانے والی مشینری سے سرنگ لگا کر براہ راست پراجیکٹ میں داخل ہو سکتے ہیں کیا وہ واقعی وہاں نہیں پہنچے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے اس انداز میں سر ہلایا جیسے اب وہ ساری بات سمجھ گیا ہو۔

"تمہارا تجزیہ اس حد تک درست تھا ہارڈی کہ یہ پاکیشیائی ایجنٹ

دو سمتی لہروں کی گہرائی میں سفر کرتے ہوئے پارٹن تک پہنچ جائیں لیکن پانی کے اندر چونکہ مشینری کام ہی نہیں کر سکتی اس لئے مجبوراً انہیں اوپر آنا پڑا ہو گا اور جیسے ہی وہ یک سمتی لہروں کی رینج میں داخل ہوئے ہوں گے وہ جل کر راکھ ہو گئے ہوں گے اس لئے اب تک نہ ہی یہاں کوئی سرنگ لگی ہے اور نہ پاکیشیائی ایجنٹ یہاں پہنچے ہیں"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ کیا یہ بات کنفرم ہے کہ وہ ہلاک ہو چکے ہیں کیونکہ میں تو ان کی واپسی کا انتظار یہاں ٹاپو پر کر رہا ہوں کہ اگر مردہ یا زندہ کسی بھی حالت میں وہ واپس آئیں گے تو اس ٹاپو پر ہی آئیں گے"۔ ہارڈی نے کہا۔

"لامحالہ کنفرم بات ہے یہ ورنہ اب تک وہ یہاں پہنچ چکے ہوتے"...... عمران نے کہا۔

"تم نے پراجیکٹ سے معلوم کیا ہے۔ کہیں وہ براہ راست وہاں نہ پہنچ گئے ہوں اور تم ان کا اپنی طرف انتظار کرتے رہ جاؤ"۔ ہارڈی نے کہا۔

"ابھی تک وہاں سے کوئی رابطہ ہی نہیں کیا گیا ورنہ اگر ایسا ہوتا تو وہ بہرحال رابطہ کرتے"...... عمران نے گول مول سا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم خود ان سے رابطہ کر کے کنفرم کرو کیونکہ اس وقت پراجیکٹ تقریباً مکمل ہونے والا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ عین آخری لمحات

میں کوئی گڑبڑ ہو جائے"...... ہارڈی نے کہا۔

"اوہ۔ انہوں نے تمام رابطے ختم کر رکھے ہیں۔ میں تو اس لئے خاموش تھا کہ انہوں نے ڈسٹربنس سے بچنے کے لئے ایسا کیا ہو گا لیکن یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ وہاں واقعی کوئی گڑبڑ ہو"...... عمران نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"رابطے بند کر رکھے ہیں۔ اوہ۔ پھر واقعی کوئی گڑبڑ ہے کیلی۔ یہ پاکیشیائی ایجنٹ انتہائی خطرناک ہیں۔ تم ایس او ایس پر کال کرو۔ مجھے سواکن نے بتایا تھا کہ آخری چارہ کار کے طور پر رابطہ کے لئے ایس او ایس کا کاشن منتخب کیا گیا ہے"...... ہارڈی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب تمہاری بات سن کر مجھے ایسا ہی کرنا پڑے گا"...... عمران نے کہا۔

"اوکے۔ تم بات کر لو۔ میں تھوڑی دیر بعد دوبارہ تمہیں کال کروں گا"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے بھی رسیور رکھ دیا۔

"یہ آدمی کہہ رہا ہے کہ یہ اس ٹاپو پر موجود ہے لیکن بات یہاں فون پر کر رہا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"یہاں فون سیٹلائٹ کے ذریعے کیا جاتا ہے اور کارڈلیس فون کے ذریعے کسی بھی جگہ سے یہاں رابطہ کیا جا سکتا ہے"...... عمران نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سامنے موجود مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد سیٹی کی آواز اس مشین سے

نکلنے لگی۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ ایس او ایس فرام کیلی۔ ایس او ایس فرام کیلی۔ اوور"...... عمران نے کیلی کے لہجے میں بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"ڈاکٹر برنارڈ بول رہا ہوں۔ کیوں ایس او ایس کال کی ہے۔ سپیشل فریکونسی سے کال کیوں نہیں کی۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"اس پر کال نہیں مل رہی تھی اس لئے میں گھبرا گیا تھا کہ کہیں پاکیشیائی ایجنٹوں نے تو کوئی چکر نہیں چلا دیا۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"ان بے چاروں نے کیا چکر چلانا تھا۔ ویسے بھی اب چکر چلانے کا وقت ختم ہو چکا ہے۔ سیاگن میزائل فائرنگ کے لئے ہر لحاظ سے تیار ہو چکے ہیں۔ ہم نے پاکیشیائی ایٹمی تنصیبات کے ہدف ان کے ہر حصے کے کمپیوٹر میں فیڈ کر دیئے ہیں۔ اب زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹے کا کام باقی رہ گیا ہے۔ اس کے بعد سیاگن میزائل فائر ہو جائیں گے اور یہ میزائل چند گھنٹوں میں پاکیشیا کی ایٹمی تنصیبات اور اس کے دفاع کو ہمیشہ کے لئے تہس نہس کر کے رکھ دیں گے۔ اب وہ بے چارے کیا چکر چلائیں گے۔ بے فکر رہو اور مجھے اس وقت ڈسٹرب مت کرو۔ اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران سمیت سب کے چہرے تشویش سے بگڑ سے گئے۔

"اوہ۔ اوہ۔ وہی ہوا جس کا خطرہ تھا۔ اب کیا ہو گا"...... جولیا نے انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا۔

"پریشان ہونے سے کچھ نہیں ہو گا۔ ایک منٹ ٹھہرو۔ مجھے سوچنے دو"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آنکھیں بند کر کے کرسی کی پشت سے سر ٹکا دیا۔ تنویر، جولیا، صفدر اور کیپٹن شکیل سب کے چہروں پر محاورتاً نہیں بلکہ حقیقتاً ہوائیاں اڑ رہی تھیں۔ انہیں یہ سوچ کر جھرجھری آ جاتی تھی کہ پاکیشیا کی ایٹمی تنصیبات انتہائی یقینی خطرے میں ہیں اور وہ بے بس ہو چکے ہیں۔

"اس طرح آنکھیں بند کرنے سے مسئلہ حل نہیں ہو گا۔ ہمیں فوراً کچھ نہ کچھ کرنا ہو گا"...... اچانک تنویر نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"کیا کرنا ہو گا"...... صفدر نے کہا۔

"خودکشی"...... عمران نے آنکھیں کھولتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"شٹ اپ۔ تمہیں اس وقت بھی مذاق سوجھ رہا ہے۔ نانسنس"...... تنویر نے اس قدر غصے سے چیختے ہوئے کہا جیسے اس کا نروس بریک ڈاؤن ہو گیا ہو۔ ڈاکٹر برنارڈ کی بات نے واقعی اس کا ذہن خراب کر دیا تھا۔

"ارے۔ ارے۔ میں مذاق نہیں کر رہا۔ اب آخری پلان یہی ہے کہ ہم اس پارٹن جزیرے کو ہی تباہ کر دیں اور ظاہر ہے ہم بھی یہاں موجود ہیں اس لئے ہمیں بھی ساتھ ہی مرنا ہو گا۔ اس طرح یہ

سپاگن میزائل تو ختم ہو جائیں گے اور تمہاری اور میری جگہ اور لے لیں گے لیکن پاکیشیا تو بچ جائے گا"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تو اس لئے تم نے خودکشی کی بات کی ہے۔ اوہ۔ آئی ایم سوری۔ ٹھیک ہے۔ تم سارا انتظام کرو اور پھر خود یہاں سے چلے جاؤ۔ میں اکیلا ہی جزیرے کو تباہ کر دوں گا"...... تنویر نے کہا۔

"صرف باتوں سے جزیرہ تباہ نہیں ہو گا۔ ہمیں یہاں اسلحہ تلاش کرنا ہو گا جس کی مدد سے اس جزیرے کو تباہ کیا جا سکے"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ یہاں کوئی اسلحہ خانہ موجود نہیں ہے۔ صرف ایک الماری میں مشین پسٹل، مشین گنیں اور ان کے میگزین موجود ہیں اور دوسری بات یہ کہ یہودیوں نے یقیناً سپاگن میزائل پراجیکٹ کے گرد ریڈ بلاکس دیوار قائم کر رکھی ہو گی۔ ایسی صورت میں جزیرے کا یہ حصہ اگر تباہ بھی ہو جائے تو پراجیکٹ والا حصہ تباہ نہیں ہو گا"...... صفدر نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

"لعنت بھیجو اس ہارڈی پر۔ یہ وقت ضائع کرے گا"...... تنویر نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا لیکن عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ کیلی بول رہا ہوں"...... عمران نے کیلی کی آواز اور لہجے

میں کہا۔

"ہارڈی بول رہا ہوں۔ کیا رابطہ ہوا ہے"...... دوسری طرف سے ہارڈی نے کہا۔

"ہاں۔ رابطہ ہوا ہے اور ڈاکٹر برنارڈ نے بتایا ہے کہ مشن مکمل ہونے والا ہے لیکن ساتھ ہی انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ پراجیکٹ کے شمالی حصے میں گڑبڑ محسوس ہو رہی ہے لیکن چونکہ مشن مکمل ہونے کے قریب ہے اس لئے وہ اس طرف توجہ نہیں دینا چاہتے جس پر میں نے تشویش کا اظہار کیا اور راستہ کھولنے کے لئے کہا لیکن ڈاکٹر برنارڈ نے نہ صرف انکار کر دیا ہے بلکہ ایس او ایس فریکونسی بھی آف کر دی ہے۔ اب تم بتاؤ کہ میں کیا کروں۔ اب تو مجھے بھی خدشہ ہے کہ یہ لوگ کسی نہ کسی چکر میں ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ عین آخری لمحات میں سب کچھ ختم ہو جائے لیکن ڈاکٹر برنارڈ سنتا ہی نہیں"۔ عمران نے انتہائی تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ وہی ہوا جس کا مجھے خطرہ تھا۔ تم ایسا کرو کہ فوراً چیف برٹن سے بات کرو۔ وہ لازماً پلاننگ کی تفصیل سے واقف ہو گا اور اسے ایسا کوئی حکم بھی معلوم ہو گا جس سے راستہ کھل سکتا ہو گا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ڈاکٹر برنارڈ نے پہلے ہی سلسلہ ختم کر رکھا ہے۔ اس نے فریکونسی لاکنگ بھی مشین سے آف کر دی ہیں۔ اب صرف فون پر بات ہو سکتی ہے لیکن میں یہاں سے فون پر بات نہیں کرنا چاہتا

کیونکہ چیف کو اس قدر اہم ترین راز فون پر نہیں بتا سکتا۔ تم ایسا کرو کہ چیف کو فون کر کے اس سے معلوم کرو اور پھر مجھے فون پر بتا دو"...... عمران نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ ٹھیک ہے۔ میں سمجھ گیا ہوں۔ لیکن میں چیف سے براہ راست بات نہیں کر سکتا۔ سوا کن کی اور بات تھی۔ البتہ میں پلاننگ ڈویژن کے ڈائریکٹر روگر سے بات کرتا ہوں۔ وہ میرا دوست بھی ہے۔ اس سے معلوم ہو جائے گا"...... دوسری طرف سے ہارڈی نے کہا۔

"جو کچھ کرنا ہے جلدی کرو۔ میری چھٹی حس شدید خطرے کا الارم بجا رہی ہے"...... عمران نے کہا۔

"ابھی لو ابھی"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھ کر دونوں ہاتھ دعا کے انداز میں اٹھائے۔ اس کے لب چند لمحوں تک ہلتے رہے اور پھر اس نے دونوں ہاتھ اپنے چہرے پر پھیر لئے۔

"آپ دعا مانگ رہے تھے عمران صاحب"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ جب دوا کا وقت ختم ہو جائے تو پھر دعا ہی کام آتی ہے اور اگر خلوص دل سے دعا مانگی جائے تو وہ ضرور قبول ہوتی ہے"۔ عمران نے کہا اور پھر جس طرح وقت گزرتا جا رہا تھا سب کے چہرے تشویش کی زیادتی سے بگڑتے چلے جا رہے تھے کیونکہ ڈاکٹر برنارڈ نے ایک گھنٹے کا وقت بتایا تھا اور گھنٹہ گزرنے کے قریب تھا۔

"عمران صاحب۔ آپ نے اس لئے یہ بات ہارڈی پر ڈال دی ہے کہ آپ کو اس کے چیف کا نمبر معلوم نہیں تھا"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ارے نہیں۔ بلیک ایجنسی کے چیف برٹن کا نمبر تو آسانی سے معلوم کیا جا سکتا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ وہ انتہائی وہمی آدمی ہے۔ اس نے یقیناً اپنے آفس میں وائس چیکنگ کمپیوٹر نصب کر رکھا ہو گا اور میں نے جیسے ہی کیلی کے لہجے میں بات کی وہ فوراً سمجھ جائے گا کہ کیلی کی بجائے کوئی اور بول رہا ہے اس لئے میں نے کوشش کی ہے کہ ہارڈی کے ذریعے مسئلہ حل ہو"...... عمران نے جواب دیا۔

"لیکن اگر اس نے براہ راست یہاں فون کر کے آپ سے بات کر لی۔ تب"...... صفدر نے کہا۔

"میرے ذہن میں یہ بھی خطرہ موجود تھا لیکن ہارڈی نے خود ہی اس کا حل نکال لیا۔ وہ چونکہ سواکن کی جگہ سیکشن کا انچارج ہے اور ایک لحاظ سے ہمارے یہاں پہنچ جانے کا مطلب ہے کہ اس کا بابرٹ میں ہمارے روکنے کا مشن ناکام ہو گیا ہے اس لئے اسے بلیک ایجنسی کے چیف سے بات کرنے کی ہمت نہیں ہو رہی اور اب وہ پلاننگ ڈویژن کے ڈائریکٹر سے بات کرے گا"...... عمران نے جواب دیا۔

"کیا وہ معلوم کر لے گا یا نہیں"...... جولیا نے کہا۔

"اب کیا کہا جا سکتا ہے۔ مجھے تو اس کا نمبر بھی معلوم نہیں ہے کہ میں خود اس سے رابطہ کر لوں۔ اب تو صرف اس کی کال کا انتظار ہی کیا جا سکتا ہے"...... عمران نے کہا تو سب کے تشویش سے بگڑے ہوئے چہرے مزید بگڑ گئے اور پھر جیسے جیسے وقت گزرتا جا رہا تھا ان کی حالت لمحہ بہ لمحہ خراب سے خراب تر ہوتی جا رہی تھی۔ وہ بار بار فون کی طرف امید بھری نظروں سے دیکھتے اور پھر سختی سے ہونٹ بھینچ لیتے۔ ان کے چہروں پر اس وقت بے بسی کے جو تاثرات نظر آ رہے تھے شاید ایسے تاثرات پہلے کبھی نہ آئے تھے۔ عمران کی اپنی حالت بھی خراب تھی اور اس کا چہرہ بھی بتا رہا تھا کہ اس وقت وہ بھی بے بسی کی انتہا پر پہنچ چکا ہے۔ اس کے ہونٹ مسلسل ہل رہے تھے۔ ظاہر ہے اب سوائے دعا کرنے کے اور وہ کر بھی کیا سکتا تھا اور یہی حالت اس کے ساتھیوں کی تھی۔

ایک ہال نما کمرے میں چار قد آدم مشینیں نصب تھیں۔ سامنے دیوار پر بڑی بڑی سکرینیں روشن تھیں اور ایک طرف ایک میز پر ایک سیاہ رنگ کی مشین رکھی ہوئی تھی جس کے پیچھے ریوالونگ کرسی پر ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ یہ ڈاکٹر برنارڈ تھا۔ سپاگن میزائل کے اس آپریشن کا انچارج۔ قدم آدم مشینوں کے سامنے سفید اوور آل پہنے ادھیڑ عمر سائنس دان مسلسل کام میں مصروف تھے جبکہ ڈاکٹر برنارڈ سامنے موجود سیاہ رنگ کی مشین پر کام میں مصروف تھا کہ اچانک کمرے میں سیٹی کی آواز سنائی دی اور یہ آواز سنتے ہی نہ صرف ڈاکٹر برنارڈ بلکہ وہاں موجود تمام سائنس دان بھی بے اختیار اچھل پڑے۔

"ہرا وکٹری۔ سپاگن میزائل فائرنگ کے لئے تیار ہو گئے ہیں۔ آپریشن آن کرو ڈاکٹر فرناڈو"...... ڈاکٹر برنارڈ نے چیخ کر سامنے موجود

مائیک میں کہا۔

"آپ ڈاکٹر اسٹاف سے فائنل کر لیں ڈاکٹر برنارڈ۔ ہم پوائنٹ ایک فیصد رسک بھی نہیں لے سکتے"...... ساتھ ہی رسیور سے ایک دوسری مردانہ آواز سنائی دی۔

"تم آپریشن آن کرو۔ میری ڈاکٹر اسٹاف سے بات ہو چکی ہے۔ یہ سیٹی اس کی طرف سے فائنل کاشن تھا۔ ویسے بھی وہ اپنے ساتھیوں سمیت یہاں پہنچ جائے گا"...... ڈاکٹر برنارڈ نے کہا۔

"اوکے۔ ڈاکٹر"...... وہی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی کمرے کے آخری کونے میں موجود قدم آدم مشین کے سامنے کھڑے ہوئے اوور آل پہنے ادھیڑ عمر آدمی نے مشین کے مختلف بٹن آپریٹ کرنا شروع کر دیئے۔ اس کے ساتھ ہی سامنے دیوار پر نصب ایک کافی بڑی سکرین روشن ہو گئی اور اس پر جھماکے سے ایک منظر ابھر آیا جس میں ایک دیوہیکل میزائل اپنے مخصوص سٹینڈ پر موجود تھا۔ اس کے واضح طور پر چار حصے نظر آ رہے تھے۔ اس کے گرد موجود مشینری کو ہٹایا جا رہا تھا اور وہاں آٹھ افراد یہ کام کرنے میں مصروف تھے۔ اوپر ہوا دار چھت تھی۔

"اوہ۔ ابھی ڈاکٹر اسٹاف کام کر رہا ہے۔ کچھ دیر رک جاؤ۔ یہ لوگ یہاں آ جائیں تو پھر چھت ہٹانا"...... ڈاکٹر برنارڈ نے کہا۔

"میں اس کا آپریشن ڈیٹا سکرین پر لے آتا ہوں تاکہ حتمی طور پر معلوم ہو سکے کہ سپاگن میزائل درست انداز میں کام کرنے کے لئے

تیار ہے یا نہیں اور اس پر درست طور پر ٹارگٹ فیڈ ہو چکا ہے یا نہیں"...... رسیور سے ڈاکٹر فرناڈو کی آواز سنائی دی۔

" ٹھیک ہے۔ یہ کام بھی ہو جانا چاہئے"...... ڈاکٹر برناڈو نے کہا تو چند لمحوں بعد ایک دوسری بڑی سکرین روشن ہو گئی اور اس پر سائنسی پیچیدہ نقشے نظر آنے لگے جن کے کناروں پر مختلف رنگوں کے چھوٹے چھوٹے بلب جل بجھ رہے تھے۔ پھر آخری حصے میں یکلخت اوکے کے الفاظ چمکنے لگے تو وہاں موجود سب کے چہرے چمک اٹھے کیونکہ اس کا مطلب تھا کہ مشین نے سپاگن میزائل کو ہر لحاظ سے اوکے کر دیا ہے۔ چند لمحوں بعد ایک دروازہ کھلا اور پھر آٹھ آدمی اندر داخل ہوئے۔ یہ وہی لوگ تھے جو سپاگن میزائل پر کام کرتے ہوئے پہلے سکرین پر نظر آئے تھے۔

" ویری گڈ۔ ڈاکٹر اسٹاف۔ آپ نے واقعی دن رات کام کر کے اسرائیل کی خدمت کرنے کا ریکارڈ قائم کر دیا ہے"...... ڈاکٹر برنارڈ نے سب سے آگے آنے والے بوڑھے آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

" یہ ہمارا فرض ہے ڈاکٹر برنارڈ"...... ڈاکٹر اسٹاف نے کہا اور پھر وہ سب ایک سائیڈ پر موجود کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

" میزائل وے اور ٹارگٹ کو سکرین پر اوپن کرو"...... اچانک ڈاکٹر برنارڈ نے کہا تو ایک اور مشین کے سامنے کام کرنے والا آدمی حرکت میں آیا اور دیوار پر موجود ایک بہت بڑی سکرین روشن ہو گئی۔ اس پر دنیا کا نقشہ ابھر آیا جس میں ایک جگہ پارٹن جزیرہ اور اس

پر موجود سپاگن میزائل نظر آ رہا تھا جبکہ دوسری طرف پاکیشیا نظر آ رہا تھا۔ پاکیشیا کے گرد اور پارٹن کے گرد سرخ رنگ کے دائرے ڈالے گئے تھے اس لئے یہ دونوں مقامات واضح تھے۔

" ڈاکٹر رچمنڈ۔ راستے کی رکاوٹیں چیک کرو"...... ڈاکٹر برنارڈ نے کہا تو ایک اور مشین کے سامنے موجود آدمی حرکت میں آ گیا اور پھر ایک اور سکرین روشن ہو گئی جس میں بھی وہی نقشہ تھا۔ اس پر پارٹن اور پاکیشیا کے گرد بھی دائرے نظر آ رہے تھے لیکن راستوں پر چھوٹے چھوٹے مختلف نشانات سیاہ رنگوں سے بنے ہوئے تھے جن کے گرد سرخ دائرے تھے اور پاکیشیا کے گرد دائرے کے اندر ایک اور چھوٹا سا دائرہ تھا جس کے گرد اور بڑے دائرے سے اس دائرے تک بھی ایسے ہی نشانات موجود تھے۔ یہ درمیانی سارے دائرے اور پاکیشیا کے بڑے دائرے کے اندر چھوٹے دائرے اینٹی میزائل نظام کی نشاندہی کر رہے تھے۔ ان میں تقریباً تمام سپر پاورز کے خفیہ اینٹی میزائل سسٹم بھی شامل تھے۔

" ہر رکاوٹ کو چیک کرو ڈاکٹر رچمنڈ"...... ڈاکٹر برنارڈ نے کہا۔

" یس چیف"...... رسیور سے ایک آواز سنائی دی اور پھر باری باری ہر دائرے کے گرد سبز رنگ کا دائرہ پڑتا اور پھر گم ہو جاتا۔ اس سبز رنگ کے دائرے کا مطلب تھا کہ یہ نظام سپاگن میزائل پر اثر انداز نہیں ہو سکتا لیکن پھر ایک دائرے کے گرد سیاہ رنگ کا دائرہ نظر آیا تو سب چونک پڑے۔

"اوہ۔ اوہ یہ تو سپاگن میزائل پر حملے کا نشان ہے" ...... ڈاکٹر برنارڈ نے چیختے ہوئے کہا۔

"بے فکر رہیں۔ یہ صرف اس کا ایک حصہ ختم کر سکے گا۔ باقی تین حصے آگے بڑھ جائیں گے۔ یہ ویسٹرن کارمن کا نظام ہے" ۔ ڈاکٹر رچمنڈ کی آواز سنائی دی اور ڈاکٹر برنارڈ نے سر ہلا دیا۔ پھر پاکیشیا کے گرد موجود بڑے دائرے کے اندر موجود چھوٹے دائرے کے گرد سیاہ رنگ کا دائرہ نظر آنے لگا۔

"اوہ۔ اوہ۔ انہوں نے تو ایٹمی اینٹی میزائل نظام قائم کر رکھا ہے اس لئے تو آج تک اسے ہٹ نہیں کیا جا سکا" ...... ڈاکٹر برنارڈ نے تیز لہجے میں کہا لیکن پھر اچانک سوائے دو دائروں کے باقی دائروں کے گرد سیاہ رنگ کے دائرے غائب ہو گئے۔

"ڈاکٹر برنارڈ۔ صرف دو نظام ایسے ہیں جو سپاگن میزائل کو ختم کر سکتے ہیں لیکن ان کی رینج بتا رہی ہے کہ سپاگن کا آخری اور چوتھا حصہ ان کی رینج سے باہر ہے جو لازماً ہٹ ہو گا اور ایٹمی تنصیبات لازماً ختم ہو جائیں گی" ...... ڈاکٹر رچمنڈ کی آواز سنائی دی۔

"ہاں۔ میں نے بھی چیک کر لیا ہے۔ او کے۔ پھر فائنل آپریشن شروع کیا جائے" ڈاکٹر برنارڈ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ سامنے موجود مشین پر جھک گیا۔ اس کے ہاتھ تیزی سے مختلف بٹنوں کو پریس کرتے اور مختلف نابیں گھمانے میں مصروف ہو گئے۔ وہاں موجود تمام چہروں پر اشتیاق اور جوش کے تاثرات نمایاں نظر

آنے لگے تھے کیونکہ وہی ایک لحاظ سے اسرائیل اور یہودیوں کے دیرینہ خواب کو تعبیر دے رہے تھے اور انہیں یقین تھا کہ اس بار ان کا مشن سو فیصد کامیاب رہے گا اور پاکیشیا کی ایٹمی تنصیبات تباہ ہوتے ہی کافرستان اور اسرائیل آسانی سے پاکیشیا کو تباہ و برباد کر کے اس پر قبضہ کر لیں گے۔ ان سب کی نظریں اس بڑی سکرین پر جمی ہوئی تھیں جہاں ایک طرف سپاگن میزائل اور دوسری طرف پاکیشیا نظر آ رہا تھا اور انہیں یقین تھا کہ یہ درمیانی فاصلہ سپاگن میزائل کور کر لینے میں کامیاب ہو جائے گا۔

عمران اور اس کے ساتھیوں کی حالت واقعی انتہائی دگر گوں ہو رہی تھی۔ ہر گزرنے والا لمحہ ان کے لئے قیامت کا لمحہ ثابت ہو رہا تھا کہ اچانک فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران سمیت وہ سب اس طرح اچھل پڑے جیسے ان سب کے پیروں تلے اچانک خوفناک بم پھٹ پڑا ہو۔ عمران نے اس قدر تیزی سے رسیور اٹھایا جیسے اگر ایک لمحے کی بھی دیر ہو گئی تو قیامت ٹوٹ پڑے گی۔

"یس۔ کیلی بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا لیکن اس کا لہجہ سنبھلا ہوا تھا۔

"ہارڈی بول رہا ہوں کیلی۔ میں نے پلاننگ ڈویژن کے ڈائریکٹر سے معلومات حاصل کر لی ہیں۔ پہلے تو اس نے بتانے سے انکار کر دیا لیکن جب میں نے اسے بتایا کہ پاکیشیائی ایجنٹ اس اہم مشن کو سبوتاژ بھی کر سکتے ہیں تو اس نے بتا دیا"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا بتایا ہے"...... عمران نے بڑے ٹھنڈے لہجے میں کہا حالانکہ اس کے ساتھیوں کی حالت بتا رہی تھی کہ جس طرح ہارڈی خواہ مخواہ کی طویل بات کر رہا ہے وہ ہاتھ بڑھا کر اس کی گردن دبوچ لیں۔ ان پر ایک ایک لمحہ قیامت کا گزر رہا تھا جبکہ ہارڈی خواہ مخواہ کی باتوں میں مصروف تھا۔

"تمہارے آفس کی مغربی دیوار میں ایمرجنسی سپیشل وے موجود ہے اس کا کوڈ سٹار ایٹ ہے۔ جانتے ہو ناں سٹار ایٹ کو"۔ ہارڈی نے کہا۔

"ہاں۔ اچھی طرح جانتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"پھر مجھے کب معلوم ہو گا کہ ان ایجنٹوں کا کیا ہوا ہے"۔ ہارڈی نے کہا۔

"تم کس فون پر بات کر رہے ہو"...... عمران نے پوچھا۔

"سپیشل سکس فون پر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"وہ کہاں ہے۔ کیا نمبر ہے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ تمہیں تو سوا کن کا نمبر معلوم ہو گا۔ میرا تو معلوم ہی نہ تھا۔ ٹھیک ہے۔ میں بتا دیتا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی نمبر بتا دیا گیا۔

"اوکے۔ میں تمہیں خود کال کر لوں گا"...... عمران نے کہا اور تیزی سے رسیور رکھ دیا۔

"کہاں ہے آفس۔ جلدی کرو۔ مجھے اٹھا کر لے چلو۔ جلدی کرو"۔

عمران نے اٹھتے ہوئے کہا تو صفدر نے تیزی سے آگے بڑھ کر عمران کو اپنے کاندھے پر لاد لیا اور پھر وہ سب تیزی سے اس شیشے والے کمرے سے باہر آپریشن روم میں آئے۔ مشین گنیں باہر موجود تھیں جو انہوں نے اٹھا لیں اور پھر وہ ایک لحاظ سے دوڑتے ہوئے اس آپریشن ہال سے نکل کر راہداریوں میں دوڑتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک خاصے بڑے کمرے میں داخل ہو گئے جسے آفس کے انداز میں سجایا گیا تھا۔ صفدر نے کاندھے پر لدے ہوئے عمران کو کرسی پر بٹھا دیا۔

"یہ سٹار ایٹ کیا ہے"...... اچانک جولیا نے کہا۔

"ارے اوہ۔ واقعی اس کا کیا مطلب ہوا"...... صفدر نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے۔ بے فکر رہو۔ یہ مخصوص اسرائیلی کوڈ ہے۔ صفدر آگے بڑھ کر دیوار کے وسط میں اپنی ہتھیلی سے دیوار کو دو بار تھپتھپاؤ۔ پھر بائیں طرف ایک بالشت کے فاصلے پر دو بار اور پھر دائیں طرف ایک بالشت کے فاصلے پر دو بار اور پھر واپس وہیں پر جہاں پہلے تھپتھپایا تھا دو بار تھپتھپاؤ تو کوڈ مکمل ہو جائے گا اور ایمرجنسی وے کھل جائے گا"...... عمران نے کہا۔

"حیرت ہے۔ یہ کس قسم کا کوڈ ہے"...... جولیا نے کہا۔

"کسی عاشق کا بنایا ہوا کوڈ لگتا ہے کہ درد دل پر دستک دیتا رہے"...... عمران نے کہا تو ماحول پر چھایا ہوا تناؤ اس کے اس فقرے سے دور ہو گیا اور سب کے ستے ہوئے چہرے بے اختیار

نارمل ہو گئے جبکہ صفدر نے آگے بڑھ کر عمران کی ہدایات پر عمل شروع کر دیا۔ ان سب کے چہروں پر تجسس کے تاثرات موجود تھے لیکن پھر اچانک سرر کی آواز سنائی دی اور دیوار درمیان سے پھٹ کر سائیڈ پر چلی گئی اور اب وہاں ایک خلا موجود تھا جس کی دوسری طرف راہداری تھی۔ راہداری کے اختتام پر ایک دروازہ تھا جو بند تھا۔

"آؤ لیکن احتیاط سے۔ میں خود چلوں گا۔ مجھے گن دے دو"۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا اور پھر مشین گن لے کر وہ آہستہ آہستہ چلتا ہوا اس خلا سے راہداری میں داخل ہوا اور پھر دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ دروازے کے قریب پہنچ کر عمران رک گیا۔ اس کے ساتھی بھی اس کے عقب میں رک گئے تھے۔

"ڈاکٹر جمنز۔ فائنل چیکنگ کر لو تاکہ میں فائنل بٹن پریس کر کے سپاگن میزائل کو ٹارگٹ پر ہٹ کر دوں"...... ایک اونچی آواز سنائی دی۔ لہجہ مسرت سے پر تھا۔

"سب چیکنگ ہو چکی ہے ڈاکٹر برنارڈ۔ آپ فائنل بٹن پریس کریں"...... ایک اور آواز سنائی دی تو عمران نے سر موڑ کر اپنے ساتھیوں کو مخصوص اشارہ کیا اور دوسرے لمحے اس نے لات مار کر دروازہ کھولا اور اچھل کر اندر داخل ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی اس کی مشین گن نے شعلے اگلنے شروع کر دیئے۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو احتراماً اٹھ کھڑا ہوا۔

" عمران صاحب۔ اس بار تو اللہ تعالیٰ کا بے حد کرم ہو گیا کہ آپ عین آخری لمحے پراجیکٹ میں داخل ہونے میں کامیاب ہو گئے ورنہ اگر آپ کو دو چار منٹ کی بھی دیر ہو جاتی تو یہودی اپنے ناپاک عزائم میں کامیاب ہو جاتے اور پاکیشیا کی ایٹمی تنصیبات اور اس کا دفاع تہس نہس ہو کر رہ جاتا"...... سلام دعا کے بعد بلیک زیرو نے کہا۔

" ارے اتنی جلدی جولیا نے تمہیں رپورٹ بھی دے دی ہے۔ حیرت ہے۔ ابھی دو گھنٹے پہلے تو ہم ایئرپورٹ پہنچے ہیں"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ابھی تحریری رپورٹ تو نہیں ملی لیکن جولیا نے اپنے اور ساتھیوں کے پہنچنے کی اطلاع دیتے ہوئے آخری لمحات کی تفصیل بتائی

ہے"...... بلیک زیرو نے جواب دیا۔

" ہاں۔ تمہاری بات واقعی درست ہے۔ اس بار واقعی اللہ تعالیٰ کا خاص کرم شامل حال ہوا ہے ورنہ جس طرح کے انتظامات پارٹن جزیرے پر کئے گئے تھے ہمارا وہاں داخل ہونا ہی ناممکن بنا دیا گیا تھا"...... عمران نے جواب دیا۔

" لیکن عمران صاحب۔ سپاگن میزائل کو فائر کرنے سے روک دینے سے کیا یہ مسئلہ ہمیشہ کے لئے حل ہو جائے گا۔ یہودی دوسرا سپاگن میزائل کسی اور جزیرے سے یا اسرائیل سے فائر کر سکتے ہیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

" سپاگن میزائل ایسا میزائل نہیں ہے کہ جس کا کوئی توڑ ہی نہ کیا جا سکے۔ یہ عام بین البراعظمی میزائل جیسا ہی ہے لیکن اس میں جو اصل خطرناک عنصر تھا وہ اس کے چاروں حصوں کو جوڑ کر ایک میزائل بنانے کا تھا اور ہر حصہ اپنی جگہ علیحدہ میزائل تھا۔ ہر حصے کی رینج اور رفتار اور ان کے درمیان تعلق اس انداز میں رکھا گیا تھا کہ اینٹی میزائل نظام زیادہ سے زیادہ ایک حصے کو ہٹ کر دے گا، دو کو حتیٰ کہ تین کو کر دے گا لیکن ایک حصہ بہرحال اینٹی میزائل نظام سے بچ کر تنصیبات کو تباہ کر سکتا ہے اور یہی اس کی اصل خوبی تھی۔ میں نے اپنے ساتھیوں سمیت وہاں داخل ہو کر وہاں موجود تمام افراد کو گولیاں مار کر ہلاک کر دیا اور اس کے بعد میں نے تمام مشینری کی مکمل چیکنگ کی اور ان کی مخصوص کمپیوٹرائزڈ میموری سے

تمام تفصیلات بھی حاصل کر لیں۔ اس طرح اب اس قسم کے میزائل کو روکنے کے لیے یہاں کام ہو سکتا ہے اور سرداور سے میری تفصیل سے فون پر بات ہوئی ہے۔ انہوں نے بھی یقین دلایا ہے کہ وہ ان تفصیلات کو مدنظر رکھ کر جلد ہی اس کا اینٹی نظام تیار کر لیں گے۔ اس طرح ایسے میزائل جو علیحدہ علیحدہ حصوں میں کام کرتے ہوں انہیں بیک وقت مکمل طور پر تباہ کیا جا سکتا ہے اور ویسے بھی اسرائیلی حکام تک یہ اطلاع پہنچی ہو گی تو انہیں بھی معلوم ہو گیا ہو گا کہ ان کا یہ انتہائی خطرناک حربہ آئندہ ان کے کام نہیں آئے گا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہودی پاکیشیا کے معاملہ میں جس قدر ضدی ہیں عمران صاحب انہوں نے باز نہیں آنا اور اینٹی نظام بننے اور نصب ہونے میں بہرحال وقت لگے گا اور سپاگن میزائل ظاہر ہے ایک تو نہیں بنایا گیا ہو گا"...... بلیک زیرو نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہارا خدشہ درست ہے۔ میں نے اس کا بھی توڑ سوچ رکھا ہے۔ تم مجھے اپنے ہاتھ کی بنی ہوئی چائے پلاؤ۔ میں اس دوران اس خدشے کا سدباب بھی کر لوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہاں بیٹھے بیٹھے آپ کیا کریں گے"...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ دانش منزل ہے۔ یہاں سے دانش ہی تو باہر سپلائی کی جا سکتی ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا

کر رسیور اٹھا لیا اور بلیک زیرو سمجھ گیا کہ عمران اب فون پر اسرائیلی حکام کو دھمکی دے کر دوبارہ اٹیک کرنے سے باز رکھنے کی بات کرے گا۔ چنانچہ وہ اٹھ کر کچن کی طرف بڑھ گیا جبکہ عمران نے پاکیشیا سے پہلے ایکریمیا اور پھر ایکریمیا کے مخصوص سیٹلائٹ کے ذریعے اسرائیل کے دارالحکومت کی انکوائری کو کال کیا کیونکہ پاکیشیا اور اسرائیل کے درمیان فون کا براہ راست رابطہ نہ تھا۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"پرائم منسٹر صاحب کے پی اے کا نمبر دیں۔ میں ایکریمیا کے فارن آفس سے بول رہا ہوں"...... عمران نے ایکریمین لہجے میں کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ اس دوران بلیک زیرو چائے کی دو پیالیاں اٹھائے واپس آ گیا۔ اس نے ایک پیالی عمران کے سامنے رکھی اور دوسری پیالی اٹھائے وہ اپنی کرسی کی طرف بڑھ گیا۔

"پی اے ٹو پرائم منسٹر"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"پرائم منسٹر صاحب سے بات کرائیں۔ میں ایکریمین فارن آفس سے فرسٹ سیکرٹری روبن بول رہا ہوں"...... عمران نے ایکریمین لہجے میں کہا۔ اسے معلوم تھا کہ ایکریمین فارن آفس کے فرسٹ

سیکرٹری کا براہ راست رابطہ دوسرے ممالک کے پریذیڈنٹ اور پرائم منسٹر صاحبان سے رہتا ہے اس لئے اسے یقین تھا کہ پرائم منسٹر فوراً بات کرنے پر آمادہ ہو جائے گا۔

"یس سر۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا تو عمران نے مسکراتے ہوئے چائے کی پیالی اٹھالی۔

"ہیلو"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"آپ پرائم منسٹر اسرائیل بول رہے ہیں"...... عمران نے پہلے والے لہجے میں کہا لیکن اس بار اس کا لہجہ سپاٹ تھا۔

"یس"...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں۔ آپ کو پارٹن جزیرے پر نصب سپاگن میزائل کے انجام کی رپورٹ مل چکی ہو گی۔ آپ نے اپنی طرف سے بڑی ذہانت سے کام لیا کہ پہلے سٹارم حکومت اور اس کے ایجنٹوں کو سامنے لایا گیا اور پھر پاکیشیا سیکرٹ سروس کے مقابلے کے لئے ایکریمیا کی بلیک ایجنسی کے ٹاپ ایجنٹوں کو سامنے لایا گیا لیکن آپ نے ان سب کا انجام دیکھ لیا۔ میں نے یہ فون آپ کو اس لئے کیا ہے تاکہ آپ تک پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف ایکسٹو کا پیغام پہنچا سکوں کہ اس بار تو صرف سپاگن میزائل اور پارٹن جزیرے کی تباہی تک ہی معاملہ ختم کر دیا گیا ہے لیکن اب اگر آپ نے دوبارہ ان سپاگن میزائل کو پاکیشیا کے خلاف استعمال کرنے کی پلاننگ کی تو پھر اسرائیل کی ایٹمی تنصیبات اور دیگر تمام

فوجی تنصیبات سب کے خلاف پاکیشیا سیکرٹ سروس کام کرے گی اور اس بات کو لکھ لیں کہ اسرائیل کی اینٹ سے اینٹ بجا دی جائے گی اور یہ بھی بتا دوں کہ پارٹن جزیرے سے میں سپاگن میزائل کی تمام بنیادی معلومات بھی حاصل کر چکا ہوں اور اب سپاگن میزائل پاکیشیا کی کسی بھی تنصیب کو ہٹ نہ کر سکے گا اور یہ بھی بتا دوں کہ ایکسٹو کو ایسی معلومات آپ کے اسرائیل سے بھی مل جائیں گی۔ آپ عمل بعد میں کریں گے اور پلاننگ ان تک پہلے پہنچ جائے گی۔ آپ شاید نئے منتخب ہوئے ہیں اس لئے بہتر ہے کہ آپ اپنے ملک کے صدر سے بات کر لیں۔ انہیں معلوم ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کیا کر سکتی ہے اور کیا نہیں"...... عمران نے اپنے اصل لہجے اور آواز میں انتہائی تلخ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور رابطہ ختم کر دیا۔ اس کے چہرے پر اب گہری سنجیدگی موجود تھی۔ پھر اس نے کریڈل سے ہاتھ ہٹایا اور ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ لہجہ ایکریمین تھا اس لئے بلیک زیرو سمجھ گیا کہ اب عمران نے ایکریمیا کے نمبر ڈائل کئے ہیں۔

"سٹار ورلڈ آرگنائزیشن کے جنرل مینجر کا نمبر دیں"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا تو عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"چیف آف بلیک ایجنسی برٹن صاحب۔ میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ تم اس بات پر حیران نہیں ہو گے کہ میں نے تمہارا یہ نمبر کیسے حاصل کر لیا ہے کیونکہ مجھے نہ صرف یہ نمبر بلکہ تمہارے ہیڈ کوارٹر سمیت بلیک ایجنسی کے بارے میں تمام تفصیلات اور معلومات ازبر یاد ہیں۔ تم نے اسرائیل جا کر اسرائیلی پرائم منسٹر سے ملاقات کی اور پھر اپنے دو ٹاپ ایجنٹ سواکن اور کیلی کو تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کے مقابلے پر لے آئے لیکن تمہیں بھی رپورٹ بہرحال مل چکی ہو گی کہ نہ صرف سپاگن میزائل فائر نہیں ہو سکا بلکہ سپاگن میزائل سمیت پارٹن جزیرہ بھی تباہ کر دیا گیا ہے اور تمہارے ٹاپ ایجنٹ سواکن اور کیلی دونوں ختم ہو گئے ہیں۔ اس کے بعد سواکن کا نمبر ٹو ہارڈی کو بھی میں نے اس کے ساتھیوں سمیت پارٹن کال کیا۔ وہ بے چارہ کیلی کی طرف سے خوشخبری سن کر پارٹن آیا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس مع عمران ختم ہو چکی ہے لیکن پارٹن پہنچ کر اسے بھی اپنے ساتھیوں سمیت زندگی سے ہاتھ دھونے پڑے۔ میں نے اسرائیل کے پرائم منسٹر تک پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کا پیغام پہنچا دیا ہے جبکہ تمہیں میں نے اس لئے خود فون کیا ہے کہ ایکریمیا اگر اپنی بلیک ایجنسی کا مکمل خاتمہ نہیں چاہتا تو آئندہ دوسروں کے معاملات میں اپنی خدمات آفر نہ کرے بصورت دیگر ایکریمیا کو اپنی بلیک ایجنسی کے مکمل خاتمے کا

صدمہ سہنا پڑے گا"...... عمران نے تیز اور تلخ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر کریڈل دبا کر رابطہ ختم کر دیا اور پھر ہاتھ اٹھایا اور ٹون آنے پر اس نے انکوائری سے سٹارم اور اس کے دارالحکومت کے رابطہ نمبرز معلوم کئے اور پھر وہاں کے چیف سیکرٹری کو فون کر کے باقاعدہ دھمکی دی کہ آئندہ سٹارم حکومت نے اگر پاکیشیا کے خلاف کوئی کارروائی کی تو پھر سٹارم حکومت کو اس کا نتیجہ بھی بھگتنا ہو گا۔ اس کے بعد اس نے رسیور رکھ کر ایک طویل سانس لیا اور پھر پیالی اٹھا کر منہ سے لگا لی۔

"آپ نے تو باقاعدہ دھمکیوں کی لوٹ سیل لگا دی ہے۔ بیک وقت تین ملکوں کو دھمکیاں دے دی ہیں"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اسے کہتے ہیں اپنے پیر پر آپ کلہاڑی مارنا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں"...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس میں سمجھ میں نہ آنے والی کون سی بات ہے۔ اگر میں اسرائیلی پرائم منسٹر کو دھمکی نہ دیتا تو لازماً وہ دوبارہ سپاگن میزائل فائر کرنے کا پلان بناتا۔ اگر میں بلیک ایجنسی کے چیف کو دھمکی نہ دیتا تو لامحالہ وہ اپنے دو ٹاپ ایجنٹوں کی موت کا انتقام لینے کے لئے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خلاف کارروائی کرتا اور اگر میں سٹارم

حکومت کو دھمکی نہ دیتا تو وہ کسی اور ملک کی خاطر پاکیشیا کے خلاف مشن مکمل کرتے اور ظاہر ہے ہر کام کے لئے مجھے علیحدہ علیحدہ چیک مل جاتے۔ اس طرح میں نے یہ دھمکیاں دے کر اپنے تین چیکوں کا پیشگی نقصان کر لیا ہے"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"اس طرح تو آپ نے ایک پیر پر نہیں بلکہ اپنے دونوں پیروں پر کلہاڑی مار لی ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ارے۔ ارے۔ تم مجھے بالکل ہی معذور کرانا چاہتے ہو تاکہ ہمیشہ کے لئے چیک کا سکوپ ہی ختم ہو جائے۔ ایک پیر کی تو خیر ہے کہ آدمی بہرحال لنگڑا کر چل لیتا ہے اور اس طرح ہمدردی کا بھی اضافی چیک ملنے کا سکوپ بن سکتا ہے"...... عمران نے پریشان سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اللہ آپ کو سلامت رکھے عمران صاحب۔ میں نے تو بس محاورتاً بات کی تھی ورنہ حقیقت یہ ہے کہ آپ پاکیشیا کا انمول سرمایہ ہیں"...... بلیک زیرو نے بڑے جذباتی سے لہجے میں کہا۔

"شکریہ۔ شکریہ۔ اب اس سرمایہ میں سے کچھ میری طرف بھی بڑھا دو تاکہ مجھے بھی احساس ہو سکے کہ میں واقعی سرمایہ ہوں"۔ عمران نے کہا تو اس بار بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ کے انداز میں اگر جواب دیا جائے تو سر کا مطلب تو ہوا سر۔ مایہ کا مطلب مال و دولت۔ اس طرح سرمایہ کا مطلب ہوا کہ سر ہی

اصل مال و دولت ہے اور وہ بہرحال آپ کے پاس پہلے سے موجود ہے"...... بلیک زیرو نے جواب دیا تو عمران نے بے اختیار دونوں ہاتھوں سے سر پکڑ لیا۔

"یہ ٹھیک ہے۔ انمول چیزوں کو دونوں ہاتھوں سے ہی پکڑ کر رکھنا چاہئے"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران اس کے خوبصورت جواب پر بے اختیار ہنس پڑا۔

"لگتا ہے کہ اب مجھے اپنا سر تمہارے سر کے ساتھ تبدیل کرانا پڑے گا۔ تب ہی تمہارے سرمایہ کا صحیح مطلب سمجھا جا سکتا ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

ختم شد

شہرہ آفاق مصنف جناب مظہر کلیم ایم اے کی عمران سیریز

ساجان سنٹر ——— مکمل	لائٹ ہاؤس ——— مکمل
ریڈ پاور ——— مکمل	سیکرٹ سروس مشن ——— مکمل
لیڈی کلرز ——— مکمل	فور کارنرز ——— اول
پاور لینڈ کی تباہی ——— مکمل	فور کارنرز ——— دوم
پریشر لاک ——— مکمل	سلور ہینڈز ——— مکمل
ون مین شو ——— مکمل	ایڈونچر مشن ——— مکمل
لیڈر مشن ——— اول	گولڈن سینڈ ——— اول
لیڈر مشن ——— دوم	گولڈن سینڈ ——— دوم
فاؤل پلے ——— اول	ری بائٹ ——— اول
فاؤل پلے ——— دوم	ری بائٹ ——— دوم
زیرو اوور زیرو ——— اول	جاسوس اعظم ——— مکمل
زیرو اوور زیرو ——— دوم	ریڈ پوائنٹ ——— مکمل
سپر ایجنٹ صفدر ——— اول	الرٹ کیمپ ——— اول
سپر ایجنٹ صفدر ——— دوم	الرٹ کیمپ ——— دوم
بلڈ ہاؤنڈز ——— مکمل	ٹائٹ پلان ——— اول
ایزی مشن ——— مکمل	ٹائٹ پلان ——— دوم

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان